رِیاض الوظائف

مع

ریاض السّلوک



مؤلف و مرتب

خادم الفقراء صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ یوسفی (سویڈن)

Scanned with CamScanner

اے فرش و عرش زیرِ لوائے مبارکت　　کونین سر بہا دہ بہ پائے مبارکت

اے ذوالکرم زہے رحمتِ عامِ تو دُور نیست　　گرجا دہی مرا بہ عبائے مبارکت

اے کہ فرش و عرش جنابؐ کے مبارک جھنڈے کے نیچے ہیں اور کونین نے جنابؐ کے پاؤں مبارک پہ سر رکھا ہوا ہے
اے صاحب کرم یہ آپ کی رحمت عام سے دور نہیں اگر مجھ غریب کو بھی اپنی کملی مبارک میں جگہ دے دیں



طالبِ دُعا

خادمُ الفقراء صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ یوسفی

407 گ ب، جھوک بختاور، تاندلیانوالہ - فون: 0341-7649725 / 0305-4537813



اَورادِ فتحیّہ شریف

مع

ریاضُ الوظائف

مؤلّف و مُرتّب

خادم الفُقرا صُوفی محمد ریاض احمد خانؒ بلوچ یُوسفی (سویڈن)

برائے رابطہ

بلوچ ہاؤس' کینال روڈ نزد پُل بنگلہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

فون نمبر: 0305-4537813
0341-7649725

نام کتاب ______ ریاض الوظائف
مصنف ______ صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ (سویڈن)
تعداد اشاعت ______ ایک ہزار (۲۰۰۸ء)
اہتمام اشاعت ______ محمد نواز خان، محمد یوسف خان، حاجی محمد علی خان
محمد حسن خان، محمد حسین خان، محمد ابرار خان
کتابت ______ علی احمد صابر چشتی ۔ محمد ریاض اعظمی
بار چہارم ______ 2011ء
ڈیزائننگ ______ بیلنس پبلسٹی
ھدیہ ______ 350 روپے

کتاب منگوانے کا پتہ

بلوچ ہاؤس کینال روڈ نزد پُل بنگلہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

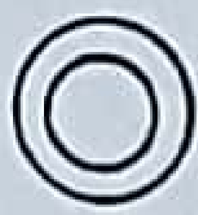
فون نمبر: 0305-4537813
0341-7649725

اِنتساب

وظائف کی یہ بے نظیر اور بے مثال کتاب
جِس کا نام "ریاض الوظائف" ہے
تاجدارِ دوجہاں، وارثِ کون ومکاں، سیّد السادات، منبعِ فیوض وبرکات
مصدرِ انوار وتجلّیات، مرکزِ خیر وحسنات، محبُوب ربِ کائنات
حضُور پُرنُور، شافعِ یوم النشور، رسُولِ خُدا، احمد مجتبیٰ حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
کے اسمِ عظیم اور ذاتِ کریم سے
منسُوب کی جاتی ہے۔


إن الله وملئكته يصلون على النبي يأيها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

ترتیب



وجہ تالیف

آج کے مادی دَور کا انسان ہر طرح کی دُنیاوی آسائشوں، راحت و آرام، دولتِ دُنیا مال و منال اور قصور و محلّات کا مالک ہونے کے باوجود بے سکونی اور بے اطمینانی کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے۔ سکون و اطمینانِ قلب کی خواہش میں رنگا رنگ پروگراموں اور دیگر ایسے ممنوعہ مشاغل میں خود کو گم کر کے سمجھتا ہے کہ اس نے سب کچھ پالیا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

دراصل خُداوند قدّوس نے اِنسان کو جس مقصد کے لیے پیدا کیا تھا، وہ اس سے کوسوں دُور جا چکا ہے۔ اگر ارادتِ ازلی کے مطابق انسان بسرِ اوقات کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ اِسے سکون و اطمینان قلب مُیَسر نہ آئے اور ارادتِ ازلی یہ ہے کہ انسان کو خُداوندِ کریم نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ انسان کے لیے وہی عمل بہتر اور مفید ہے جو احکامِ الٰہی سنّت رسُولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کاملین کے طریقہ اور مشرب کے مطابق ہو۔ اِسی عمل سے اِنسان کو سکُونِ قلب اور راحتِ ابدی حاصل ہو سکتی ہے۔

اِسی بات کو مدّ نظر رکھتے ہُوئے میرے دل میں یہ احساس جاگزیں ہوا کہ مَیں اوراد و وظائف کا ایک ایسا مجمُوعہ مرتب کروں جس پر عمل پیرا ہو کر میرے مُسلمان بھائی فلاحِ دارین حاصل کر سکیں نیز یہ مجمُوعہ مجھ گناہ گار کے لیے حضُور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت اور نظرِ کرم کا ذریعہ بن جائے اور مَیں ناچیز بھی اُن کے کفش برداروں کے زُمرہ میں شامل ہو جاؤں۔

اوراد و وظائف کا یہ بے نظیر و بے مثال مجمُوعہ دیکھ کر آپ حیران تو ہوں گے ہی، کہ مُجھ سا شخص جو نِت نئے مزاح کے انداز جانتا ہو، اس میں اِتنی بڑی تبدیلی کیسے؟ مگر یہاں مَیں اِس بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ محبّت کی یہ مالا جو آج میرے گلے میں ہے میرے پیارے پیر و مُرشد سرکار جناب مُحترم قبلہ حاجی مُحمّد یُوسف نگینہ رحمۃُ اللہ علیہ سے ملی اور اس کے بعد

آپ کی نظرِ کرم سے بندہ کو سویڈن کی سکونت ملی تو وہاں پر امیر کبیر پیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ جوکہ اورادِ فتحیہ شریف کے مصنّف ہیں، اُن کی اولاد میں سے جناب محترم مُحمّد علی ہمدانی صاحب عفی عنہ، نے اپنی خاص شفقت سے مجھ خطاکار کو نوازا۔ انہی بزرگان کی محبت اور توجہ خاص کی وجہ سے آج میں یہ کتاب "ریاض الوظائف" ترتیب دے رہا ہُوں۔ جو شخص کتاب ہذا میں درج اعمال و وظائف پر مداومت کرے گا وہ اِن شاء اللہ تعالیٰ دولتِ دین و دُنیا، راحت و اطمینانِ قلب اور ظاہری و باطنی طہارت حاصل کرے گا۔ بارگاہِ صمدیت اور دربارِ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اولیائے عظام کی مجلسِ بابرکت کی سعادتوں سے بہرہ وَر ہوگا۔ کیونکہ علّامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کا ثواب اور اجر ازل سے ابد تک جُملہ انبیاء و رُسل، اصحاب و تابعین، اقطاب و اولیاءً مومنین و مومنات اور صالحین و صالحات مِن الجن و البشر کو بوسیلۂ امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پہنچائے۔ میرا مقصد صرف اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے پیارے محبُوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی، خاتمہ بالخیر اور فلاحِ دارین ہے۔

اِن ادعیہ ماثورہ کے قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ اِن سے مُستفید ہوتے وقت تمام اُمّتِ محمّدیہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو بشمولیتِ خاکسار اور میرے والدین کے فراموش نہ فرماویں اور اپنی خصُوصی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

میں نے "ریاض الوظائف" کے اس جز و کو طباعت کے جدید ترین تقاضوں کے مطابق خُوب صُورت اور جاذبِ نظر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے متن کی تصحیح میں بھی اتنی ہی محنت کی ہے جتنی کسی انسان سے ممکن ہے۔ مجھے اس کا انتظار رہے گا کہ آپ کتاب پڑھ کر اپنے مفید مشوروں سے نوازیں گے تاکہ

اگلے ایڈیشن کو مزید خوب صورت اور فائدہ مند بنایا جا سکے۔ اور سب سے آخر میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں

خادم الفقرا۔
صوفی محمدؐ ریاض احمد خان بلوچ
(سویڈن)



نوٹ:

کسی بھی پریشانی، مسائل کے لیے روحانی مشورہ یا اس کے علاوہ وظائف کی خصوصی اجازت لینے کے لیے صوفی ریاض احمد خان بلوچ صاحب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اورادِ فتحیہ شریف

اورادِ فتحیہ شریف اور دُعائے رقاب حضرت خواجہ سیّد پیر علی ہمدانی رحمۃُ اللہ علیہ کی وہ لازوال تصنیف ہے جو مختلف وظائف کا مجموعہ بے مثال ہے۔ اِسے قرآنِ مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حسین نکھری چاندنی میں حمد باری تعالیٰ کو ایسے مؤثر، منوّر اور دِل نشین انداز میں مرتب کیا گیا ہے کہ جس کو ہر خاندان کے صُوفیائے کرام اور علمائے ذِی احترام نے حرزِ جان بنایا اور اپنے وِرد میں شامل کیا۔ حضرت خواجہ سیّد پیر علی ہمدانی رحمۃُ اللہ علیہ عشقِ الٰہی میں ڈوبے اور رنگِ الٰہی سے رنگے پیرِ طریقت تھے۔ "اورادِ فتحیہ" اور "دُعائے رقاب" اس روشن حقیقت کی آئینہ دار ہے۔

اورادِ فتحیہ کا آغاز اعترافِ گناہ اور طلبِ بخشش سے ہوتا ہے یعنی کلمۂ استغفار سے آغازِ وظیفہ ہے تاکہ بندہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک وصاف ہوکر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو، اس ذاتِ کبریا کی خُوب خُوب حمد وثنا کرے، اس کے محبُوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں عقیدت کے پھُول پیش کرے اور مغفرت ورحمت کا بھکاری بن کر اپنی طلب کی جھولی بارگاہ عالی میں پھیلا دے۔

اورادِ فتحیہ کی ترتیب نہایت عمُدہ ہے۔ یعنی خوفِ خدُا، رضائے حق، توکل علی اللہ، تزکیۂ نفس، صفائے قلب، پابندیٔ شریعت، اتباعِ سُنّت اور تسلیم ورضا کی ایسی تمام منازل اس میں موجُود ہیں جو راہِ سلوک میں بُنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ اس میں فتوحاتِ باطنی کی ضوفشانی ہے۔ اس میں عرفان وآگہی کی کھِلی چاندنی ہے۔ اس میں حقیقت ومعرفت کی دُنیا کے اسرار کھُلتے نظر آتے ہیں۔ اس میں نُور ونکہت کی خوشبُو میں بسا ایسا درسِ محبّت ہے جو عُشّاق کے دِل کے ساز کو چھیڑتا ہے اور اسے جہانِ معرفت کے مخفی خزانوں کا پتہ دیتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی اورادِ فتحیہ کے بارے میں یُوں گوہر افشاں ہیں:۔

"یہ ایک ہزار چار سو ولیٔ کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی اِن میں سے ایک کلمہ میں ہُوئی ہے۔ جو حضُوری کے ساتھ اپنے پر لازم کر لے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔

حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منظُور شدہ مجمُوعہ وظائف ہے۔ اس سے زیادہ مُستند ہونے کی بھلا کوئی اور سند کیا ہو سکتی ہے"۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اس واسطے کہ آں حضرت (یعنی میر سیّد علی ہمدانی رحمۃُ اللہ علیہ) نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو ولیٔ کامل سے ملے ہیں اور ہر ولی سے رُخصت کے وقت دُعا اور رقعہ کی التماس کی ہے اور ان رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دُعاؤں اور اذکار کو جو بے اختیار ان کی زبان پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے۔ انہی (حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃُ اللہ علیہ) سے منقول ہے کہ "جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو چلا اور راستے میں مسجدِ اقصیٰ پہنچا تو وہاں پر حضرت محمّد مُصطفٰے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا، آگے بڑھا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی آستین مُبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ خُذْ هٰذِهِ الْفَتْحِيَّة یعنی اس فتحیہ کو پکڑ لے۔ جب مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ مُبارک سے اسے لیا اور اس پر نظر ڈالی تو یہی اوراد تھے۔ اس اشارہ سے اِن کا نام فتحیہ رکھا گیا ہے۔

دُعائے رقاب

رقبۃ کی جمع ہے جس کے معنی گردن کے ہیں۔ عربی میں رقبہ کے لغوی معنی غُلام کے ہیں۔ اس دُعا کا نام اسی مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ انسان اللہ کریم کا غُلام ہے۔ غُلام کی

اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ غلام کے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوتی۔ جو کچھ بھی غلام کے پاس ہوتا ہے وہ مالک کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اس دُعا میں بندہ بطور غلام کے اپنی حاجتوں کی عرضی اللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرتا ہے جو مالکِ حقیقی ہے۔ انسان بطور غلام کے اللہ کریم کے دربارِ عالی میں بھیک کی جھولی پھیلائے گا تو پھر وہ خالی ہاتھ کیسے لوٹ سکتا ہے۔

پڑھنے کا وقت

اس اورادِ فتحیہ شریف کو تہجد کے وقت پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے لیے ترکِ جمالات وحیوانات ضروری اور لازمی امر ہے۔ اگر کبھی نمازِ تہجد کے بعد نہ پڑھا جا سکے تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔ بالفرض اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھ سکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بہ ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔ اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بنا۔ پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جا سکے تو اگلے دن دو دفعہ اس کا وِرد کیا جائے تاکہ پچھلی کمی پُوری ہو سکے۔

پڑھنے کا طریقہ

اورادِ فتحیہ شریف کو پڑھنے سے پہلے ایک بار اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ایک دفعہ دُرود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ ایک دفعہ سُورۃ الفاتحہ شریف اور ایک دفعہ سُورۃ الاخلاص شریف پڑھ لیں۔

نوٹ:۔ اورادِ فتحیہ شریف پڑھتے وقت کسی سے گفتگو نہ کریں۔ اگر دورانِ تلاوت کسی سے بات چیت کریں تو پھر دوبارہ شروع سے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق پڑھیں۔ جہاں تک اورادِ فتحیہ شریف کا تعلق ہے، ہر خاص وعام کو پڑھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں نے پڑھا اور کچھ حاصل نہ ہوا، تو پھر ایک بار مؤلف سے ملنا ضروری ہے۔

اورادِ فتحیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بخشنے والا مہربان ہے۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہُوں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ

میں خُدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہُوں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ

میں خُدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہُوں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ

میں خُدائے بزرگ برتر سے اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہُوں جس کے سِوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ

کوئی معبود نہیں ، وہ زندہ ہے اپنی ذات سے قائم ہے

وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ وَاَسۡئَلُہُ التَّوۡبَۃَ ؕ

اور میں اُسی کی طرف رجُوع کرتا ہُوں اور اُسی سے توبہ مانگتا ہُوں۔

تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ

توبہ ایک ظالم بندے کی ، جو اپنے وجود کے لئے ضرر

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ○ وَلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

اور نفع کا مالک نہیں ہے۔ اور نہ (قادر ہے) موت پر اور نہ حیات پر

وَّلَا نُشُوْرًا ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ

اور نہ دوبارہ اُٹھائے جانے پر۔ اے اللہ! تُو سدا سلامت ہے

وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ

اور تجھی سے جہان کی سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی کا

السَّلَامُ ○ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

رجُوع ہے۔ اے پروردگار ہمیں امن وچین سے زندہ رکھ

وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ ○ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا

اور سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) میں داخل کردے۔ اے پروردگار تو بڑا برکتوں والا ہے

وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○

اور اے بزرگی اور بڑائی کے صاحب تُو بڑا بُلند ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ

اے اللہ! تجھے ہی تعریف ہے اُس قدر جو تیری نعمتوں کے مقابل

نِعَمِكَ وَيُكَافِئُ مَزِيدَ كَرَمِكَ اَحْمَدُكَ

کافی ہو ، تیری مزید بخشش کے مساوی ہیں تجھے

بِجَمِيعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا

سب خوبیوں کے ساتھ سراہتا ہوں ، جو مجھے معلوم ہیں یا جو

وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ○ وَعَلٰى جَمِيعِ نِعَمِكَ

اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔ اور تیری سب نعمتوں کے مُقابل

مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ○

جو مجھے معلوم ہیں یا جو اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔

وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ

اور ہر حال میں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ط

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالےٰ کے شیطان راندے ہوئے سے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ ط

اللہ وہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ زندہ ہے اپنی ذات سے قائم

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا

نہ اُس کو اُونگھ آئے اور نہ نیند ، اُسی کی مِلک ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ

زمین و آسمان کے اندر جو کچھ ہے، اُس کے

ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

حکم کے بغیر کوئی اُس کے سامنے سفارشی ہونے کا دم نہیں مار سکتا،

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

گزشتہ اور آئندہ زمانوں کا اُسے پُورا پُورا علم ہے

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا

اور اُس کے معلومات سے کسی کو کسی شئے کا پُورا پُورا علم نہیں ہو سکتا، مگر

بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ

جس قدر وہ خود چاہے، اُسی کی کُرسی میں آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

سما رہے ہیں، اور وہ اُن کی حفاظت سے تھکتا نہیں،

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اور وہ عالی شان بزرگ قدر ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار)

اللہ کی ذات پاک ہے (۳۳ بار) سب خُوبیاں اللہ ہی کو ہیں (۳۳ بار)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴ بار)

اللہ کی ذات بہت بڑی ہے (۳۴ بار)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اُس وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اُسی کی

لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی

بادشاہی ہے اور اُسی کو خوبیاں ہیں اور وہ ہر

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱۰ بار)

شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (دس بار پڑھے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْجَبَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے غالب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے زبردست

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں غالب ہے بڑا بخشنہار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ السَّتَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بڑی بخشش والا ہے پردہ پوش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہے عالی قدر ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو دِن اور رات کا پیدا کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ بِكُلِّ مَكَانٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر جگہ پُوجا جاتا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَذْكُوْرُ بِكُلِّ لِسَانٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی یاد ہر زبان پر جاری ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْفُ بِكُلِّ اِحْسَانٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر خوبی کے ساتھ مشہور ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر روز ایک نئی شان میں ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایمان لانے کو اللہ پر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (یہ کلمہ) ڈھال ہے (غضبِ) الٰہی سے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَۃٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں (یہ کلمہ) امانت ہے اللہ کی طرف سے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت

اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کی توفیق کے سِوا ممکن نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور نہیں پُوجتے ہم مگر اُسی کو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ بالکل ٹھیک ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَّصِدْقًا

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں ایمان اور صِدق کے ساتھ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں بندگی اور عاجزی کے ساتھ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَلَطُّفًا وَّرِفْقًا

اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ خُدا کے لُطف اور موافقت کے لئے ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَبۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پہلے ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بَعۡدَ کُلِّ شَیۡءٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پیچھے (باقی رہنے والا) ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبۡقٰی رَبُّنَا
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہمارا رب سدا رہے گا

وَیَفۡنٰی کُلُّ شَیۡءٍ
اور ہر شئے فنا ہو جائے گی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلۡمَلِکُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق اور ظاہر ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلۡمَلِکُ الۡحَقُّ الۡیَقِیۡنُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق اور یقینی ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی قدر صاحبِ عظمت ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بُردبار اور کرم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں

وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ

اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكۡرَمُ الۡاَكۡرَمِيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر بخشش کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِيۡبُ التَّوَّابِيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو توبہ کرنے والوں کا دوست ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الۡمَسَاكِيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِى الضَّآلِّيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو گمراہوں کا رہنما ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِيۡلُ الۡحَآئِرِيۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حیرانوں کو راہ بتانے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَلِیْلُ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو بھٹکے ہُوؤں کو مقصد پر پہنچانے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو ڈرنے والوں کو اَمن دینے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو فریادیوں کا فریاد رَس ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا مددگار ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحٰفِظِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا نگہبان ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا وارث ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا حاکم ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا روزی رساں ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا کشائش دینے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا گناہ بخشنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے اور جس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا۔

وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ

اور اپنے بندے کو نصرت دی اور اپنے لشکر کو غالب کیا

وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ

اور کفّار کے گروہوں کو شکست دی بذاتِ خود اور اُس کے بعد کسی شئے کا وجود نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْلُ النِّعْمَۃِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نعمتوں کا صاحب ہے

وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ

فضل و عطا کا مالک ہے اور اچھی صفتوں کے قابل وہی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بہ تعداد اُس کی مخلوق اور عرش

عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

کے وزن کے برابر، اتنا کہ اللہ کی ذات پسند کرے اور اُس کے کلمات کے برابر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے، ذات میں یکتا ہے

الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ

صفات میں قدیم ہے ہمیشہ سے ہے

الْاَبَدِيَّةِ ط لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ

ہمیشہ رہے گا، نہ کوئی اُس کے مقابل ہے اور نہ برابر

وَّلَا شِبْهٌ وَّلَا شَرِيْكٌ

اور نہ مثل ہے اور نہ شریک۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ○ يُحْيِ

اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی خوبیاں۔ زندہ کرتا ہے

وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ

اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے، اُسے موت نہیں، اُس کے ہاتھ

الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط

اور اُسی کی طرف سب کی رجوع ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

وہ سب سے اوّل ہے اور سب کے بعد ظاہر قدرت میں

وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط

چھُپا ہوا ذات میں اور اُس کو ہر شئے کا علم ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط

اُس کی مثل کوئی شئے نہیں اور وہ سُنتا دیکھتا ہے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی کارساز ہے

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سہ بار بخواند)

کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ (تین بار پڑھے)

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط

اے اللہ تجھی سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف رجوع ہے

اَللّٰهُمَّ

اے اللہ !

لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ

کوئی اس کا روکنے والا نہیں جو شئے تُو عطا کرے

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

اور کوئی عطا کرنے والا نہیں جو تُو روک دے

وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ

کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں جو تُو چاہے

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

اور کوئی فائدہ نہیں دے سکتی تیرے مقابل کسی تونگر کو اُس کی تونگری

سُبْحَانَ

پاک ہے

رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ (دو۲ بار)

میرا رب ، بہت بُلند ، نہایت اعلیٰ ، بڑی بخشش والا (دو بار)

سُبْحَانَ

پاک ہے

رَبِّیَ الْعَلِیُّ الْاَعْلَی الْکَرِیْمِ الْوَهَّابِ

میرا رب، بہت بلند، نہایت عالی شان، بخشش اور عطا والا۔

یَا وَهَّابُ

اے بہت بخشش والے

سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری بندگی نہیں کی جیسا چاہیئے تھا

سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ

تیری ذات پاک ہے ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ چاہیئے تھا

سُبْحَانَکَ مَا ذَکَرْنَاکَ حَقَّ ذِکْرِکَ

تیری ذات پاک ہے ہم نے تجھے یاد نہیں کیا جیسا کہ چاہیئے تھا

سُبْحَانَکَ مَا شَکَرْنَاکَ حَقَّ شُکْرِکَ

تیری ذات پاک ہے ہم نے تیرا شکر ادا نہیں کیا جیسا کہ چاہیئے تھا

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَزَلِیِّ الْاَزَلِ

پاک ہے وہ اللہ جو ہمیشہ ہمیشہ سے ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ
پاک ہے وہ اللہ جو ہمیشہ رہے گا
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ
پاک ہے وہ اللہ جو اکیلا ہے ذات و صفات میں
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ
پاک ہے وہ اللہ جو یکتا ہے بے نیاز
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ
پاک ہے وہ اللہ جو آسمانوں کو قائم کرنے والا ہے
بِغَیْرِ عَمَدٍ
بغیر ستونوں کے
سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ
پاک ہے وہ اللہ جس نے اختیار نہیں کی
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
جورو اور نہ اولاد
سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ
پاک ہے وہ اللہ جس کی کوئی اولاد نہیں

وَلَمْ يُوْلَدْ ج وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اُس کے

كُفُوًا اَحَدٌ ط

برابر کا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاک ہے اللہ، وہ بادشاہ ہے نہایت پاک

سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

پاک ہے جسمانی اور رُوحانی بادشاہی کا مالک۔

سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَ الْعَظَمَةِ

پاک ہے عزّت اور بڑائی والا

وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ

اور قُدرت و دبدبے والا اور بزرگی

وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَآءِ

اور خُوبی اور کمالات والا ہمیشہ رہنے والا

وَالثَّنَآءِ وَالضِّيَآءِ وَ الْاٰلَآءِ

تعریف کے لائق اور روشنی والا خاص و عام

وَالنَّعْمَآءِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط

نعمتوں کا مالک ذاتی اور صفاتی بزرگی والا۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ

پاک ہے بادشاہ (ایسا) زندہ جو نہ سوتا ہے

وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

اور نہ مرتا ہے، بہت ہی پاک ذات ہے

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط

ہمارا رب اور فرشتوں اور ارواح کا رب،

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ کی ذات پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کو ہیں

وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر کی توفیق کے سوا

الْعَظِيْمِ ط ۵ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ

ممکن نہیں، اے اللہ تو ہی سچا اور حقیقی بادشاہ ہے

اَلَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ

جس کے سوا کوئی معبود نہیں

جل جلالہ **یَآ اَللّٰہُ** اے اللہ !	جل جلالہ **یَا رَحْمٰنُ** اے بہت بخشش کرنے والے	جل جلالہ **یَا رَحِیْمُ** اے نہایت مہربان
جل جلالہ **یَا مَلِکُ** اے بادشاہ	جل جلالہ **یَا قُدُّوْسُ** اے پاک ذات	جل جلالہ **یَا سَلَامُ** اے بے عیب
جل جلالہ **یَا مُؤْمِنُ** اے امان دینے والے	جل جلالہ **یَا مُهَیْمِنُ** اے نگہبان	جل جلالہ **یَا عَزِیْزُ** اے زبردست
جل جلالہ **یَا جَبَّارُ** اے ہمارے نقصان کو پورا کرنیوالے	جل جلالہ **یَا مُتَکَبِّرُ** اے بڑائی والے	جل جلالہ **یَا خَالِقُ** اے پیدا کرنے والے
جل جلالہ **یَا بَارِئُ** اے بے نمونہ پیدا کرنے والے	جل جلالہ **یَا مُصَوِّرُ** اے صورت بنانے والے	جل جلالہ **یَا غَفَّارُ** اے بخشنے والے
جل جلالہ **یَا قَهَّارُ** اے غالب	جل جلالہ **یَا وَهَّابُ** اے بہت عطا کرنیوالے	جل جلالہ **یَا رَزَّاقُ** اے بہت روزی دینے والے
جل جلالہ **یَا فَتَّاحُ** اے مشکل کھولنے والے	جل جلالہ **یَا عَلِیْمُ** اے جاننے والے	جل جلالہ **یَا قَابِضُ** اے تنگ کرنے والے

یَا بَاسِطُ جلّ جلالہ	یَا خَافِضُ جلّ جلالہ	یَا رَافِعُ جلّ جلالہ
اے کھولنے والے	اے نیچا کرنے والے	اے اُونچا کرنے والے
یَا مُعِزُّ جلّ جلالہ	یَا مُذِلُّ جلّ جلالہ	یَا سَمِیْعُ جلّ جلالہ
اے عزّت بخشنے والے	اے ذلّت دینے والے	اے سُننے والے
یَا بَصِیْرُ جلّ جلالہ	یَا حَکَمُ جلّ جلالہ	یَا عَدْلُ جلّ جلالہ
اے دیکھنے والے	اے حاکم	اے بڑے عادل
یَا لَطِیْفُ جلّ جلالہ	یَا خَبِیْرُ جلّ جلالہ	یَا حَلِیْمُ جلّ جلالہ
اے باریک بین	اے خبردار	اے بُردبار
یَا عَظِیْمُ جلّ جلالہ	یَا غَفُوْرُ جلّ جلالہ	یَا شَکُوْرُ جلّ جلالہ
اے عظمت والے	اے بخشنے والے	اے قدردان
یَا عَلِیُّ جلّ جلالہ	یَا کَبِیْرُ جلّ جلالہ	یَا حَفِیْظُ جلّ جلالہ
اے عالی شان	اے سب سے فائق	اے نگہبان
یَا مُقِیْتُ جلّ جلالہ	یَا حَسِیْبُ جلّ جلالہ	یَا جَلِیْلُ جلّ جلالہ
اے روزی دینے والے	اے کفایت کرنے والے	اے بزرگ ذات
یَا کَرِیْمُ جلّ جلالہ	یَا رَقِیْبُ جلّ جلالہ	یَا مُجِیْبُ جلّ جلالہ
اے سخی	اے نگہبان	اے دُعا قبول کرنیوالے

یَا وَاسِعُ جل جلالہ اے کشادہ بخشش والے	یَا حَکِیْمُ جل جلالہ اے حکمت والے	یَا وَدُوْدُ جل جلالہ اے دوست
یَا مَجِیْدُ جل جلالہ اے بزرگی والے	یَا بَاعِثُ جل جلالہ اے مُردوں کو اٹھانے والے	یَا شَہِیْدُ جل جلالہ اے حاضر و ناظر
یَا حَقُّ جل جلالہ اے خُدائی کے لائق	یَا وَکِیْلُ جل جلالہ اے کارساز	یَا قَوِیُّ جل جلالہ اے قوت والے
یَا مَتِیْنُ جل جلالہ اے اُستوار کار	یَا وَلِیُّ جل جلالہ اے مدد دینے والے	یَا حَمِیْدُ جل جلالہ اے خُوبیوں والے
یَا مُحْصِیْ جل جلالہ اے زور آور	یَا مُبْدِئُ جل جلالہ اے پیدا کرنے والے	یَا مُعِیْدُ جل جلالہ اے دوبارہ پیدا کرنے والے
یَا مُحْیِیْ جل جلالہ اے زندہ کرنے والے	یَا مُمِیْتُ جل جلالہ اے مارنے والے	یَا حَیُّ جل جلالہ اے زندہ ذات
یَا قَیُّوْمُ جل جلالہ اے قائم بالذات	یَا وَاجِدُ جل جلالہ اے تونگر	یَا مَاجِدُ جل جلالہ اے بزرگوار
یَا وَاحِدُ جل جلالہ اے یکتا صفات میں	یَا اَحَدُ جل جلالہ اے یکتا ذات میں	یَا صَمَدُ جل جلالہ اے بے نیاز

یَا قَادِرُ جل جلالہ	یَا مُقْتَدِرُ جل جلالہ	یَا مُقَدِّمُ جل جلالہ
اَے قدرت والے	اَے اِقتدار والے	اَے تقدیم والے
یَا مُؤَخِّرُ جل جلالہ	یَا اَوَّلُ جل جلالہ	یَا آخِرُ جل جلالہ
اَے تاخیر والے	اَے سب سے اوّل	اَے سب کے بعد
یَا ظَاهِرُ جل جلالہ	یَا بَاطِنُ جل جلالہ	یَا وَالِیُ جل جلالہ
اَے ظاہر قدرت میں	اَے چھپے ہوئے ذات میں	اَے والی
یَا مُتَعَالِیُ جل جلالہ	یَا بَرُّ جل جلالہ	یَا تَوَّابُ جل جلالہ
اَے برتر	اَے بہت نیکو کار	اَے توبہ قبول کرنے والے
یَا مُنْعِمُ جل جلالہ	یَا مُنْتَقِمُ جل جلالہ	یَا عَفُوُّ جل جلالہ
اَے انعام والے	اَے بدلہ لینے والے	اَے معاف کرنے والے
یَا رَءُوْفُ جل جلالہ	یَا مَالِكَ الْمُلْكِ جل جلالہ	
اَے بہت مہربان	اَے جہان کے مالک	
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جل جلالہ		یَا رَبُّ جل جلالہ
اَے بزرگی اور بڑائی کے صاحب		اَے پروردگار
یَا مُقْسِطُ جل جلالہ	یَا جَامِعُ جل جلالہ	یَا غَنِیُّ جل جلالہ
اَے انصاف والے	اَے قیامت کے اکٹھا کرنیوالے	اَے بے پرواہ

یَا مُغْنِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا مُعْطِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا مَانِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اے بے پرواہ کرنیوالے	اے عطا کرنے والے	اے باز رکھنے والے
یَا ضَآرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا نَافِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا نُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اے ضرر پہنچانے والے	اے نفع بخشنے والے	اے روشن کرنے والے
یَا هَادِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا بَدِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا بَاقِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اے رہنما	اے ایجاد کرنے والے	اے سدا رہنے والے
یَا وَارِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا رَشِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ	یَا صَبُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اے میراث لینے والے	اے راہ دکھانے والے	اے صبر والے

یَا صَادِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ یَا سَتَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ

اے سچے اے پردہ پوش

یَا مَنْ

اے وہ خدا

تَقَدَّسَتْ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُہٗ

پاک ہے ہمسروں سے جس کی ذات

وَتَنَزَّهَتْ عَنْ مُّشَابَهَةِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُہٗ

اور پاکیزہ ہیں مثلوں کی مشابہت سے جس کی صفات

يَا مَنْ

اے وہ خُدا

دَلَّتْ عَلٰی وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيٰتُهٗ

رہنما ہیں جس کی یکتائی پر اُس کی قُدرت کے نشان

وَشَهِدَتْ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ مَصْنُوْعَاتُهٗ

اور گواہ ہیں جس کی رُبُوبیت پر اُس کی صنعتیں

وَاحِدٌ لَّا مِنْ قِلَّةٍ وَّمَوْجُوْدٌ لَّا مِنْ عِلَّةٍ

واحد ہے بلا کسی کمی کے اور موجُود ہے بلا کسی سبب کے

يَا مَنْ

اے وہ خُدا

هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ

جو نیکیوں سے مشہُور ہے اور خُوبیوں سے موصُوف ہے

مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ وَمَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ

ایسا مشہور جس کی اِنتہا نہیں اور موصُوف جس کی نہایت نہیں

اَوَّلٌ قَدِيْمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ وَاٰخِرٌ كَرِيْمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ

وہ ایسا پہلا ہے جس کی قدامت کی ابتدا نہیں اور ایسا آخری بزرگوار ہے جس کی انتہا نہیں

وَغَفَرَ ذُنُوبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَّحِلْمًا

وہ بخشش و بُردباری سے گناہگاروں کے گناہ مُعاف کر دیتا ہے

يَا مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ

اَے وہ خُدا جس کی مِثل کوئی شئے نہیں اور وُہی

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط

سُننے دیکھنے والا ہَے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ہمیں اللہ کافی ہَے اور اَچّھا کارساز ہے

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ط

اَچھا صاحب اور اچھا مددگار ہَے

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط

خُدایا ہم تیری مدد چاہتے ہیں اور تیری طرف رجُوع ہَے

اَللّٰهُمَّ

اَے اللہ !

يَا دَآئِمًا بِلَا فَنَآءٍ وَيَا قَآئِمًا بِلَا زَوَالٍ

اَے سَدا رہنے والے جس کو فنا نہیں اور اَے ہمیشہ رہنے والے لازوال

وَيَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيرٍ

اور اے کسی وزیر کے بغیر تدبیر کرنے والے

سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰی وَالِدَيْنَا كُلَّ عَسِيرٍ

ہم پر اور ہمارے ماں باپ پر ہر مشکل آسان کر دے

لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ

میں تیری خوبیوں کو گن نہیں سکتا

اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

تُو ایسا ہے، جیسا کہ تُو نے خود اپنی خوبیاں بیان کی ہیں

عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ

عزت والا ہے جس نے تیری پناہ لی اور تیری خوبیاں بڑی ہیں

وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَعَظُمَ شَانُكَ

اور تیرے نام پاک ہیں اور تیری شان بڑی ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ بِقُدْرَتِهٖ

اللہ جو چاہتا ہے اپنی قدرت سے کرتا ہے

وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ

اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اپنی عزّت سے

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ

سُنو! اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رُجوع ہے

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

اُس کی ذات کے علاوہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

اُسی کا حکم ہے اور اُسی کی طرف تم پھر جاؤ گے۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ

قریب ہے کہ تجھے شرِ اعداء سے اللہ کفایت کرے گا

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

اور وہی سُنتا جانتا ہے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى

ہمیں اللہ بس ہے اور وہی کافی ہے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا

اور اللہ سُنتا ہے جو اُس کو پُکارے

وَلَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى

اور کوئی نہیں جس کی اللہ کے سوا آرزو کی جاتے

مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ فَقَدْ نَجٰى

جس نے اللہ تعالیٰ کا سہارا پکڑا پس اُسے نجات مل گئی

سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَّحِيْمًا

وہ پاک ہے جو سدا مہربان پروردگار ہے

وَلَا يَزَالُ كَرِيْمًا ط

اور اُس کی بخششوں کو زوال نہیں،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بُردبار اور بخشش والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ اور قائم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو برتر اور بزرگ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَنَّانُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا احسان کرنے والا جاننے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْقُدُّوْسُ الْقَدِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی پاک اور قدیم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو وسیع بخشش والا حکیم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو رحمٰن (اور) رحیم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سمیع و علیم ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ

اللہ پاک ہے اور برکت والا ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(ساتوں) آسمانوں کا رب ہے اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا

ایک معبود ، ذات و صفات میں یکتا ، بے نیاز

فَرْدًا وِتْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا

یگانہ ، طاق ، زندہ ، قائم بالذّات

دَآئِمًا اَبَدًا

ہمیشہ ابد الآباد رہنے والا۔

لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

جس نے اِختیار نہیں کیے جورو اور بچّے

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ

اور نہ کوئی بادشاہی میں اُس کا شریک ہے

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ

اور نہ اُسے ذِلّت ہے کہ حمایتی کی ضرورت ہو

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳ بار)

اور پُوری پُوری بزرگی اسی کی بیان کرو ، اللہ سب سے بڑا ہے (تین بار)

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا

اللہ ہی کافی ہے ہمیں ہمارے دین میں

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِدُنْیَانَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے ہمیں ہماری دُنیا میں

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَآ اَھَمَّنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اس اَمر میں جو ہمیں غمگیں کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیْنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اس شخص کے لئے جو ہم پر ظلم کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اس شخص کے لئے جو ہم سے حسد کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنَا بِالسُّوْٓءِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے بُری تجویز سوچے

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے موت کے وقت

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْقَبْرِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے قبر کے عالم میں

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے حساب کتاب کے وقت

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے سوال و جواب کے وقت
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے حشر و نشر کے وقت
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے پُل صراط سے گزرتے وقت
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے ترازو میں اعمال تلنے کے وقت
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے جنت و دوزخ کے (فیصلے کے) وقت۔
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ اللِّقَآءِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے دیدارِ (الٰہی) کے وقت
حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط
مجھے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ط
مَیں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

اور وہ ہی عرش عظیم کا پروردگار ہے ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَعْظَمَ اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ پاک ہے اللہ کس قدر بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَحْلَمَ اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ پاک ہے اللہ کس قدر بُردبار ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَكْرَمَ اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ پاک ہے اللہ کس قدر برگزیدہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) اللہ کے سچے رسُول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر

وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهٗ

اور سیدنا (حضرت) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) کی آل اولاد پر جب کہ ذِکر کریں اُن کو

الذّٰكِرُوْنَ ○ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

یاد کرنے والے۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

(حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر اور سیّدنا (حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی آل پر جب کہ

كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ○

غافل لوگ اُن کی یاد سے غافل ہوں۔

رَضِيْنَا

ہم راضی ہو گئے

بِاللهِ تعالٰی رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

اللہ تعالٰی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر

وَّبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہمارے سردار (حضرت) محُمّد صَلّی اللہُ علیہِ وَسلّم

نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

کے نبی اور رسُول ہونے پر اور قرآن کے امام ہونے پر

وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِالصَّلٰوةِ فَرِيْضَةً

اور کعبہ کے قِبلہ ہونے پر اور نماز کے فرض ہونے پر

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَّبِسَيِّدِنَا الصِّدِّيْقِ

اور مومنین کے باہم بھائی ہونے پر اور سیدنا (حضرت ابوبکر) صدیق

وَسَيِّدِنَا الْفَارُوْقِ وَسَيِّدِنَا ذِي النُّوْرَيْنِ

اور سیدنا (حضرت عمر) فاروق اور سیدنا (حضرت عثمان) ذی النورین

وَسَيِّدِنَا الْمُرْتَضٰى اَئِمَّةَ الْهَادِيْنَ

اور سیدنا (حضرت علی) مرتضےٰ کے ہادی و امام ہونے پر

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

رضامندی ہو اللہ تعالےٰ کی ان سب پر۔

> اگر آپ اورادِ فتحیہ بوقت شام پڑھیں تو مَرْحَبًا بِالصَّبَاحِ الْجَدِيْدِ وَبِالْيَوْمِ السَّعِيْدِ
> کی بجائے "مَرْحَبًا بِالْمَسَاءِ الْجَدِيْدِ وَبِاللَّيْلِ السَّعِيْدِ" پڑھیں
> مبارک ہو نئی شام اور مبارک ہو اچھی رات

مَرْحَبًا

مبارک ہو

بِالصَّبَاحِ الْجَدِيْدِ وَبِالْيَوْمِ السَّعِيْدِ

نئی صبح، اور نیک دن

وَبِالْمَلَكَيْنِ الْكَاتِبَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ

اور دونوں فرشتے لکھنے والے گواہ عادل تم دونوں پر

حَیَّاکُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِی یَوْمِنَا ھٰذَا

ہمارے اس دن میں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو

اُکْتُبَا فِیْ اَوَّلِ صَحِیْفَتِنَا

تم ہمارے اعمال نامہ کے شروع میں یہ کلمہ لکھ دو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک

وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

(حضرت) مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) اُس کے بندے اور رسول ہیں

اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقّ

جنہیں اُس نے ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

تاکہ دین (اسلام) کو سب ادیان پر غالب کر دے

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ط

گو مُشرک ناخوش ہی ہوں ،

عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ

ہم اِسی اقرار پر زندگی بسر کرتے ہیں اور اِسی پر مریں گے ،

وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ○

اور اِن شاء اللہ تعالیٰ قیامت کو اِسی پر اُٹھیں گے ۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ

مَیں ہر مخلوق کی بَدی سے اللہ تعالیٰ کے سب

كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کامل التّاثیر کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہُوں

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے ،

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے مقابل ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتی

شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

کوئی شئے زمین و آسمان میں

وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ط

اور وہ سُنتا ہے جانتا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا

سب خوبیاں اُس اللہ کو جس نے ہمیں مرنے (سونے) کے بعد زندہ کیا (یعنی جگایا)

وَاِلَیۡهِ الۡبَعۡثُ وَالنُّشُوۡرُ

اور اُسی کی طرف پھر جی اُٹھنا اور جانا ہے

اگر آپ اورادِ فتحیہ بوقتِ شام پڑھیں تو اَصۡبَحۡنَا ... الخ کی بجائے "اَمۡسَیۡنَا وَ اَمۡسَی الۡمُلۡکُ لِلّٰهِ" پڑھیں۔ شام کی ہم نے اور شام کی تمام ملک نے اللہ کیلیے۔

اَصۡبَحۡنَا وَاَصۡبَحَ الۡمُلۡکُ لِلّٰهِ

صبح کی ہم نے اور صُبح کی تمام مُلک نے اللہ کے لیے

وَالۡعِزَّةُ وَالۡعَظۡمَةُ وَالۡکِبۡرِیَآءُ وَالۡجَبَرُوۡتُ

اور عزّت اور عظمت اور بڑائی اور بزرگی

وَالسُّلۡطَانُ وَالۡبُرۡهَانُ لِلّٰهِ

اور غلبہ اور حجّت اللہ ہی کے لیے ہے

وَالْاٰلَآءُ وَالنَّعْمَآءُ لِلّٰهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ

اور ظاہری و باطنی نعمتیں اللہ ہی کے لیے ہیں — اور رات اور دن اللہ ہی کے لیے ہیں

وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط

اور جو کچھ داخل ہے ان دونوں میں — صرف خدائے واحد و غالب کے لیے ہی ہے

اگر آپ اورادِ فتحیہ بوقت شام پڑھیں تو اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ کی بجائے "اَمْسَيْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ" پڑھیں۔ شام کی ہم نے فطرتِ اسلام پر

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ

صبح کی ہم نے فطرتِ اسلام پر اور کلمۂ اخلاص (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) پر

وَعَلٰی دِيْنِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی

اور اپنے سردار اور اپنے نبی (حضرت) مُحَمّد مُصطفٰی صلّی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِيْنَا

کے دین پر اور اپنے باپ

سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَنِيْفًا

سیدنا (حضرت) ابراہیم علیہ السّلام کی مِلّت پر

مُسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط

جو یک طرفہ مُسلمان تھے اور مُشرکین میں سے نہیں تھے

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ

رحمتیں ہوں اللہ کی اور اُس کے فرشتوں کی

وَاَنْبِیَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ حَمَلَةِ عَرْشِہٖ

اور اُس کے نبیوں اور رسُولوں کی اور حاملینِ عرش کی

وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور اس کی تمام مخلوقات کی ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اور اُن کی تمام آل و اصحاب پر۔

عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمُ

حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن سب پر

اَلسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ کا سلام اور رحمتیں و برکتیں نازل ہوں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے محبُوب (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے چُنے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کی خلقت میں سب سے بہتر (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے اختیار کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے بھیجے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے زینت دیئے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار اے اللہ کے بزرگ کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے اللہ کے مُعزّز کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے اللہ کے عظمت دیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے رسُولوں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے پرہیزگاروں کے اِمام (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے نبیوں کے ختم کرنے والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳ بار)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے دونوں جہانوں کیلئے رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ　یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار　اے دونوں جہانوں کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ

رحمتیں ہوں اللہ تعالےٰ کی اور اُس کے فرشتوں کی

وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ

اور اُس کے نبیوں اور رُسولوں کی اور عرش اُٹھانے والے فرشتوں

وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور سب مخلوقات کی اور ہمارے سردار (حضرت) محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط عَلَیْہِ

اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ، آنحضرت پر

وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور اُن سب پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ دُرُود بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر

فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

پہلوں میں اور رحمت بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی

(حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر پچھلوں میں اور رحمت بھیج

سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی

ہمارے سردار (حضرت) مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر فرشتوں کے گروہ اعلیٰ میں

اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

قیامت کے دن تک۔ اور دُرود بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ وَّصَلِّ

(حضرت) مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہر وقت اور ہر ساعت میں اور دُرود بھیج

عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

تمام نبیوں اور رسُولوں (علی نبیّنا و علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) پر

وَعَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی

اور اپنے مقرب فرشتوں پر اور اپنے

عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰٓی اَھْلِ

نیک بخت بندوں پر، اور اپنے سب

طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط وَارْحَمْنَا مَعَھُمْ

بندگی کرنے والوں پر، اور رحم فرما ہم پر بھی اُن کے ساتھ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اپنی مہربانی سے اَے سب سے بڑھ کر مہربان۔

دُعائے رِقاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بخشنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مَالِکَ الرِّقَابِ

اے اللہ ! اے اہلِ عالم کی گردنوں کے مالک !

وَیَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الۡاَسۡبَابِ

اور اے رحمت کے دروازے کھولنے والے اور اے سبب بنانے والے

ھَیِّئۡ لَنَا سَبَبًا لَّا نَسۡتَطِیۡعُ لَہٗ طَلَبًا

ہمارے لئے کوئی ایسا سبب بنا جس کو ہم طلب نہ کر سکتے ہوں

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا

اے اللہ ہمیں ایسا بنا دے کہ

مَشۡغُوۡلِیۡنَ بِاَمۡرِکَ اٰمِنِیۡنَ بِعَدۡلِکَ

تیرے ہی کام میں مشغول رہیں تیرے عدل کے سبب محفوظ رہیں

اٰئِسِیۡنَ مِنۡ خَلۡقِکَ اٰنِسِیۡنَ بِکَ

تیری مخلوق سے بے نیاز رہیں تجھ سے لو لگائے رہیں

مُسْتَوْحِشِيْنَ عَنْ غَيْرِكَ | رَاضِيْنَ بِقَضَآئِكَ
سوائے تیرے غیروں سے دل نہ لگائیں | تیری قضا پر راضی رہیں

صٰبِرِيْنَ عَلٰى بَلَآئِكَ | قَانِعِيْنَ لِعَطَآئِكَ
تیری طرف سے آزمائشوں پر صابر رہیں | تیری بخششوں پر قانع رہیں

شٰكِرِيْنَ لِنَعْمَآئِكَ | مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ
تیری نعمتوں پر شاکر رہیں | تیرے ذکر میں لذّت پائیں

فَرِحِيْنَ بِكِتَابِكَ | مُنَاجِيْنَ بِكَ
تیری کتاب میں فرحت پائیں | تجھے پُکارتے رہیں

فِیْٓ اٰنَآءِ الَّيْلِ
رات کے پہروں میں

وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
اور دن کے گوشوں میں

مُبْغِضِيْنَ لِلدُّنْيَا | وَمُحِبِّيْنَ لِلْاٰخِرَةِ
دُنیا سے رُوکش ہو جائیں | اور آخرت سے پیار کریں

مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَآئِكَ | مُتَوَجِّهِيْنَ اِلٰى جَنَابِكَ
تیرے دیدار کے آرزو مند رہیں | تیری بارگاہ کی طرف مُتوجّہ رہیں

مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ

موت کے لئے تیار رہیں

رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ

اے ہمارے پروردگار! اپنے پیغمبروں کی زبان سے تُو نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ عطا فرما

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور قیامت کی رُسوائی سے بچا

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ۝

بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِيْقَ رَفِيْقَنَا

اے اللہ! اپنی توفیق کو بنا دے ہمارا رفیق

وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ طَرِيْقَنَا

اور سیدھے راستے کو بنا ہمارا طریق کار

اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا

اے اللہ! ہمیں کامیاب بنا ہمارے مقاصد میں

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ۝

اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک توبہ قبول کرنے والا مہربان تُو ہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ

اے اللہ

بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا

تیرے ہی نام سے ہم نے صبح کی تیرے ہی نام سے شام کی

وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ

تیرے ہی نام سے جیتے ہیں تیرے ہی نام پر مریں گے

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○

اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا

الٰہی ہمیں عطا فرما

لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ

لذّتِ نظر اپنے رُوئے مُبارک کی اور شوق اپنی مُلاقات کا

اَللّٰھُمَّ

اے اللہ

اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ

ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی اِتباع نصیب فرما

وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

اور ہمیں باطل کو باطل دِکھا اور باطل سے بچنے کی توفیق دے

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَآئِقَ الْاَشْيَآءِ كَمَا هِيَ

اے اللہ! ہمیں چیزوں کی اصلیت دِکھا دے جیسی کہ وہ ہیں

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

اور ہمیں مُسلمان کر کے مار اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل کر دے

وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِيْنَ

اور ہم سے دفع کر ظالموں کا شر

وَشَارِكْنَا فِيْ دُعَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور ہمیں شریک فرما مومنین کی دُعاؤں میں

وَنَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغٰفِلِيْنَ

اور ہمیں جگا دے غافلانہ نیند سے

وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اور ہمیں نصیب فرما شفاعت پیغمبروں کے سردار کی

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ

اور ہمیں داخل فرما جنّت میں سلامتی و اَمن کے ساتھ

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اور ہمارا حشر فرما متقیوں کے ساتھ

وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

اور ہمیں دوزخ سے بچا

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا

اور ہمیں اے ہمارے رب اس امر کی بُرائی سے بچا جو ہمارے مقدر میں ہے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہمیں عذابِ جہنم سے بچا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ بخش دے اُمّت کو ہمارے سردار حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت پر رحم فرما ہمارے سردار حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو نصرت دے ہمارے سردار حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِاُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو فتح دے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ اَصۡلِحۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو نیک کر ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ فَرِّجۡ عَنۡ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی مشکلات دُور فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ کَرِّمۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت پر کرم فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ عَظِّمۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی تعظیم فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزۡ عَنۡ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی خطاؤں سے درگزر فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰھُمَّ

اے اللہ

یَا حَبِیۡبَ التَّوَّابِیۡنَ تُبۡ عَلَیۡنَا

اے توبہ کرنے والوں کے دوست ہماری توبہ قبول فرما

وَيَا اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ اٰمِنَّا

اَے ڈرنے والوں کو بے خوف کرنے والے ہمیں نڈر بنا دے

وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ دُلَّنَا

اَے بھٹکے ہوؤں کے رہنما ہمیں راہ دِکھا

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا

اَے فریادیوں کے فریاد رَس ہماری فریاد کو پہنچ

وَيَا رَجَآءَ الْمُنْقَطِعِيْنَ لَا تَقْطَعْ

اَے نا اُمیدوں کی اُمید گاہ نہ توڑ

رَجَآءَنَا

ہماری آس

وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ اِرْحَمْنَا

اَے گناہ گاروں پر رحم فرمانے والے ہم پر رحم فرما

وَيَا هَادِىَ الضَّآلِّيْنَ اِهْدِنَا

اَے بھٹکے ہوؤں کو راہ بتانے والے ہمیں راہ بتا

وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ اِغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا

اور اَے خطا کاروں کو مُعاف کرنے والے ہمیں مُعاف فرما ہمارے گناہ

وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اور ہماری بُرائیاں مِٹا دے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○

اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے عیبوں کو چُھپالے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے گناہ بخش دے

اَللّٰھُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے دِلوں کی حفاظت کر

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا

اے اللہ! ہمارے سینے کھول دے

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُبُوْرَنَا

اے اللہ! ہماری قبریں روشن فرما

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وُجُوْھَنَا

اے اللہ! ہمارے چہرے روشن کر

اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا

اے اللہ! ہمارے کام آسان فرما

اَللّٰھُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا

اے اللہ! ہماری مُراد حاصل ہو

اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا

اے اللہ! ہمارے قصور معاف فرما

اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

اے اللہ! جس سے ہمیں ڈر لگتا ہے اس سے بچا

یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ

اے پوشیدہ مہربانیوں والے

یَا وَاسِعَ الْمُغْفِرَةِ

اور اے وسیع بخشش والے

اَللّٰھُمَّ احفظنا

اے اللہ ہمیں محفوظ فرما

مِنَ الْعِلَّةِ فِی الْغُرْبَةِ

بیماری سے غربت کی

وَمِنَ الْمُذِلَّةِ عِنْدَ الشَّیْبَةِ

اور ذِلّت سے بڑھاپے میں

وَمِنَ الْفَضِیْحَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اور رُسوائی سے قیامت کے دن

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِمَشَآئِخِنَا

اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے بزرگوں کو

وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا

اور ہمارے اُستادوں کو اور ہمارے دوستوں کو اور ہمارے پیاروں کو

وَلِعَشَآئِرِنَا وَلِقَبَآئِلِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ

اور ہمارے رشتہ داروں کو اور ہمارے قبیلے والوں کو اور جس جس کا ہم پر

حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا

حق ہے اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی اُن پر صلٰوۃ و سلام ہو

وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا

اے ہمارے رب وہ جو ہمارے لیے مقدّر ہو چکی ہے اس کے شر سے بچا

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ

اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا اور ہمیں قبر کے عذاب سے بچا

وَقِنَا عَذَابَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور ہمیں قیامت کے دن کے عذاب سے بچا

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ

اور (قیامت کے روز) ہمیں پرہیزگاروں اور نیکوں کے ساتھ اُٹھانا۔

اَللّٰهُمَّ

اے اللہ!

بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ

اِس اورادِ فتحیّہ کے طفیل

اِفْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَاتِ

ہم پر کھول دے دروازے عنایتوں اور بخششوں کے

وَوَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

اور ہمیں توفیق دے اپنی اِطاعت اور عبادت کی

وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِیّٰاتِ

اور ہمیں حفاظت میں رکھ آفتوں اور بلاؤں سے

وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْحَسَنَاتِ ط

اور برکت عطا فرما ہمارے رزق اور نیکیوں میں

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا

اے اللہ ہمیں بچا

يَا فَيَّاضُ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ ط

اے فیاض ہمیں بچا تمام بلاؤں اور بیماریوں سے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

اور اللہ تعالیٰ کا دُرود اُس کی بہترین مخلوق

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ہمارے سردار (حضرت) محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی تمام آل اور اصحاب پر۔

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تیری (خاص) رحمت کے ساتھ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

دُعائے مغنی شریف

یہ دُعا حصُولِ غنا اور خیر و برکت کے لیے بہت ہی مجرّب ہے۔ بے شمار صُوفیائے کرام کے معمول میں یہ دُعا شامل ہے۔ اس دُعا کے فوائد و خواص بے پناہ ہیں کیونکہ اسے پڑھنے سے مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ دُنیا اور آخرت سنور جاتی ہے پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت کے دروازے کھُل جاتے ہیں، دُنیا میں عزّت ملتی ہے، رزق میں اضافہ ہوتا ہے، ایمان میں اِستقامت پیدا ہوتی ہے، دُشمن سے نجات ملتی ہے اور مُشکلات آسان ہو جاتی ہیں گویا کہ اِسے پڑھنے والا دُنیا کے ہر کام سے غنی ہوتا چلا جاتا ہے اِس لیے جو شخص اسے بعد نماز فجر گیارہ مرتبہ روزانہ کا معمُول بنا لے اِن شاءاللہ اسے دین و دُنیا میں بھلائی حاصل ہو گی۔

جب کوئی مشکل درپیش ہو اور ہر طرف سے پریشانی اور خطرات نے گھیر رکھا ہو تو اس صُورت میں اس دُعا کو اکتالیس مرتبہ روزانہ نمازِ فجر کے فرض اور سُنّتوں کے درمیان چالیس روز تک پڑھے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے۔ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھے۔ جسم اور قلب کی طہارت کا خاص خیال رکھے۔ اِن شاءاللہ جو مقصد بھی ہو گا وہ بارگاہِ رب العزّت میں قبول ہو گا۔

اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے:

عروج ماہ اوّل کے پنجشنبہ کو نمازِ فجر سے پہلے غسل کرے اور لباس معطّر و مطہر پہن کر صاف سُتھری جگہ پر اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف اور سات مرتبہ دُعائے مذکور مع تسمیہ پڑھا کرے۔ اِن شاءاللہ ایک سو بیس دن گزرنے کے بعد زکوٰۃ پُوری ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ مابین سُنّت و فرض نمازِ فجر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے یا بعد نماز صُبح۔

ایامِ زکوٰۃ میں گائے کا گوشت، مچھلی، انڈہ، لہسن، پیاز وغیرہ استعمال میں نہ رہے۔

بعد ادائے زکوٰۃ کوئی پرہیز نہیں۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال پر کوشاں اور پابند رہے۔

دُعائے مغنی شریف کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لینے سے اضافۂ رزق کا سبب بنتا ہے اور مالی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔

دُعائے مغنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) رحمتِ کاملہ نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَغِثْنِيْ

کی اولاد کے اور تو برکت دے اور سلامتی نازل فرما اور میں تیری ذات کیساتھ فریاد چاہتا ہُوں

وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ

تو میری فریاد کو قبول فرما اور میں تیری ذات پہ توکل کرتا ہُوں تو مجھے کفایت فرما اے کفایت فرمانے

اِكْفِنِي الْمُهِمَّاتِ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا

والے کفایت فرما میری مشکلوں میں دُنیا اور آخرت کے کام میں

وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور اے بہت رحم فرمانے والے دُنیا اور آخرت کے

وَيَا رَحِيْمَهُمَا اَنَا عَبْدُكَ بِبَابِكَ فَقِيْرُكَ

اور اے بہت مہربان دونوں (دُنیا و آخرت) کے مَیں تیرا بندہ ہوں تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا

بِبَابِكَ سَآئِلُكَ بِبَابِكَ ذَلِيْلُكَ بِبَابِكَ

فقیر ہُوں تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا سوالی (مانگنے والا ہُوں) تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا ذلیل ہُوں

اَسِيْرُكَ بِبَابِكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ

تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا قیدی (گرفتار) ہُوں تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا مسکین ہوں تیرے دروازے کا

ضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ

(مَیں) تیرا ضعیف و کمزور و ناتواں ہُوں تیرے دروازے کا (مَیں) تیرا مہمان ہوں تیرے دروازے کا

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط اَلطَّالِحُ بِبَابِكَ

اے جہانوں کے پروردگار۔ (مَیں) بدکردار ہُوں تیرے دروازے کا

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ مَهْمُوْمُكَ

اے فریاد رس (فریاد کو پہنچنے والے) فریاد کرنے والوں کے (مَیں) تیرا اندوہ گین ہُوں

بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ لِكَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ

تیرے دروازے کا اے رنج و ملال والوں کے رنج و ملال کو دُور فرمانے والے

عَاصِيكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ الْبَآرِّيْنَ

(میں) تیرا گنہگار ہوں تیرے دروازے کا اے نیکوکاروں کے چاہنے والے

اَلْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(میں) اقرار کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے

اَلْخَاطِئُ بِبَابِكَ يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ

(میں) خطا کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے بخشنے والے گناہ کرنے والوں کے

اَلْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

(میں) اعتراف کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے عالموں (جہانوں) کے پروردگار ،

اَلظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا مَاْمَلَ الطَّالِبِيْنَ

(میں) ظلم کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے طالبوں کی اُمّید گاہ ،

اَلْمُسِيْٓءُ بِبَابِكَ اَلْبَآئِسُ بِبَابِكَ

(میں) بُرائی کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا (میں) محتاج ہوں تیرے دروازے کا

اَلْخَاشِعُ بِبَابِكَ اِرْحَمْنِيْ يَا مَوْلَايَ

(میں) عاجزی کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا مجھ پر رحم فرما اے میرے مولا

اَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيْٓءُ وَهَلْ يَرْحَمُ

تُو بخشنے والا ہے اور میں بُرا (خطاکار) ہوں اور کون رحم کرے گا

الْمُسِیْٓءُ اِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ

گنہگار و خطا کار (بُرے) پر سوائے بخشش فرمانے والے کے اے میرے مولا تُو پروردگار حقیقی ہے

وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ

اور مَیں بندہ ہُوں اور کون رحم کرے گا بندے پر

اِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْمَالِكُ

سوائے پروردگار حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تُو مالکِ حقیقی ہے

وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ

اور مَیں تیرا مملوک (بندہ و غلام) اور کون رحم کرے گا تیرے مملوک (بندہ و غلام) پر

اِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

سوائے مالکِ حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تُو غالب حقیقی ہے

وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ اِلَّا

اور مَیں ذلیل و خوار اور کون رحم کرے گا ذلیل و خوار پر سوائے

الْعَزِيْزُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا

غالب حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تُو حقیقی قوت والا (توانا) ہے اور مَیں

الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ اِلَّا

ناتواں (کمزور) ہوں اور کون رحم فرمائے گا ناتواں (کمزور) پر سوائے

الْقَوِیُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَاَنَا

حقیقی قوّت والے کے اے میرے مَولا اے میرے مَولا تُو کرم فرمانے والا (حقیقی کریم ہے) اور مَیں

اللَّئِیْمُ وَھَلْ یَرْحَمُ اللَّئِیْمَ اِلَّا الْکَرِیْمُ

نا اہل اور کون رحم کرے گا نا اہل پر سوائے کریم (حقیقی و مطلق و بیحد) کے

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا

اے میرے مَولا اے میرے مَولا تو رازق حقیقی (روزی) دینے والا ہے اور مَیں

الْمَرْزُوْقُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا

روزی دیا گیا ہوں اور کون ہے جو رحم کرے روزی دیئے گئے پر (مجھ پر) سوائے

الرَّازِقُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ

رازق حقیقی کے اے میرے مَولا اے میرے مَولا تو حقیقی عزیز (غالب) ہے

وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا

اور مَیں ذلیل وخوار ہُوں اور تُو بخشنے والا ہے اور مَیں

الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ

گنہگار اور تُو حقیقی قوّت والا (توانا) اور مَیں ناتواں

اِلٰھِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقُبُوْرِ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) امان دے امان دے قبروں کے اندھیروں میں

وَضِيقِهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ عِنْدَ

اور (قبروں کی) تنگی میں اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) امان دے امان دے

سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيرٍ وَّهَيْبَتِهِمَا اِلٰهِیْ

منکر ونکیر کے سوال کے وقت اور ان کی ہیبت کے وقت اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ)

اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

امان دے امان دے اس دن میں کہ ہو گی مقدار اس کی

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ

پچاس ہزار سال اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) امان دے امان دے

يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ

جس دن کہ صُور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے جو کوئی

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ

بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہو گا مگر جنہیں

شَآءَ اللّٰهُ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ يَوْمَ

چاہے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) وہ (بیہوش نہیں ہوں گے) اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) امان دے

زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ

امان دے جس دن کہ زمین ہلائی جائے گی اس کے ہلائے جانے پر اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ)

اَلْاَمَانَ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ

امان دے امان دے جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں کے ساتھ

اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ

اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) امان دے امان دے جس دن کہ (تو فرماتا ہے) ہم لپیٹیں گے آسمان کو

كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ

جیسے لپیٹتے ہیں لکھے ہوئے مضمونوں کے کاغذ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) امان دے

اَلْاَمَانَ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ

امان دے جس دن کہ بدل دی جائے گی زمین سوائے زمین کے

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

اور آسمان اور کھڑے ہوں گے لوگ واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے جو حقیقی اکیلا اور مطلق

اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ

زبردست ہے، اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) امان دے امان دے جس دن کہ دیکھے گا آدمی جو کچھ

مَا قَدَّمَتْ یَدَاهُ وَیَقُوْلُ الْكَافِرُ

کہ آگے بھیجا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اور کافر کہے گا

یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا ○ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ

اے کاش کہ میں ہوتا خاک در خاک (مٹی) اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) امان دے امان دے

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ

جس دن کہ نہیں نفع کرے گا مال اور نہ بیٹے ۔ مگر وہ جو

اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ

آئیں گے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے پاس سلامتی والے دل کے ساتھ۔ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ)

اَلْاَمَانَ یَوْمَ یُنَادٰی مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ

امان دے امان دے جس دن ندا دی جائے گی عرش کے اندر سے

اَیْنَ الْعَاصُوْنَ وَاَیْنَ الْمُذْنِبُوْنَ وَاَیْنَ

(کہ) کہاں ہیں عاصی اور کہاں ہیں بدکار (گناہ کرنے والے) اور کہاں ہیں

الْخَآئِفُوْنَ وَاَیْنَ الْخَاسِرُوْنَ هَلُمُّوْٓا اِلَی

خوف کھانے والے اور کہاں ہیں نقصان پانے والے (یعنی) آؤ حساب کی طرف

الْحِسَابِ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ

تو اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) جانتا ہے میرے پوشیدہ اور میرے ظاہر

فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ

پس قبول فرما مجھ سے معذرت میری اور (میرا عذر) اور (تو) جانتا ہے میری حاجت کو بس

سُؤَالِیْ یَا اِلٰهِیْ اٰهْ مِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ

عطا فرما مجھے سوال میرا اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ) آہ گناہوں اور خطاؤں کی

وَالْعِصْيَانِ اٰهٍ مِنْ كَثْرَةِ الظُّلْمِ وَالْجَفَاءِ

زیادتی سے آہ ظلم و جفا کی زیادتی سے

اٰهٍ مِنَ النَّفْسِ الْمَطْرُوْدَةِ اٰهٍ مِنَ

آہ بھاگے ہوئے نفس سے ، آہ

النَّفْسِ الْمَتْبُوْعَةِ لِلْهَوٰى اٰهٍ مِنَ الْهَوٰى

نفس کی خواہش کی تابعداری سے آہ خواہش سے

اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ عِنْدَ تَغَيُّرِ حَالِيْ اِنِّيْ

میری فریاد قبول فرما اے فریاد رس میری حالت کے متغیّر ہونے کے وقت بیشک

عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ الْمُجْرِمُ الْمُخْطِئُ اَجِرْنِيْ

میں تیرا بندہ ہوں جرم کرنے والا خطاکار (بدکردار) پناہ دے مجھے

مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ

آگ (دوزخ) سے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے اللہ (تبارک و تعالیٰ)

اِنْ تَرْحَمْنِيْ فَاَنْتَ اَهْلٌ وَّاِنْ تُعَذِّبْنِيْ

اگر تو مجھ پر رحم فرمائے سو تیری ذات لائق ہے اور اگر تو مجھے عذاب کریگا

فَاَنَا اَهْلٌ فَارْحَمْنِيْ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى

(دے گا) تو میں لائق ہوں سو رحم فرما اے صاحبِ ترس

وَ يَآ اَھْلَ الْمَغْفِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اور اے صاحب بخشش و مغفرت اور اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنیوالوں کے

وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ

اور اے بہترین بخشنے والوں کے کافی ہے مجھے اللہ (تبارک و تعالیٰ) اور بہتر

الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

وکیل کارساز و نگہبان بہتر مولیٰ اور بہتر مددگار حقیقی۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

اور درود (رحمتِ کاملہ) اللہ (تبارک و تعالیٰ) نازل فرما اپنی بہترین مخلوق پر

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) ہیں اور اُن کی اولاد پر اور اُنکے صحبت داروں

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(یاروں) سب پر ساتھ اپنی رحمت کے (تیری رحمت سے) اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنیوالوں کے۔

اورادِ فتحیہ، دُعائے رقاب و دُعائے مغنی شریف آپ گھر کے علاوہ بزرگانِ دین کے مزارات اور والدین کی قبور پر بھی پڑھ کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

دُعائے سیفی شریف

دُعائے سیفی شریف ان مُختلف دُعاؤں کا مجمُوعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہترین اور مقبول ترین دُعائیں ہوسکتی ہیں۔ یہ دُعا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے امر سے حضُور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو سِکھائی۔

حضرت پیر محبُوب سُبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرُّہٗ العزیز نے اس دُعا کو بہت پڑھا اور آپ اس دُعا سیفی کے پہلے حاملِ کامل ہُوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ وضو فرما رہے تھے کہ اُوپر ہوا سے ایک چیل نے آپ پر بیٹ کردی اور آپ کے کُرتے کو پلید کر دیا۔ جس پر آپ نے اُوپر چیل کی طرف دیکھ کر فرمایا طَارَ رَأسُكَ یعنی تیرا سر اُڑ گیا۔ اسی وقت چیل کا سَر تن سے جُدا ہوگیا اور وہ آپ کے سامنے زمین پر تڑپ کر مر گئی۔ خادم کے پُوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ مَیں نے دُعا سیفی اِتنی پڑھی ہے کہ میری زبان، میرا ہاتھ، میرا خیال، میری توجہ اور میری نگاہ بلکہ میرا سب کچھ سیف الرحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ کے امر کی ننگی تلوار ہوگئی ہے۔ خاندانِ قادری میں اس دُعا سیفی کا بڑا عمل چلا آتا ہے۔ اس کے پڑھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ صُبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سُورۃ یٰسٓ پڑھ کر دُعا سیفی ایک دفعہ روزانہ پڑھے۔ اگر دُعا سیفی پڑھنے سے پیشتر بطور حصار الحمد شریف، آیت الکرسی اور چاروں قُل شریف پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے اور بعدہٗ سُورۃ یٰسٓ اور دُعا سیفی پڑھے تو بہت بہتر ہے۔ دُعا سیفی کے اسناد میں لکھا ہے کہ ستّر ہزار جن، ستّر ہزار فرشتے اور ستّر ہزار رُوحانی بطور مؤکلات اس دُعا کی خدمت پر مامور اور مقرر ہیں جو حسبِ استعداد اور مطابق قابلیت اہلِ دعوت عامل دُعا سیفی کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اس کے ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں۔

میرے پیارے پیرو مُرشد جناب قبلہ حاجی محمّد یُوسف نگینہ مدظلہٗ العالی کو دُعائے مغنی و سیفی شریف کی اجازت رجالِ غیب کی طرف سے ہے۔

دُعائے سیفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے.

عَزَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ یَآ اَصۡحٰبَ السِّحۡرِ وَالۡوُسۡوَاسِ

عزیمت کی میں نے اُوپر تمہارے (قسم دی میں نے تمہیں) اے جادو اور وسواس والو

وَاعۡتَصَمۡتُ بِكَ یَآ اَللّٰہُ بِحَقِّ الۡخِضۡرِ

اور چنگل مارا میں نے ساتھ تیرے (تیری ذات سے) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) بحق (طفیل میں) حضرت خضر

وَالۡاِلۡیَاسِ وَبِحَقِّ کَھِیۡجٍ مَّھِیۡجٍ کَھۡکَھِیۡجٍ

علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بحق (طفیل میں) کھیج مھیج کھکھیج

جُوۡجُوۡجٍ مَرۡخُوۡجٍ مَرۡمَخُوۡخٍ مَھۡمَجُوۡغٍ

جوجوج مرخوج مرمخوخ مھمجوغ کے

وَبِحَقِّ اَیۡخٍ اَیۡخٍ زَجۡرٍ ھَیۡمُوۡغٍ مَخُوۡخٍ

اور بحق (طفیل میں) ایخ ایخ زجر ہیموغ مخوخ

طِفۡعَاجٍ اَزۡرٍ اَنۡخَاسٍ وَبِحَقِّ اٰدَمَ وَنُوۡحٍ

طفعاج ازر انخاس کے اور بحق (طفیل میں) حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما الصّلوٰۃ والسّلام

وَاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

اور اعتصام کیا (چنگل مارا میں نے) ساتھ تیری ذات کے اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) بدی سے جنوں اور

وَالْاَهْرَمَنِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالْجُنُوْدِ وَالْاَتْبَاعِ

انسانوں اور دیو اور شیطانوں اور لشکروں اور تابعوں سے

وَمِنْ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ

اور آفت اور سختی سے اور اعتصام کیا میں نے (چنگل مارا) ساتھ تیری ذات کے (اے اللہ تبارک و تعالیٰ)

كُلِّ بَلَآءٍ وَّبِحَقِّ دَانِيَالَ وَبِحَقِّ اَيْخٍ اَيْخٍ

تمام بلاؤں سے اور بحق (طفیل میں) حضرت دانیال علیہ الصلوۃ والسلام اور بحق (طفیل میں) ایخ ایخ

وَاَرْشٍ وَاَرْشٍ وَنُوْرَشٍ وَنُوْرَشٍ وَبِحَقِّ

اور ارش اور ارش اور نورش اور نورش اور بحق (طفیل میں)

اِهْيَا اَشْرَاِهْيَا اِهِىْ اَشْرَاِهِىْ اَصْبَا غُوْثُ

اہیا اشراہیا اہی اشراہی اصبا غوث کے

وَبِحَقِّ عَظْمَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ وَاحْفَظْنِىْ

اور بحق (طفیل میں) تیری عظمت و بزرگی اے اللہ اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) اور مجھے محفوظ فرما

مِنَ الْبَلَآءِ وَالْاٰفَةِ وَالْعَاهَةِ وَبِحَقِّ

بلاء اور آفت و رنج اور سختی سے اور بحق (طفیل میں) حضرت موسیٰ

مُوسٰی وَعِیسٰی وَبِحَقِّ دَاوٗدَ وَزَکَرِیَّا

اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسّلام اور بحق (طفیل میں) حضرت داؤد اور حضرت زکریا علیہما الصلوٰۃ والسّلام

وَبِحَقِّ اِسْمٰعِیلَ وَیَحْیٰی وَبِحَقِّ اِدْرِیْس

اور بحق (طفیل میں) حضرت اسمٰعیل اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسّلام اور بحق (طفیل میں) حضرت ادریس

وَشِیْثَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور حضرت شیث علیہما الصلوٰۃ والسّلام اور بحق (طفیل میں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم درود (رحمت کاملہ نازل

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِحَقِّ اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ

فرما اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُن پر اور اُنکی اولاد پر اور سلام (سلامتی) اور بحق (طفیل میں) اللہ (تبارک و تعالیٰ) پسندیدہ

مُرْتَضٰی عَلِیٍّ وَّبِحَقِّ حَضْرَۃِ اِمَامِ حَسَنٍ

پسندیدہ ہیں غالب شیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور بحق (طفیل میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَّبِحَقِّ حَضْرَۃِ اِمَامِ حُسَیْنٍ وَّبِحَقِّ حَضْرَۃِ

اور بحق (طفیل میں) حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بحق (طفیل میں) عورتوں کی سردار

سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ وَبِحَقِّ

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بحق (طفیل میں)

اثْنٰی عَشَرَ اِمَامًا وَّاَرْبَعَۃَ عَشَرَ مُحْفُوْظًا

بارہ (۱۲) اماموں اور چودہ (۱۴) محفوظوں کے طفیل

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِيۡنَ وَبِحَقِّ

رحمتِ کاملہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نازل ہو اُوپر ان سب کے اور بحق (طفیل میں)

اَبِیۡ مُحَمَّدٍ مُحۡيِ الدِّيۡنِ عَبۡدِالۡقَادِرِالۡجِيۡلَانِيِّ

ابو مُحمّد محی الدّین عبدالقادر (قادر حقیقی کے بندے) جیلانی

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ تَوَكَّلۡتُ عَلَی الۡحَيِّ

راضی ہو اللہ (تبارک وتعالیٰ) ان سے توکل (بھروسہ) کیا میں نے اس حیّ

الَّذِیۡ لَا بِدَايَةَ لَهٗ وَلَا نِهَايَةَ لَهٗ

(حقیقی زندہ) پر وہ ذات کہ نہیں ہے اس کے لئے شروع اور نہ اس ذات کے لئے نہایت (ختم ہونا)

وَاعۡتَصَمۡتُ بِكَ مِنۡ شَرِّ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ

اور اعتصام کیا میں نے ساتھ تیری ذات کے جنّوں اور انسانوں کے شر سے (بدی سے)

بِقِرَآءَةِ سَيۡفِيِّ وَاسۡتَجِبۡ دُعَآءِیۡ يَا غِيَاثَ

سیفی شریف کی قرأت (پڑھنے) سے اور میری دُعا کو قبول فرما اے فریاد رس

الۡمُسۡتَغِيۡثِيۡنَ اَغِثۡنِیۡ يَا مَنۡ لَّيۡسَ كَمِثۡلِهٖ

(فریاد کو پہنچنے والے) فریاد کرنے والوں کے میری فریاد کو قبول فرما اے وہ ذات کہ نہیں ہے جیسے کہ

شَیۡءٌ وَّهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ط حَسۡبِیَ اللّٰهُ

مثل اس کی کوئی چیز اور وہ حقیقی سننے والا اور حقیقی دیکھنے والا ہے۔ مجھے کافی ہے اللہ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ط

(تبارک و تعالیٰ) اور بہتر کارساز و نگہبان حقیقی اور بہتر مولیٰ اور بہتر مددگار حقیقی۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

اور رحمتِ کاملہ نازل فرمائے اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُوپر بہترین و برتر خلق اپنی کے حضرت مُحمّد

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

صلی اللہ علیہ وسلم (بہت تعریف کیے گئے) اور اُن کی اولاد اور سب صحبت داروں (یاروں) اس کے ساتھ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

رحمت تیری کے (اپنی کے) اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے۔

نوٹ: دعائے مغنی و دعائے سیفی پڑھنے کے بعد چاروں قل شریف بمعہ بسم اللہ شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیں۔



سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا

آپ فرما دیجیے (اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اے کفر کرنے والو۔ میں نہیں پوجتا جو کچھ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا

کہ تم پوجتے ہو۔ اور نہ ہی تم پوجتے ہو جو

اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جو کچھ کہ تم پوجتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَکُمْ

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جو کچھ کہ میں پوجتا ہوں۔ تمہارے لئے

دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿٢﴾

(آپ) فرما دیجیے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ تعالیٰ حقیقی ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ

اور (اُس نے) کسی کو جنا نہیں اور نہ ہی وہ (کسی سے) جنا گیا۔ اور اُس کا

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ﴿٤﴾

کوئی ہمسر نہیں۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ

(آپ) فرما دیجیے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں صبح کے پروردگار (حقیقی) کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام مخلوقات

مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾

کے شر سے۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ ڈوبے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ

اور (اُن) عورتوں کی شرارت سے جو گرہوں میں دم کریں (پھونکیں)۔ اور حاسد

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ

(آپ) فرما دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا (حقیقی)

النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ

پروردگار ہے۔ سب لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ ہے۔ سب لوگوں کا معبود (برحق) ہے۔ وسوسے کے

الْوَسْوَاسِ ﴿۵﴾ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

شر سے، چھپے ہوئے شیطان کے۔ جو کہ لوگوں کے سینوں میں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ

وسوسے ڈالتا ہے۔ (وہ شیطان) خواہ جنوں کی جنس سے ہو یا

وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

آدمیوں کی جنس سے۔



دُعائے قاموس

شیخ اجل ثقۃ الاسلام نوری علیہ الرحمہ نے صحیفہ علویہ ثانیہ میں دُعائے قاموس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ طلسمات اور علم تسخیر کے ماہرین نے اس دُعا کی عجیب و غریب شرح کی اور اسکے حیرت انگیز اثرات بیان کیے ہیں چونکہ میں ایسے لوگوں پر چنداں اعتماد نہیں کرتا لہٰذا میں نے ان کے اقوال نقل نہیں کیے لیکن یہاں میں اس دُعا کو علمائے اعلام کی پیروی میں نقل کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ لُجَّةِ بَحْرِ اَحَدِیَّتِكَ وَطَمْطَامِ

خدایا مجھے اپنی یگانگی کے سمندر میں داخل فرما اور اپنی یکتائی کی موجوں میں وارد کر دے

یَمِّ وَحْدَانِیَّتِكَ وَ قَوِّنِیْ بِقُوَّةِ سَطْوَةِ سُلْطَانِ

اور اپنی ایکتا کی سلطنت کے دبدبہ سے مجھے قوّت عطا کر یہاں تک کہ میں تیری

فَرُدَّ اِنِّيَّتِكَ حَتّٰى اَخْرُجَ اِلٰى فَضَاۤءِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ

رحمت کی وسیع فضا میں جا پہنچوں اور میرے

وَفِيْ وَجْهِيْ لَمَعَاتُ بَرْقِ الْقُرْبِ مِنْ اٰثَارِ حِمَايَتِكَ

چہرے پر تیرے قُرب کی روشنی کی کرنیں تیری حمایت کی نشانیاں بن جائیں

مُهِيْبًا بِهَيْبَتِكَ عَزِيْزًا بِعِنَايَتِكَ مُتَجَلِّلًا مُّكَرَّمًا

تیرے رُعب سے مجھے رُعب ملے تیری مہربانی سے معزز ہو جاؤں

بِتَعْلِيْمِكَ وَتَزْكِيَتِكَ وَاَلْبِسْنِيْ خِلَعَ الْعِزَّةِ وَالْقَبُوْلِ

تیری تعلیم و تربیت سے مجھے جلالت و کرامت حاصل ہو مجھے عزت و قبولیت کا لباس

وَسَهِّلْ لِّيْ مَنَاهِجَ الْوُصْلَةِ وَالْوُصُوْلِ وَتَوِّجْنِيْ

پہنا دے اور میرے لیے اپنے قُرب و قربت کی راہیں آسان فرما دے اور میرے

بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَالْوَقَارِ وَاَلِّفْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ

سر پہ بڑائی اور شوکت کا تاج سجا دے اور اِس دُنیا اور دُوسری میں اپنے

فِي الدَّارِ الدُّنْيَا وَدَارِ الْقَرَارِ وَارْزُقْنِيْ مِنْ نُّوْرِ اسْمِكَ

پیاروں کے درمیان اُلفت قائم کر دے اپنے نام کے نُور سے مجھے ایسا

هَيْبَةً وَّسَطْوَةً تَنْقَادُ لِيَ الْقُلُوْبُ وَالْاَرْوَاحُ وَتَخْضَعُ

رعب و دبدبہ عطا فرما کہ لوگوں کے دل اور جانیں میری مطیع ہوں اور

لَدَيَّ النُّفُوسُ وَالْاَشْبَاحُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ

اُن کے جسم اور پنجر میرے آگے جُھکے رہیں اے وہ جس کے سامنے ظالم لوگ

الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَدَيْهِ اَعْنَاقُ الْاَكَاسِرَةِ

پست ہیں اور جس کے حضور بادشاہوں کی گردنیں جھکتی ہیں تجھ سے پناہ

لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجًا مِنْكَ اِلَّآ اِلَيْكَ وَلَآ اِعَانَةَ اِلَّا بِكَ

اور نجات نہیں مگر تیری ہی جناب میں اور نہیں کوئی امداد مگر تیری طرف سے

وَلَا اتِّكَاءَ اِلَّا عَلَيْكَ اِدْفَعْ عَنِّيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ

نہیں کوئی تکیہ گاہ مگر تو ہی ہے دُور فرما مجھ سے حاسدوں کے فریب

وَظُلُمَاتِ شَرِّ الْمُعَانِدِيْنَ وَارْحَمْنِيْ تَحْتَ سُرَادِقَاتِ

اور دُشمنوں کے شر کے اندھیرے اور پردہ ہائے عرش تلے رکھ کر مجھ پر رحمت

عَرْشِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ اَيِّدْ ظَاهِرِيْ فِيْ تَحْصِيْلِ

فرما اے سب سے زیادہ بزرگی والے میری پُشت مضبوط فرما کہ میں تیری پسندیدہ

مَرَاضِيْكَ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَسِرِّيْ بِالْاِطِّلَاعِ عَلٰى مَنَاهِجِ

چیزیں حاصل کروں میرے قلب و رُوح کو روشن کر دے تاکہ میں تیرے لیے

مَسَاعِيْكَ اِلٰهِيْ كَيْفَ اَصْدُرُ عَنْ بَابِكَ بِخَيْبَةٍ مِّنْكَ

کوشش کرنے کی راہیں دیکھوں میرے معبود میں کس طرح تیرے دروازے سے مایوس ہو کر

وَقَدْ وَرَدْتُہٗ عَلٰی ثِقَۃٍ بِكَ وَكَيْفَ تُوْيِسُنِيْ مِنْ

ہٹ جاؤں جب کہ تجھ پر بھروسہ کر کے حاضر ہوا ہُوں اور تُو اپنی عطا سے مجھے

عَطَآئِكَ وَقَدْ اَمَرْتَنِيْ بِدُعَآئِكَ وَهَآ اَنَا مُقْبِلٌ

کیسے مایوس کرے گا جبکہ تیرا حکم ہے کہ تجھے پُکارا کروں اور اب میں تیرے

عَلَيْكَ مُلْتَجِئٌ اِلَيْكَ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَعْدَآئِيْ كَمَا

حضور آیا پڑا ہُوں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ میرے اور میرے دُشمنوں میں دُوری

بَاعَدْتَّ بَيْنَ اَعْدَآئِيْ اِخْتَطِفْ اَبْصَارَهُمْ عَنِّيْ بِنُوْرِ

کر دے جیسے تُو نے میرے دُشمنوں میں دُوری ڈالی میری طرف سے اُن کی آنکھوں کو

قُدْسِكَ وَجَلَالِ مَجْدِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُعْطِيْ

چندھیا دے اپنے پاکیزہ نُور اور اپنی جلالتِ شان سے بے شک تُو ہی وہ اللہ ہے جو اپنے

جَلَآئِلَ النِّعَمِ الْمُكَرَّمَةِ لِمَنْ نَّاجَاكَ بِلَطَآئِفِ رَحْمَتِكَ

لطف و کرم سے اپنی بلند قدر نعمتیں اسے عطا فرماتا ہے جو چپکے چپکے تجھ سے سوال کرتا

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

ہے اے زندہ اے نگہبان اے جلالت و بزرگی کے مالک اور رحمت فرما ہمارے سردار

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ.

اور ہمارے نبی مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی ساری آل پر جو پاک و صاف ہیں۔

دُعائے حیدری

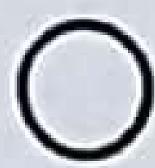
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
یَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الۡاَسۡبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ
الۡقُلُوۡبِ وَالۡاَبۡصَارِ وَیَا دَلِیۡلَ الۡمُتَحَیِّرِیۡنَ وَیَا غِیَاثَ
الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ وَیَا مُفَرِّجَ الۡمَحۡزُوۡنِیۡنَ اَغِثۡنِیۡ تَوَکَّلۡتُ
عَلَیۡکَ یَا رَبِّیۡ قَضَیۡتُ فَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ اِلَیۡکَ یَا
رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ وَصَلَّی اللّٰہُ خَیۡرِ خَلۡقِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۵ (باید کہ سہ بار ایں اسم بخواند) اَللّٰھُمَّ
اَکۡشِفۡ عَلَیَّ حَقَآئِقَ الۡاَشۡیَآءِ کَمَا ھِیَ اَنۡتَ الۡحَقُّ
الۡمُبِیۡنُ سُبۡحَانَ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ
یَا اَللّٰہُ الۡمَحۡمُوۡدُ فِیۡ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ (سہ بار بخواند)
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنۡ صَلّٰی عَلَیۡہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنۡ لَّمۡ یُصَلِّ عَلَیۡہِ وَصَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ (یک بار) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الْجَلِیْلِ الْجَبَّارِ الْقَاہِرِ الْقَھَّارِ ۵
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَآءِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سہ بار) یَا حَیْدَرُ یَآ اَبَا تُرَابٍ یَا عَلِیُّ
یَآ اَسَدَ اللّٰہِ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ یَا رِجَالَ اللّٰہِ یَا مَقْبُوْلَ اللّٰہِ
یَا مَحْبُوْبَ اللّٰہِ یَا ظُھُوْرَ اللّٰہِ یَا مَظْھَرَ الْعَجَآئِبِ بِالْقَھْرِ
اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ یَا حَقُّ یَا حَقُّ یَا حَقُّ تَحَقَّقْتَ
بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ فِیْ حَقِّ حَقِّکَ یَا حَقُّ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ
یَا فَتَّاحُ یَا قَادِرُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَۃِ وَالْعَظْمَۃُ فِیْ عَظْمَۃِ
عَظْمَتِکَ یَا عَظِیْمُ یَا رَبِّ یَا قَدِیْرُ یَا قَدِیْرُ یَا قَدِیْرُ
یَا خَالِقُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَیْنَھُمَا یَا حَلِیْمُ یَا مُحْیِیْ یَا مُمِیْتُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا ضَآرُّ

Scanned with CamScanner

يَا جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ
وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ يَا جَلِيْلُ يَا جَلِيْلُ يَا جَلِيْلُ حَسُوْدِيْ
مَقْهُوْرٌ وَّعَدُوِّيْ مَقْتُوْلٌ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ
بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ يَا
قَهَّارُ قَهِّرْ اَعْدَآئِيْ يَا جَبَّارُ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ
بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ يَا نَقِيًّا مِّنْ كُلِّ جَوْرٍ
لَّمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهٗ يَا نَقِيُّ قَتَلْتَ
بِسَيْفِ اللّٰهِ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ
وَالصَّيْفِ ○ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
يَا قَوِيُّ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ
لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ اِقْهِرْ وَاِدْفَعْ اَعْدَآئِيْ
مِنْ قَهْرِكَ وَاَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِيْنَ حَقٌ حَقٌ حَقٌ
يَا حَمِيْدَ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ
يَا حَمِيْدُ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ
دَعْوَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّرَجَآئِيْ حِيْنَ
يَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ

نَادِ عَلِیًّا مَّظْھَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَآئِبِ
کُلُّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظْمَتِکَ
یَا اَللہُ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ
یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ



دُرود تاج

دُرود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقانِ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب وظیفہ ہے۔ بے شمار صُوفیا اور اولیاء نے یہ دُرود پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلۂ طریقت میں اپنے ارادت مندوں کو پڑھنے کی تلقین کی۔ اس دُرود پاک میں پڑھنے والے کو صاحبِ کشف بنا دینے کی خصُوصیت بہت نمایاں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صاحبِ کشف بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس دُرود پاک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے، اِن شاء اللہ اس عرصہ میں صاحبِ کشف بن جائے گا۔ جو شخص اس دُرودِ پاک کو کم از کم ایک بار پڑھتا ہو اس کا دِل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے اور وہ نیک راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اسے شب جمعہ میں ایک سو ستّر مرتبہ پڑھے اور چالیس جمُعہ تک یہی عمل جاری رکھے۔ اِن شاء اللہ زیارت سے مشرّف ہو گا۔

دفع سحر یا آسیب اور جِنّ و شیاطین کے تنگ کرنے کی صُورت میں اس دُرودِ پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں، اِن شاء اللہ آسیب یا جِنّ وغیرہ ہُوا تو دفع ہو جائے گا۔ اضافہ رزق

کے لیے بعد نمازِ فجر سات مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافہ کا سبب ہے۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کے لیے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کے لیے نصف شب کے بعد چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے۔ شفائے امراض کے لیے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفایابی کا موجب ہے۔ اگر کوئی حُبِ تسخیرِ خلق کے لیے اس کا عامل بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ چالیس رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اِن شاء اللہ چلہ مکمل ہونے پر جس طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس خرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خُرما اس کو کھلائے۔ پھر بعد غسلِ طہارت ہم بستر ہو۔ خُدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہوگا۔ اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے۔ مالک کے فضل سے خیر ہوگی۔

دُرُود تاج شَرِیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ) بڑے مہربان نہایت رحم فرمانے والے کے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) ہمارے سردار اور آقا (حضرت) مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود (رحمتِ کاملہ)

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط

بھیج جو تاج اور معراج اور بُراق اور جھنڈے (یعنی لوار الحمد) والے ہیں۔

دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

جو (مجازاً) بلاء اور وباء اور قحط (سالی) اور بیماری اور دُکھ

وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ

تکلیف کے دُور فرمانے والے ہیں۔ اُن کا نام (مقدس) لکھا ہوا بلند کیا ہوا (ارفع و اعلیٰ)

مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط

مقبول الشفاعت لوح و قلم کے درمیان نقش کیا ہوا (یعنی لکھا ہوا) ہے۔

سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ

عرب اور عجم کے سردار ہیں، اُن کا جسم (شریف) نہایت پاک

مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط

خوشبودار، پاکیزہ، گھر (خانہ کعبہ) اور حرم (پاک) میں نور دینے والا ہے۔

شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی ط

سُورج روشنی کے، اندھیری شب کے چودھویں کے چاند، اوّل و بالانشین بلندیوں کے،

نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط

ہدایت کے نور، مخلوقات کی پناہ، اندھیروں کے چراغ،

جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ

بہت اچھی عادت والے، اُمّتوں کی شفاعت فرمانے والے، بخشش اور

وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ

سخاوت والے ہیں ۔ اور اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُن کی حفاظت فرمانے والے اور حضرت جبرائیل (علیہ السلام)

خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ

اُن کا خادم ہے ، اور براق اُن کی سواری کے لئے ہے اور معراج (شریف) اُن کا

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ

سفر ہے اور اُن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ (یعنی پرلی حد کی بیری کے پاس) ہے اور اُن کا

قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

مطلوب قاب قوسین اور ادنیٰ (یعنی قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک) ہے اور مطلوب آپ کا

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

مقصود ہے اور اُن کا مقصود موجود ہے (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ) پیغمبروں کے سردار

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (آخری نبی) گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے ،

اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

غربا سے محبت و پیار فرمانے والے ، تمام جہانوں کے واسطے رحمت

رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ

عاشقوں کے واسطے آرام (سکھ چین) منتظروں اور آرزومندوں کی مُراد

شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ

معرفت رکھنے والوں کے سُورج سالکوں (یعنی راہِ طریقت پر چلنے والوں) کے چراغ

مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ

قُرب والوں کے چراغ محبت فرمانے والے فقیروں اور غریبوں

وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ

اور مسکینوں سے، جنوں اور انسانوں کے سردار نبی (یعنی غیب کی باتیں بتانے والے)

الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ ط وَسِيْلَتِنَا

حرمین شریفین (یعنی حرم مکہ معظمہ اور حرم مدینہ منورہ) دونوں قبلوں (کعبہ شریف اور بیت المقدس)

فِى الدَّارَيْنِ ط صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ

کے پیشوا۔ ہمارا واسطہ (وسیلہ ذریعہ) دونوں جہانوں (دین و دُنیا) میں قاب قوسین والے

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ

دونوں مشرقوں کے پروردگار (حقیقی) اور دونوں مغربوں کے پروردگار (حقیقی) کے

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلٰى

محبوب (حضرت امام) حسن اور (حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے نانا (جان)

الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہمارے مولا اور دونوں جہانوں کے آقا (حضرت) قاسم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے (بے مثل) نورانی

نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یَآاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ

باپ (حضرت) عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے (بے نظیر) بیٹے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے نُور سے نور۔ اے

بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

اُن کے نُورِ جمال کا اشتیاق رکھنے والو! اُن پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے صحابہ کرام (رضوان اللہ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاط

علیہم اجمعین) پر دُرود (رحمتِ کاملہ) بھیجو اور سلام (پڑھو جس طرح) سلام (پڑھنے کا) حق ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

دُرود تُنجینا

دُرود تنجینا سے مُراد وہ درُود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل اور مہم سے نجات ملتی ہے۔ اس دُرودِ پاک کے بے پناہ فضائل ہیں۔ اور بزرگانِ دین نے اِسے بارہا مرتبہ آزمایا ہے۔ جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل

میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے وضو کر کے معطّر ہو کر یہ دُرود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی۔

اِس دُرود پاک کو جو شخص ادب واحترام سے قِبلہ رُو ہو کر تین سو بار پڑھے گا، اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔ دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیّت سے یہ دُرود شریف پڑھے اور بعد نمازِ عشاء ایک ہزار بار پُورا کرے اور بستر کو معطّر کر کے باوضو ہی سو جائے۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر ہی زیارت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔ ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اس دُرود پاک کو صبح وشام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے بُرائیوں سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے غم مٹ جائیں گے۔ اس دُرود پاک کی ایک خصُوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آکر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایُوس ہو گیا ہو اسے چاہیئے کہ اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے اِن شاءاللہ تعالیٰ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

دُرود تُنجینا شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آ

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اور اُن کی آل پر ایسی

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنجِيۡنَا بِهَا

رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام

مِنۡ جَمِيۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِىۡ

ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی

لَنَا بِهَا جَمِيۡعَ الۡحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا

برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم

بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرۡفَعُنَا بِهَا

تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم

عِنۡدَكَ اَعۡلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا

تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے ہم

اَقۡصَى الۡغَايَاتِ مِنۡ جَمِيۡعِ الۡخَيۡرٰتِ

زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں

فِى الۡحَيَاتِ وَبَعۡدَ الۡمَمَاتِ اِنَّكَ

سے بدرجہ غایت فائدہ حاصل کریں خدائے پاک تحقیق آپ

مُجِيۡبُ الدَّعۡوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ

ہماری دعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے

وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ

اور ہماری حاجتوں کو بَر لانے والے اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے

وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ

اور ہماری سخت مُشکلات کے حل کرنے والے

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰھِیْ اِنَّكَ

میری فریاد کو پہنچیں اور اسے اپنے حضور تک رسائی دیں میری عرض قبول فرمائیں الٰہی تحقیق

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

دُرُودِ نعمتِ عظمیٰ

یہ دُرُود شریف ایک طرح کا دریائے رحمت ہے اور اِسے پڑھنے والا دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس دُرُود شریف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب پڑھنے والا اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہتا ہے تو وہ اللہ کے فضل و کرم کے سمندر میں قدم رکھ دیتا ہے اور جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا ہے تو وہ دریائے رسالت کی موجوں میں آ جاتا ہے اور جس وقت وہ وَعَلٰی آلِہٖ کہتا ہے تو اس پر اہلِ بیت جیسی عنایات ہونے لگتی ہیں اور جب عَلٰی اَصْحَابِ کہتا ہے تو اسے صحابہ جیسی خیر و برکت ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ اِس دُرُود کے پڑھنے سے گناہ مِٹ جاتے ہیں اور دِل کی تمنّائیں پُوری ہوتی ہیں۔ رُوح اور دِل کو تر و تازگی مِلتی ہے۔

دلی مرادیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس درود شریف کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس درود پاک کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھے اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک بار ضرور پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَصْحَابِ سَیِّدِنَا

آل پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر

مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

درود برکت اور سلام بھیج۔



درود امام بوصیریؒ

یہ حضرت امام بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کے دیباچہ کا شعر ہے جو درودِ بوصیری کے نام سے مشہور ہے۔ دراصل یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا نچوڑ ہے اور بے پناہ دینی و دنیوی فوائد کا حامل ہے۔ جو شخص یہ درود روزانہ سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھے

اس کا دلِ عشقِ رسُول سے موجزن ہو جائے گا اور اگر رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کو مدِّ نظر رکھے گا تو زیارت سے نوازا جائے گا۔ دراصل دُرود کو دائمی طور پر پڑھنے والا اللہ اور اس کے رسُول کا محبُوب بندہ بن جاتا ہے اور مرنے کے بعد اسے حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت سے جنّت ملے گی۔

اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو ۱۲۰ دِن تک پندرہ سو مرتبہ روزانہ بعد نمازِ فجر یا بعد نمازِ عشاء پڑھے اِن شاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے حاجت پُوری ہو گی۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

اے میرے مولا تُو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ دُرود و

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سلام بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

یا اوّل مصرع اِس طرح پڑھیں:

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

اے پروردگار تو اپنے حبیب پر ہمیشہ دُرود و سلام بھیج

اِس کے بعد یہ درود شریف پڑھیں:

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط



سیّدُالاِستغفار

گناہوں کی بخشش اور مغفرت کے لیے یہ استغفار بہت مؤثر ہے۔ جو شخص اِس استغفار کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا، خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ اگر کوئی اس استغفار کو کثرت سے پڑھتا رہے تو اس سے ہر بُرائی ختم ہو جائے گی اور اس کا دل نیکیوں کی طرف مائل ہو جائے گا۔ اللہ کی عبادت میں دل خُوب لگے گا اور سکُونِ قلب میسّر آئے گا۔ اللہ کے حضُور سچی توبہ کرنے کے بعد اِس اِستغفار کو کثرت سے پڑھنا قبولِ توبہ کی دلیل ہے۔

سیّدُ الاستغفار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ

اَے اللہ تُو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تُو نے

خَلَقۡتَنِیۡ وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰی

مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا بَندہ ہُوں اور مَیں تیرے

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

عہد اور وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے موافق

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ

میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اپنی بدکاریوں سے اور تیری نعمتوں کا

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي

اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں

فَاغْفِرْلِي ذُنُوْبِي فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ

تو میرے گناہ بخش دے پس تیرے سوا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○

کوئی گناہ نہیں بخشتا

عہد نامہ

عہدنامہ توحیدِ الٰہی کا اقرار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے رُوحوں کو پیدا کیا تھا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہُوں تو سب رُوحوں نے کہا تھا کہ ہاں، اسے یومِ میثاق کہتے ہیں۔ یعنی یہ عہد توحید کا تھا اسی عہد کے اقرار کو عہد نامہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس عہد نامہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے۔ اس کے متعلق چند اسناد حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے عہد کرلیا کرو ؟ عرض کیا گیا کیسے ؟ فرمایا جو ہر صُبح و شام اس (عہد نامہ) کو پڑھے گا ایک فرشتہ اس پر مہر لگا کر عرشِ معلّیٰ کے نیچے رکھ دے گا اور بروزِ قیامت منادی ندا کرے گا، وہ لوگ کہاں ہیں جن کے لیے اللہ کے پاس ہے۔ تو وہ جنّت میں داخل ہوں گے۔ (تفسیر کبیر)

(۲) عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما جس کو ابنِ ابی شیبہ اور حاتم و طبرانی اور حاکم نے بتصحیح اور ابنِ مردویہ نے روایت کیا یوں ہے کہ آپؐ نے آیہ کریمہ لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ پڑھ کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا جس شخص کا میرے پاس عہد ہو وہ کھڑا ہو جائے تو سوائے اس دُعا (عہد نامہ) کے کوئی کھڑا نہ ہوگا۔

عهد نامه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے

عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ

غیب اور ظاہر کے (حقیقی) جاننے والے تُو بخشش فرمانے والا

الرَّحِیۡمُ ۵ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعۡھَدُ اِلَیۡكَ

نہایت مہربان ہے۔ اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں اِس دُنیا کی زندگی میں

فِیۡ ھٰذِہِ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَاَشۡھَدُ

تیری طرف (تیرے ساتھ) وعدہ کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ وَحۡدَكَ لَاشَرِیۡكَ

تیرے سِوا کوئی معبُود (برحق) نہیں ہے تُو ایک ہے تیرے لئے کوئی شریک نہیں

لَكَ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ

ہے اور میں گواہی دیتا ہُوں یہ کہ (حضرت) محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) تیرے بندے

وَرَسُوۡلُكَ فَلَا تَکِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِیۡ

اور تیرے رسُول ہیں پس تُو مجھے میرے نفس کی طرف نہ سونپ

فَاِنَّكَ اِنۡ تَکِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِیۡ تُقَرِّبۡنِیۡ

سو تحقیق اگر تُو مجھے میرے نفس کی طرف سونپے گا (یعنی میرے نفس کے حوالے کرے گا)

اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدۡنِیۡ مِنَ الۡخَیۡرِ وَاِنِّیۡ

تو وہ مجھے بُرائی کے قریب کرے گا اور مجھے نیکی اور بھلائی سے دُور کرے گا اور تحقیق

لَآ اَتَّکِلُ اِلَّا بِرَحۡمَتِكَ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ

میں بھروسہ نہیں کرتا مگر ساتھ تیری رحمت کے سو تُو اپنے نزدیک

عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

میرے لئے عہد کر دے کہ تُو اس عہد کو قیامت کے دِن پُورا فرمائے گا

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ

بے شک تُو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اور بہترین اس کی مخلوق سے

تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

(حضرت) محمّد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر اور اُن کی ساری اولاد (پاک) پر اور اُنکے سب

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ

صُحبت داروں (دوستوں) پر اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی رحمت نازل ہو، اے رحم کرنے والوں کے

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط ۵

سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اپنی رحمت کے ساتھ (میری دُعا قبول فرما)۔

آیاتِ سلام

تمام آفات ارضی وسماوی سے بچنے کے لیے بعد نماز پنجگانہ آیاتِ سلام پڑھ کر دم کر لیا کریں۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ○

سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ○ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
۳۔ جنّت کی قیمت دے کر سویا کرو۔
۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔
۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے۔ پھر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ

۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو اِس کا ثواب چار ہزار دینار کے برابر ہے۔
۲۔ تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ کر سویا کرو اِس کا ثواب ایک قرآن مجید کے برابر ہوگا۔
۳۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو، دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا۔
۴۔ دس مرتبہ درُود شریف پڑھ کر سویا کرو جنّت کی قیمت ادا ہوگی۔
۵۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

خیر و برکت اور بخشش کا بے مثال وظیفہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا تو اس کا ثواب پورے قرآن کی مثل ہوگا اور وہ اس دن اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہوگا جب کہ وہ متقی ہو۔ (بیہقی)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازِ فجر پڑھے اور بات کرنے سے پہلے دس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس دن وہ سورۃ اخلاص کی برکت سے گناہ سے محفوظ رہے گا اور وہ شیطان سے بچا رہے گا۔ (ابنِ عساکر)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی خوشی اور مغفرت لازم فرما دے گا۔ (کنز الاعمال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عشاء کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پندرہ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تیار کریگا جنہیں اہلِ جنت دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ (دُرِ منثور جلد ۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو چار رکعتوں میں دو سو بار، ہر رکعت میں پچاس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سو سال یعنی پچاس اگلے اور پچاس پچھلے سالوں کے گناہ بخش دیگا۔ (دُرِ منثور جلد ۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے جو اپنے گھر پر پہنچتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتا ہے اللہ اس سے محتاجی دُور فرما دیتا ہے اور اس گھر کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا فیض پڑوسیوں کو بھی پہنچے گا۔ (دُرِ منثور)

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو رات اور دن میں دس (۱۰) بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ اور آیت الکرسی پڑھنے کی پابندی کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رضا و خوشنودی حاصل کر لے گا اور وہ انبیاء کے ساتھ ہوگا اور شیطان سے محفوظ ہوگا۔ (دُرِ منثور)

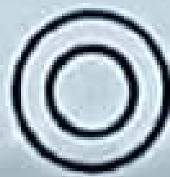
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا اُس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی اور مغفرت لازم کر دے گا۔ (دُرِ منثور)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتا ہے تو یہ سُورہ اس کے گھر والوں کی اور پڑوسیوں کی غربت و افلاس دُور کر دیتی ہے۔ (کنز الاعمال)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رات میں بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ اپنی داہنی کروٹ پر سوئے پھر قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ سو بار پڑھے۔ جب قیامت کا دن ہوگا اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی جانب جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ (دُرِ منثور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مُسلمان خواہ وہ غلام کیوں نہ ہو اگر دن یا رات میں سو بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ ضرور بخش دے گا۔

(کنز الاعمال)



دُعائے زندگی

بِسْمِ اللّٰہِ یَا اَکْرَمُ مِنْ کُلِّ کَرِیْمٍ یَا اَعْظَمُ

اللہ کے نام سے شروع اے ہر کریم سے بڑے کریم اے ہر عظیم

مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ اَغِثْنِیْ مِنْ جُوْدِكَ وَکَرَمِكَ

سے بڑے عظیم میں تیری سخاوت اور کرم کی فریاد کرتا ہُوں

مُدَّ عُمُرِیْ مِائَةً وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً فِی الْعَافِیَةِ

میری طویل عمُر ایک سو بیس سال کر اور عافیت

وَالصِّحَّةِ وَالْقُوَّةِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَالْوِلَایَةِ

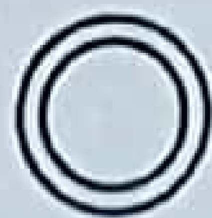
اور صحت اور قوت اور عمل صالح اور اپنی دوستی میں

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور دُرود بھیج اے اللہ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○

ہمارے سردار محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر اور ان کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔ (آمین)



روزمرّہ کی دُعائیں

صُبح کے وقت پڑھی جانے والی دُعائیں

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى
وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط (کتابُ الاذکار صفحہ نمبر ۷۲)

یا اِس دُعا کو پڑھا جائے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَاشَرِيْكَ
لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ط

(کتابُ الاذکار صـ۷۲ ، تحفۃ الذاکرین صـ۷۵ ، حصن حصین شریف صـ۲۳)

آداب اور دُعائیں جب وقت سونے کا ارادہ ہو

حدیثوں میں یہ بیان موجود ہے کہ باوضو ہوکر سونا چاہیئے اور سونے سے پہلے بستر کو تین دفعہ جھاڑ لینا چاہیئے۔ نیز سونے کے لیے دائیں کروٹ قبلہ رُخ ہوکر دایاں ہاتھ دائیں رُخسار کے نیچے رکھ لینا چاہیئے اور مندرجہ ذیل دُعائیں پڑھنی چاہئیں (یا جو بھی یاد ہوں)۔

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ ط

یہ دُعا بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ط

(حصن حصین شریف ص ۳۲)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دُعا

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (حصن حصین شریف نمبر ۳۸)

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ط (حصن حصین شریف نمبر ۳۸)

قضائے حاجت کے آداب اور آنے جانے کے وقت کی دعائیں

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیئے اور اس کے بعد بایاں پاؤں بیت الخلاء کے اندر رکھ کر یہ تعوذ پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ط

باہر نکلتے وقت کہیں :

غُفْرَانَكَ

بعد ازیں یہ دُعا پڑھنی چاہیئے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

کھانا کھانے کے آداب اور دُعائیں

۱۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں ورنہ شیطان ساتھ کھائے گا، نیز دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔ اگر ممکن ہو تو اکیلے کھانے کے بجائے مل کر کھائیں اس طرح برکت ہوگی۔

۲۔ اگر کھانا شروع کرتے وقت کھانے پر بسم اللہ شریف بھول جائیں تو کھانے کے دوران جب یاد آئے تو کہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

کھانا کھاتے وقت یہ دُعا بھی پڑھی جا سکتی ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ ط

اور یہ بھی پڑھ لیں :

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

کھانا کھانے کے بعد کی دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

میزبان کے لیے دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

دُودھ پینے کی دُعاء

دُودھ پینے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں اور جب دُودھ پی لیں تو یہ دُعا کریں :

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ ط

یہ دُعاء نیا لباس پہنتے وقت پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط (حصن حصین شریف صفحہ ۷۰)

سواری پر چڑھنے کی دُعاء

سوار ہوتے وقت اوّل بسم اللہ شریف پڑھیں اور جب سوار ہو جائیں ، تو

تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پڑھیں، پھر کہیں

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ ط

بحری سفر میں پڑھی جانے والی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

مدد کیلیے بلند آواز سے کسی مجازی مددگار کو پکارنا

یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ، یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ، یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ط

آئینہ دیکھنا اور دُعاء

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ ط

بازار کی طرف جاتے ہوئے

یُوں کہیں :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

(حصن حصین شریف صفحہ نمبر ۱۰۹)

دعائے حاجت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ط

شہید ہونے یا مدینہ منوّرہ میں وِصال پانے کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ط

(حصن حصین شریف صفحہ نمبر ۱۱۶)

غم اور بے چینی دُور کرنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں پس تو مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی مُجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرما اور میرے سب کام درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ابو داؤد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابنِ ابی شیبہ عن ابی بکرہؓ)

پریشانی سے نجات کی دُعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط

گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

نماز کی اہمیّت

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مبعوث ہُوئے تو توحید کے بعد سب سے پہلا جو حکم آپ کو ملا وہ نماز ہی کا تھا۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۙ اے چادر لپیٹنے والے اُٹھیے اور (لوگوں کو) ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔

اللہ جلّ شانہٗ کا یہ حکم ہی نماز کی بُنیاد ہے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ نماز تکمیل کے مدارج طے کرتی ہُوئی اس نقطہ پر پہنچ گئی جو رُوحانی معراج کی آخری سرحد ہے۔ قرآن پاک کی تصریح کے مطابق دُنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نے اپنی اُمت کو نماز کی تعلیم نہ دی ہو اور اس کی تاکید نہ کی ہو خصُوصاً ملّتِ ابراہیمیؑ میں تو اس کی حیثیت سب سے نمایاں ہے حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت لقمانؑ، حضرت مُوسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، ان سب جلیل القدر انبیا علیہم السّلام کے متعلق قرآن مجید نے بتایا ہے کہ یہ سب کے سب نماز پڑھتے تھے۔ اپنے اہل وعیال اور اپنی قوم کو نماز کا حکم دیتے تھے۔

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دُوسرے ارکان (روزہ، حج، زکوٰۃ) کا حکم زمین پر حضرت جبریلؑ امین کی وساطت سے نازل ہوا۔ مگر نماز جیسی اہم چیز کے لیے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش وکُرسی کے اُوپر اپنے محبُوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بُلا کر اس کا حکم فرمایا۔ پھر حضرت جبریل امینؑ نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور اُن کے اوقات کی تعلیم دی۔

نماز اسلام کا سب سے اہم واکرم فریضہ ہے۔ عبادات میں سب سے اشرف وافضل نماز ہی ہے۔ قرآن پاک میں تقریباً ۰۰ سے زائد مرتبہ نماز کی تعریف اس کی بجاآوری کی تاکید آئی ہے اور اس کے ادا کرنے میں سُستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کُفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔ یہ وہ فرض ہے جو اسلام کے ساتھ ساتھ پیدا ہوا، اس کی تکمیل

اس شبستانِ قُدس میں ہُوئی جس کو معراج کہتے ہیں۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ پ۲۱

اور نماز قائم کرو اور مُشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اس آیتِ مُبارکہ سے ایک تو توحید و ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ثابت ہُوئی اور دُوسری بات یہ معلوم ہُوئی کہ ترکِ نماز سے کُفر و شرک میں گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ جب دِل کی کیفیّت کو بیرونی اعمال کے ذریعے بڑھایا نہ جائے تو خود اس کی کیفیّت (ایمان) کے زائل ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حضُور پُر نُور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ہمیشہ خاص طور سے نماز پر زور دیا اور اس کے تارک کے متعلق شرک و کُفر کا ڈر ظاہر فرمایا۔

قرآن مجید کی روشنی میں نماز کا بیان

- ○ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔
- ○ لوگوں سے اچھا بولو اور نماز قائم کرو۔
- ○ جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہی جنّت میں عزّت پائیں گے۔
- ○ اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔
- ○ بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔
- ○ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی ہمیشہ پڑھ۔
- ○ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔
- ○ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں یہی ہیں سچے لوگ۔
- ○ جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یہی ہیں وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔
- ○ بے شک نجات پائیں گے وہ مومن جو اپنی نماز میں دِل لگانے والے ہیں۔
- ○ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں پس تمہارے دینی بھائی ہیں۔
- ○ بے شک جو تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ

کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے اُن کو دیا ہے راز داری سے اور علانیہ، وہ ایسی تجارت کے اُمید وار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔

- بے شک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف پہنچے تو سخت گھبرا جانے والا اور جب اسے دولت ملے تو حد درجہ بخیل سوائے ان نمازیوں کے جو اپنی نماز پر پابندی کرتے ہیں۔
- اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قُربانی کر۔
- ہلاکت ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

احادیث مُبارکہ کی روشنی میں نماز کا بیان

احادیث کی کتابوں میں نماز کے بارے میں بہت ہی تاکید اور بہت سے فضائل وارد ہُوئے ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ تبرکاً چند احادیث کا صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے اللہ جل شانہٗ نے میری اُمت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔
- نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔
- اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کرکے اوقات اور مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے، وہ مومن ہے۔
- نماز افضل جہاد ہے۔
- سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔
- جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنّت کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور اللہ جل شانہٗ کے اور اس نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں۔
- نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے (اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے تو پھر دروازہ کُھلتا ہی ہے)۔

○ نماز مومن کا نور ہے۔
○ بے نماز پر قبر تنگ کر دی جائے گی اور آخرت میں سختی سے حساب لیا جائے گا۔
○ اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔
○ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔
○ جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہیہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔
○ نماز مومنوں کی معراج ہے۔
○ اُٹھ نماز پڑھ، بے شک نماز میں شفا ہے۔
○ نماز جنّت کی کُنجی ہے۔
○ نماز دین کا ستون ہے جِس نے نماز چھوڑ دی اُس نے دین کا محل گرا دیا۔
○ ایمان اور کُفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔
○ اس دین میں بھلائی نہیں جِس میں نماز نہیں۔
○ جس شخص کے پاس نماز نہیں اس کا ایمان نہیں۔
○ جو نماز ضائع کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی کسی نیکی کی پروا نہ کرے گا۔
○ جس نے نماز ضائع کر دی اس کا حشر فرعون اور ھامان کے ساتھ ہو گا۔
○ بے نمازی کی عُمر میں برکت نہ ہو گی۔
○ صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے سے مٹا دی جائے گی۔
○ بے نمازی کی دُعا قبول نہیں ہو گی۔
○ بے نمازی جب مرے گا تو ذلیل ہو کر مرے گا۔
○ بے نمازی بھُوک اور پیاس کی حالت میں مرے گا۔ اُس کی پیاس نہ بجھے گی اگرچہ دریاؤں کا پانی اسے پلا دیا جائے۔
○ نماز کا مرتبہ دین میں ایسے ہے جیسے سَر کا درجہ بدن میں۔
○ نماز دِل کا نور ہے جو اپنے دِل کو نُورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعے) بنا لے۔

حق یہ ہے کہ نماز ایسی بڑی دولت ہے کہ اس کی قدر وہی کر سکتا ہے جِس کو اللہ جل شانہٗ نے اس کا مزہ چکھا دیا ہو۔ اسی دولت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

اپنی آنکھ کی ٹھنڈک اس میں فرمائی اور اسی لذّت کی وجہ سے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم رات کا اکثر حصّہ نماز ہی میں گزار دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وصال شریف کے موقع پر خصوصاً نماز کی وصیّت فرمائی اور اس کے اہتمام کی تاکید فرمائی۔

نماز کے بارے میں بزرگوں کے اقوال

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کُفر نہیں جانتے سوائے نماز کے۔ بہت سی ایسی حدیثیں موجود ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کُفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرات فاروقِ اعظم، عبدالرحمٰن بن عوف عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، معاذ بن جبل، ابوہریرہ، ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ بعض ائمہ کرام مثلاً امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، عبداللہ بن مُبارکؒ اور امام نخعیؒ کا بھی یہ ہی مسلک ہے۔ البتہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ و دیگر ائمہ کرام نیز کثیر صحابہ کرام تارکِ صلوٰۃ کی تکفیر نہیں کرتے۔ مگر یہ کیا کم ہے کہ کئی ایک جلیل القدر حضرات کے نزدیک تارک الصّلوٰۃ کافر ہے۔

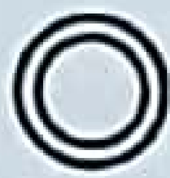
ہر مکلّف یعنی عاقل و بالغ پر نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیّت کا مُنکر کافر ہے۔ جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی ہو فاسق ہے۔

- حضرت امام اعظم رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے حتّٰی کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ جب کہ ائمہ ثلاثہ حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سُلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (دُرِّ مختار)
- حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو مُسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔
- حضرت سُلطان العارفین سُلطان باھُو رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے نماز سے

خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔

○ حضرت شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے نماز کو قرضہ نہ دو۔ جو شخص قرضِ خُداوندی کی پروا نہیں کرتا وہ تیرے قرض کی کیا پروا کرے گا۔

نماز خالص بدنی عبادت ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دُوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ بچّہ کی عمر جب سات سال ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب عمر دس برس ہو جائے تو سختی کے ساتھ نماز پڑھائی جائے۔





نماز مترجم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ایمانِ مفصّل اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر

وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَيۡرِهٖ وَشَرِّهٖ

اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ط

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر۔

ایمانِ مجمل اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسۡمَآئِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلۡتُ جَمِيۡعَ اَحۡكَامِهٖ اِقۡرَارٌۢ

اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا

بِاللِّسَانِ وَتَصۡدِيۡقٌۢ بِالۡقَلۡبِ ط

زبان سے اقرار ہے اور دِل سے یقین ہے۔

اسلام کے چھے (۶) کلمے

اوّل کلمہ طیّب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسُول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے بندے اور رسُول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ

پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ ۵

اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تمام تعریف ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے وہ مرے گا نہیں۔ عظمت اور بزرگی والا ہے۔

بِیَدِہِ الْخَیْرُ ؕ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً

سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر در پردہ یا کھلم کھلا

وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ

اور میں توبہ کرتا ہوں اُس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور

الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اُس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے

وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَا

اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک

بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ

بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) کی جس کا مجھے

بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ

علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے

وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ

اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ

اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں

وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ

اے رب اے پروردگار اس پوری پکار کے

التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور اُن کو مقام محمود

مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ

میں کھڑا کر جن کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت کے دن اُن کی شفاعت

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ؕ

سے بہرہ مند کر۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

نِيَّتِ نماز | اِنِّيۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِيَ لِلَّذِيۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

تحقیق میں نے متوجہ کیا مُنہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں

وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ؕ

اور زمینوں کو توحید کرنے والا ہو کر اور میں نہیں شریک لانے والوں میں سے۔

ثنا | سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ ؕ

اور تیری شان اُونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبُود نہیں۔

تعوّذ | اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردُود سے۔

تسمیہ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُورۃ فاتحہ | اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ لا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پرُوردگار ہے۔

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ لا مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ ط اِيَّاكَ

مہربان ہے رحم والا۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی

نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھا رستہ

الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۵

دِکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے اِنعام کیا،

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۧ اٰمِیۡنَ

نہ اُن لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہُوئے اور نہ گمراہوں کا۔ الٰہی قبول فرما۔

سُورۂ اخلاص

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ

آپ فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔

لَمۡ یَلِدۡ ۵ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

نہ اُس نے (کسی کو) جنا، اور نہ (کسی سے) جنا گیا۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تکبیر

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔

رکوع میں تین بار پڑھے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ ط

اللہ نے اُس بندے کی (بات) سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی۔

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ ط

اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تمام تعریف ہے۔

تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔

سجدہ میں تین بار پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالی شان۔

تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔

تشہد اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ

تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط

سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ○

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ حضرت مُحمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اس کے بندے اور رسُول ہیں۔

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

الٰہی حضرت مُحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت مُحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

رحمت بھیج جس طرح تُو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام)

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور حضرت محمد

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو جیسے برکت دی تُو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو اور حضرت ابراہیم

اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

(علیہ السلام) کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود کے بعد کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

اور میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار مجھ کو

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

دیگر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا

الٰہی میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے

وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً

اور صرف تُو ہی گناہوں کو بخش سکتا ہے پس اپنی خاص بخشش کے ساتھ

مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا رحم والا ہے۔

دیگر رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اے رب ہمارے دے ہمیں دُنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

دونوں طرف منہ پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔

دُعا بعد فرائض اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

الٰہی تُو سلامتی والا ہے اور تجھی سے

السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا

سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی رجُوع کرتی ہے اے ہمارے پرْوردگار

بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا

ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں ہم کو داخل کر اے ہمارے پرْوردگار تُو

وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ ۵

برکت والا ہے اور بُلند ہے اے صاحبِ عظمت اور بزرگی والے۔

نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار

پاک ہے اللہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار

اللہ بہت بڑا ہے

آیتُ الکرسی | اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے (کارخانۂ عالم کو)

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اِذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی)

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

سفارش کرے۔ جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ

جانتا ہے، اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ اور اُن کی حفاظت

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اس کو تھکاتی نہیں، اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔

دُعا بعد نماز | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا مُّسْتَقِيْمًا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمانِ مستقیم کا

وَّفَضْلًا دَآئِمًا وَّنَظْرًا رَّحْمَةً وَّعَقْلًا كَامِلًا
اور فضلِ دائم کا اور نظرِ رحمت کا اور عقلِ کامل کا

وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّقَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّتَوْفِيْقًا اِحْسَانًا
اور علم نافع کا اور دِل روشن کا اور اِحسان کی توفیق کا

وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا
اور عُمدہ صبر کا اور بڑے اَجر کا اور ذکر کرنے والی زبان کا

وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
اور بدن صبر کرنے والے کا اور رزق فراخ کا اور کوشش مشکُور کا

وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا
اور گناہِ مغفور کا اور عمل مقبُول کا اور دُعائے منظُور کا

وَّلِقَآءَ اللّٰهِ نَصِيْبًا وَّجَنَّةَ فِرْدَوْسًا وَّنَعِيْمًا
اور دیدار اللہ کے حصّے کا اور جنّتِ فردوس کا اور ہمیشہ کی

مُّقِيْمًا ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
نعمت کا ، اور خُدا کی رحمت اس کی تمام خلقت کے بہترین

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ
مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اور اُن کی اور اصحاب سب پر ، تیری رحمت کے ساتھ

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط
اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ۔

دعائے قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

الٰہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف

الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور

يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ

چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت

عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

تسبیح تراویح سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا

سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

پاک ہے وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت والا

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ

اور بڑائی اور دبدبے والا ، پاک ہے بادشاہ (حقیقی) زندہ ہے

الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا ۔ بہت ہی پاک (اور) بہت ہی مقدس ہمارا

وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط
پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار، الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے،

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط
اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے۔

روزہ رکھنے کی نیّت وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ
اور مَیں نے رمضان کے کل کے

شَھْرِ رَمَضَانَ ط
روزے کی نیّت کی۔

روزہ کھولنے کی نیّت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ
اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور

اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط
تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی رزق سے کھولا۔

بعد نماز فجر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ
پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اُس کے لیے پاک ہے اللہ

الْعَظِیْمِ ط ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط ۷ مرتبہ
بزرگی والا اے اللہ بچا مجھے آگ سے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ کی نیت اِس طریقہ سے کرنی چاہیئے :
چار تکبیر نماز جنازہ ، فرض کفایہ ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے ، درود واسطے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ، دُعا واسطے اِس حاضر میّت کے ، پیچھے اس امام کے ، مُنہ طرف کعبہ شریف کے ۔

پہلی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ بہت بڑا ہے ۔

ثنا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ
الٰہی (میں) تیری پاکی (کے ساتھ) اور تیری تعریف کے ساتھ (تجھے یاد کرتا ہوں) اور
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط
تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بُلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

دوسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ بہت بڑا ہے ۔

درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
الٰہی حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر
کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ
رحمت بھیج جس طرح تُو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا
عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تُو تعریف کیا گیا بزرگ ہے ۔

تیسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ
اللہ بہت بڑا ہے ۔

دُعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا
الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر

وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ؕ اَللّٰھُمَّ مَنْ
غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی

اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ
تُو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اُس کو اسلام پر زندہ رکھ ۔ اور ہم میں سے جس کو موت دے

مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ
اُس کو ایمان پر موت دے ۔

چوتھی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ
اللہ بہت بڑا ہے ۔

دونوں طرف منہ پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ؕ
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ۔

نابالغ لڑکے کیلیے دُعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ
الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اس کو ہمارے لیے اَجر

لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ؕ
(کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے ۔

نابالغ لڑکی کیلیے دعا | اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا
الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر

وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا
سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنادے

شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط
اور اس کو ہماری سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

جب مسجد میں داخل ہو | بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور صلوٰۃ و

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط
سلام ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

جب مسجد سے نکلے | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ط
اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں اور تیری رحمت۔



تسبیحات

صُبح کے وقت

(صُبح کے وقت)

- بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۳۰۰ بار، ۵۰۰ بار، ۱۰۰۰ بار یا کم از کم ۱۱۱ مرتبہ پڑھیں۔
- ہر وِرد کو شروع کرنے سے پہلے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ پھر اوّل و آخر دُرود خضری پانچ تسبیح یعنی ۵۰۰ مرتبہ یا ۱۰۰۱ مرتبہ لازم ہے۔

دُرود شریف یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ط

- سُورۃ اخلاص ۵۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ مرتبہ
- تیسرا کلمہ تمجید ۵۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ مرتبہ
- یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ۳۰۰ سے تین ہزار مرتبہ
- یَا وَدُودُ ۵۰۰ مرتبہ سے ۱۰۰۰ مرتبہ
- الحمد شریف ۴۱ مرتبہ یا ۷۵ مرتبہ
- اَستَغفِرُاللّٰہ ۱۱۱ مرتبہ
- سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمُ ط ۱۱۱ مرتبہ
- یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحمَتِكَ اَستَغِیثُ۔ ۱۱۱ مرتبہ
- لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنتَ سُبحٰنَكَ اِنِّی كُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ۔ ۵۰۰ مرتبہ
- رَبِّ اِنِّی مَغلُوبٌ فَانتَصِر۔ ۱۰۰۰ مرتبہ

آخر میں گزارش ہے کہ اُوپر لکھی ہوئی تعداد کے مطابق نہ پڑھ سکیں تو کم از کم ہر وِرد ۱۱۱ مرتبہ ضرور پڑھیں۔ یاد رہے کہ جو بھی وِرد شروع کر دیا جائے اس میں ناغہ

نہ کریں تاکہ اس اثرات و برکات سے آپ کی دینی و دُنیاوی مُرادات بر آئیں اور آپ دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہوں۔ ع

یقیں محکم ، عمل پیہم ، محبّت فاتحِ عالم

علاوہ ازیں

افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو آسمان سے سیدھا فیض اس شخص کے قلب پر آتا ہے۔

۱۔ تنویرِ قلب کے لیے پاسِ انفاس

جب سانس اندر داخل ہو تو اَللّٰہ تصوّر کرے، جب باہر آئے تو ھُوَ تصوّر کرے مگر زبان کو حرکت نہ دے۔ ہر وقت وضو بے وضو جاری رکھے۔

۲۔ ذِکرِ نفی و اثبات (مُبتدی کے لیے ذکر بالجہر)

رات کو آنکھیں بند کر کے زبان تالو سے لگائیں۔ سانس کو بقدرِ قوّت روک کر لَآ اِلٰہَ کہتے ہُوئے داہنے بازو تک سر کو لائیں اور اِلَّا اللّٰہ کی ضرب دل پر پُوری قوّت سے لگائیں اور آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑ دیں۔

۳۔ مراقبۂ اسمِ ذات

اسم ذات اَللّٰہ کو اپنے دِل پر تصوّر کریں۔ (طریقہ) آنکھیں بند کریں اور اپنے دِل کو تمام خیالات سے پاک کر کے تصورِ اسمِ ذات کریں۔

جب مراقبہ سے فارغ ہو تو یہ ذکر کرے:-

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (۱۱ مرتبہ)

- يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ گاہے بگاہے یہ پڑھتا رہے، پابندی ضروری نہیں ہے۔ اس کے ساتھ آیت اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ کبھی کبھی پڑھتا رہے۔
- اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط جب کوئی غم یا پریشانی لاحق ہو تو گاہے بگاہے یہ پڑھتا رہے، مجرب ہے۔
- اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِىْ رُشْدِىْ وَاَعِذْنِىْ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ۔
تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام پڑھتا رہے۔
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ط
دشمن کی شرارتوں سے بچنے کے اکثر اپنے ورد میں رکھے۔
- وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ط
گاہے گاہے بے تعداد پڑھتا رہے۔
- مقدمے، قرض، پریشانی، مصیبت یا آفت سے بچنے کے لیے ستائیس ۲۷ مرتبہ پڑھنے سے بہت فائدے ہیں۔

يَا خَالِصُ يَا مُخْلِصُ يَا خَلَّاصُ بِحَقِّ مِهْتَرْ خِضْرٍ وَ اِلْيَاسَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

عمل مجرّب واکسیر

روزانہ بعد نماز عشاء ۵۰۰ مرتبہ چالیس دن تک یہ عمل کریں، اوّل و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھیں ان شاء اللہ ہر جائز مراد بر آئے گی۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
بھلا کون پہنچا سکتا ہے بیکس کی پکار کو جب اسکو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی۔

مناصبِ اَولیاء اللہ

ابدال ، قطب ، غوث ، قیوم وغیرہ اولیاء اللہ کی خاص اصطلاحات ہیں۔ صوفیہ کی بعض اصطلاحات کی اصل تو خود قرآن وحدیث میں موجود ہے جیسے ابرار ، اخیار اور نقباء وغیرہ۔ علاّمہ سیوطی نے ان اصطلاحات پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ میں غوث اور قطب کی بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خُدا کے تین سو بندے مخلوق میں ہیں جن کے قلوب حضرت آدم علیہ السّلام کے قلب کی مانند ہیں۔ چالیس ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے قلب کی مانند ہیں۔ سات ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قلب کے سے ہیں۔ پانچ ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت جبرائیل علیہ السّلام کے قلب پر ہیں۔ تین ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السّلام کے قلب پر ہیں۔ اور ایک ایسا بندہ ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے قلب پر ہے۔

خطیب نے بذریعہ ابوبکر ابنِ ابی شیبہ حدیث کا اخراج کیا کہ میں نے کنانی سے سُنا کہ

نقباء تین سو ہیں
نجباء ستّر ہیں
ابدال چالیس ہیں
اخیار سات ہیں
قطب چار ہیں ــــــ اور
غوث ایک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس آدمیوں سے زمین خالی نہ رہے گی جو مثل خلیل اللہ کے ہیں۔ اِن کی وجہ سے تم پر بارش برسائی جاتے گی اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اُن کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا۔

پیدائش، رزق، مصائب کے دُور ہونے اور صحت و آرام کے حاصل ہونے کا تعلق قطب ابدال کے فیض کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور ایمان، ہدایت، نیک کاموں کی توفیق اور توبہ وغیرہ کا تعلق قطب ارشاد کے فیض کا نتیجہ ہے۔ اور قطبِ مدار کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی بقاء کا سبب بنایا ہے۔ اس کے وجُود کی برکت سے بقائے عَالم ہے۔

نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مصر، ابدال کا شام ہے۔ اخیار سیاح ہوتے ہیں۔ قطب زمین کے گوشوں میں ہوتے ہیں۔ جب مخلوق کو عددی مصیبت آجائے تو دُعا کے لیے نقباء ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اگر قبول نہ ہو تو نجباء، پھر اخیار، پھر قطب۔ اگر پھر بھی قبول نہ ہو تو غوث دُعا کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی دُعا قبول ہو جاتی ہے۔ وہ عارف جو قیُّوم کے منصب پر فائز ہو وہ وزیر کا حکم رکھتا ہے۔ غوث اس مُستجاب الدّعوات ہستی کے لیے بولا جاتا ہے جو اللہ سے دُعا کرتا ہے۔

کچھ لوگ پیدائشی ولی اللہ ہوتے ہیں، اُن کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہے اور دُنیا بھی ان سے واقف ہوتی ہے۔ بعض اللہ کے بندے اپنے منصب سے آگاہ ہونے کے باوجُود پوشیدہ رہتے ہیں اور دُنیا پر اپنا آپ ظاہر نہیں ہونے دیتے، جبکہ بعضوں سے دُنیا آگاہ ہوتی ہے لیکن وہ خود اپنے آپ سے واقف نہیں ہوتے۔

کچھ لوگ عامل سے کامل بنتے ہیں، جب کہ ایک طبقہ مجذوبوں کا ہے جو ہر وقت حالتِ جذب میں رہ کر اپنے حال میں مست رہتے ہیں۔ لوگوں سے اُن کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

واللہ اعلم بالصّواب

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی

(اقبالؒ)

یہ جاننا چاہیئے کہ سالک جب ظلماتِ جسمانی، تجلیاتِ رُوحانی اور سطواتِ نُورانی سے گزرتا ہے تو وجود قدم کے فرش پر جو سراپا نشاط اور بے رنگی سے رنگ نُما ہے قدم رکھتا ہے ان مراتب کے طے کرنے میں سالک کو دس منزلیں پیش آتی ہیں اور وہ دس منزلیں اس تفصیل سے ہیں۔

۱۔ بدایات ۲۔ ابواب ۳۔ معاملات ۴۔ اخلاق ۵۔ اصُول
۶۔ اودیۃ ۷۔ احوال ۸۔ ولایات ۹۔ حقائق ۱۰۔ نہایات

اور ہر ایک کے تحت میں دس دس منزلیں ہیں۔

۱۔ بدایات کی دس منزلیں

یقظہ (یعنی الفہم من اللہ تعالیٰ ۱۲)
توبہ
انابت[۱] تمام مقام (ای الرجوع الی اللہ ۱۲)
محاسبہ[۲] تفتیش

تفکر غور و فکر (ایسی تفتیش کرنا جس سے مقصُود مل جائے ۱۲)
تذکر (گم شُدہ کا پانا ۱۲)
فرار[۳] (غیر حق سے دُوری حاصل کرنا)

سماع[۴] سننا
ریاضت[۵] کوشش
اِعتصام[۶] اللہ کے دامن سے وابستہ ہونا

---

۱ اس کے معنی رجُوع اِلی اللہ کے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل توبہ خاص یعنی ہوائے نفسانی سے بری ہونا۔ دوسری توبہ خاصۃ الخاصہ یعنی ہوائے نفسانی سے بری ہو کر مقتضائے اسماء کی طرف متوجہ ہونا اس کو توبۃ المحققین بھی کہتے ہیں۔ تیسری توبہ خلاصۃ الخلاصہ یعنی مقضیات سے گزر کر احدیتِ جامعہ کی طرف میلان کرنا، اس کو توبۃ المنتہی بھی کہتے ہیں۔ ۱۲

۲ محاسبہ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے کمالات اور اپنے نقائص پر نظر ڈالے اور جو غالب ہوں اُن کا تدارک کرے مثلاً اگر کمالات زیادہ ہیں تو شکر کرے اور اگر نقائص زیادہ ہیں تو جبر نقصان کرے۔ ۱۲

۳ فرار کی تین قسمیں ہیں (۱) فرار العافیہ یعنی حیلوں وغیرہ سے بچ کر حقوق پر نظر رکھنا (۲) فرار الخاصہ یعنی حظوظِ نفس سے پرہیز کرنا (۳) فرار عن الشغل بالغیر یعنی غیر سے اعراض کرنا اور خُدا کی طرف متوجہ ہونا۔ ۱۲

۴ سماع کے معنی ہر شخص کا مقصُود خاص سے تنبیہہ حاصل کرنا ہے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ سماع دو قسم کا ہوتا ہے، ایک سماع عوام یعنی امتثالِ امر۔ دُوسرے سماع خواص اس کو مشہود الحق کہتے ہیں اور وہ بالحق، فی الحق، للحق اور من الحق ہوتا ہے۔ سماع بالحق اس شخص کا سماع ہے جو شہواتِ نفسانی سے بالکل مبرّا

باقی اگلے صفحہ پر

۲۔ ابواب کی دس منزلیں

حُزن — فوت شدہ کمالات پر افسوس کرنا
خوف — آئندہ آنیوالی مصیبت سے ڈرنا
اشفاق[۱]
خشوع — نفس کو ذلیل سمجھ کر وعید وغیرہ پر زاری کرنا

اخبات — آئندہ آنیوالے صدمہ سے ڈرنا
زُھد — تمام اشیاء سے رغبت اُٹھا دینا
ورع[۲]

تبتل[۳]
رجا[۴]
رغبت (سلوک الی اللہ میں تحقیق کرنا)

ہو اور اس میں کچھ شائبہ نہ رہے اور سماع فی الحق اس شخص کا سماع ہے جس کو ہر حال میں شہادت اور جمعیت کا مرتبہ حاصل ہو اور سماع للحق اس شخص کا سماع ہے جو مبدئیت پر نظر رکھتا ہو اور سماع من الحق ظاہر ہے یعنی خطابات کا سننا یا کلام الٰہی سُننا چنانچہ اہلِ حقیقت کا قول ہے : ولا اخلص سماع کلام اللہ تعالیٰ عن کل کائن وھو السمیع العلیم۔ ۱۲

۵ ریاضت یعنی مجاہدات سے اخلاقِ نفیسہ کی تہذیب کرنا۔ ۱۲

۶ اعتصام کے معنی مکروہات سے بچنا ہے۔ اعتصام عوام کا یہ ہے کہ طاعات کی محافظت کریں اور اعتصام خواص کا یہ ہے کہ ارادت کو قوی کریں اور اعتصام اخص کا یہ ہے کہ شہوات سے بچیں اور اعتصام اخص الاخص کا یہ ہے کہ حقوقِ رویت اور اثباتِ الوہیت کا خیال رکھیں۔

۱ یعنی ایسا خوف دلانا کہ جس میں زعم بھی پایا جاوے مثلاً اشفاقِ عوام یعنی عبادت میں کاہلی کرنے سے ڈرانا، منہیات کے ارتکاب سے روکنا۔ اشفاقِ مریدین یہ ہے کہ ان کو اوقات کی پابندی کے خلاف نہ ہونے دینا اور خواص کے لیے اشفاق نہیں ہے۔ ۱۲

۲ یعنی پابند شریعت ہونا اور جس شئے میں ذرا سا شبہ ہو ترک کر دینا۔ ۱۲

۳ تبتل کے معنی انقطاع کے ہیں۔ تبتل عوام یہ ہے کہ حظوظِ ناس سے انقطاع کلی کرے، تبتل مریدین یہ ہے کہ حظوظِ نفس انقطاع کریں، تبتل واصلین یہ ہے کہ ماسوائے اللہ سے انقطاع کلی کرے۔ ۱۲

۴ یعنی حصولِ مقصد میں طمع کرنا، رجاء لعامیہ یہ ہے کہ مجازۃ میں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی میں طمع کرتے ہیں، رجاء ارباب ریاضت یہ ہے کہ تصفیۂ قلب میں طمع کرتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ معاملات کی دس منزلیں

رہبت
حد سے تجاوز کرنے سے ڈرنا
مراقبہ[۱] حربت[۲] اخلاص[۳]

تہذیب[۴]
استقامت
مقصود پر استقلال کرنا
توکل
یعنی تمام امور کو ان کے مالک پر چھوڑ دینا

تفویض[۵] ثقہ[۶] تسلیم[۷]

۴۔ اخلاق کی دس منزلیں

صبر[۸] شکر[۹] رضا[۱۰] حیا[۱۱] صدق[۱۲] ایثار[۱۳]

۱؎ یعنی کمال توجہ کے ساتھ مقصود کا ہمیشہ ملاحظہ کرنا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں، عام لوگوں کا مراقبہ یہ ہے کہ اپنے فرائض کا دھیان رکھیں اور مراقبہ مریدوں کا یہ ہے کہ حضورِ قلب سے رب کے سامنے موجود رہیں غیر حاضر نہ ہوں، واصلین کا مراقبہ یہ ہے کہ اللہ پر جمعیت اور اطمینان رکھیں۔ نیز جاننا چاہیئے کہ مراقبہ کا مفہوم منحصر نہیں بلکہ ہر مطلوب و مقصود کا مراقبہ ہوسکتا ہے جیسے اذکار وغیرہ۔ ہم کو ہمارے مخدوم شیخ العالم قدوۃ السالکین علاءُ الدین علی بن نصیر القریشی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مراقبہ پہنچا ہے جس کی کثرت سے قلب چاند کی طرح چمکنے لگتا ہے اور روشن معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

۲؎ یعنی اغیار کی زق زق سے بھاگنا، عامیوں کے لیے اتباعِ شہوت سے بھاگنا، خواص کے لیے مرادات سے بھاگنا، اخص کے لیے رسوم وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ ۱۲

۳؎ اخلاص کے معنی اپنے اعمال کا تصفیہ کرنا ہے۔ ۴؎ تہذیب یعنی نفس کی اصلاح۔ نیز تہذیب خدمت یہ ہے کہ اس کے اداب پر نظر رکھے، تہذیبِ حال یہ ہے کہ احتیاج کو سرے سے اُٹھا دے، تہذیب التحقیق یہ ہے کہ غیر اللہ کو نہ دیکھے۔ ۱۲ ۵؎ یعنی تمام امور کو خُدا پر سونپ دینا۔ ۱۲

۶؎ ثقہ یعنی بندہ کا خُدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنا اور تحقیق معنی یہ ہیں کہ ثقہ وہ ہے جو خُدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور قضا و قدر سے مُنہ نہ پھیرے۔ ۷؎ یعنی بندہ کا ہر حال میں اپنا نفس خُدا کو سونپ دینا اور اپنی عقل کو دخل نہ دینا۔ ۱۲ ۸؎ صبر یعنی اوامر و نواہی کے لیے نفس کا روک رکھنا۔

باقی اگلے صفحہ پر

خُلق[1] تواضع قنوت انبساط

فروتنی کرنا — انسان کے عدم شہود کا نام ہے — خُدا کی خوشی میں اپنی خوشی سمجھنا

۵۔ اصُول کی دس منزلیں

قصد — خُدا کی طرف توجہ کرنا
عزم — خُدا کی طرف ارادہ کرنا
ارادت

ادب[2] یقین[3] انس ذکر[4]

انس — خُدا سے محبت رکھنا

فقر — تمام احتیاج کو خدا پر چھوڑ دینا
غنا — ماسوی اللہ سے استغنائی کرنا
مُراد — خُدا کی طرف سے حسبِ خواہش ملنا

پچھلے صفحہ سے آگے

۹۔ شُکر یعنی بلوغ نعمت پر خدا کی تعریف کرنا اور اہلِ تحقیق کے نزدیک شکر کے مواقع یہ ہیں:
اوّل شُکر تخلیق پر، پھر ہدایت پر، پھر توقد پر، پھر تائید پر، پھر ادائے حقوق میں، پھر مرتبۂ تحقیق کے پہنچنے پر۔

۱۰۔ رضا یعنی تمام توقعات میں بندہ کا خُدا کی مرضی پر راضی رہنا اور اس کا ثمرہ یہ ہے کہ خُدا راضی ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ حیا یعنی اوامر و نواہی کو فروتنی کے ساتھ قبول کرنا اور بجالانا اور نواہی سے بچنا۔

۱۲۔ صدق یعنی اقوال و افعال و احوال میں حق سے موافقت کرنا۔

۱۳۔ ایثار یعنی غیر کو اپنے نفس سے مقدم رکھنا اور شریعت کا ایثار یہ ہے کہ گناہ نہ کرے اور طریقت کا ایثار یہ ہے کہ ارادۃً اللہ کے آگے اپنے ارادہ کو مفقود تصور کرے۔ حقیقت کا ایثار یہ ہے کہ ایثار کو ایثار نہ سمجھے۔

۱۔ خلق یعنی انسان کا مکارمِ اخلاق سے متصف ہونا۔

۲۔ ادب یعنی افراط و تفریط سے باز رہنا۔ ادب مع الحق یہ ہے کہ خدمت میں تقصیر نہ کرے اور ادب مع الخلق یہ ہے کہ ادائے حقوق میں ادنیٰ اور اعلیٰ کو برابر سمجھے۔

۳۔ یقین یعنی اطمینان بالغیب حاصل کرنا، اس کی تین قسمیں ہیں اگر یہ اطمینان قوتِ دلیل سے ہوا ہے تو علم الیقین[1] ہے اور اگر شہود عقل وجدانی کے سبب سے جو ہر شے میں ساری ہے آنکھ سے دیکھا ہے عین الیقین[2] اور اگر تجلیات صفاتیہ ظاہر ہو کر تجلی ذات ظاہر ہوتی ہے تو یہ حق الیقین[3] ہے۔

۴۔ ذکر وہ ہے جس سے قربت حاصل ہوتی ہے اور حجاب دُور ہوتے ہیں۔ ہمارے شیخ عارف سید السادات محمدؐ بن یوسف حسُینی فرماتے ہیں کہ بقاءِ نفوس ذکرِ قلب پر موقوف ہے اور مراقبہ سے قلب کو استقرار کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ شئے ہے جس سے انسان، اللہ جل شانہٗ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے اور کلام الٰہی کی تجلّی اس پر ظاہر ہوتی ہے اور کشف ارواح و قبور حاصل ہوتا ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

۶۔ اودیہ کی دس منزلیں

اِحسان — ھوان تعبد اللہ کانک تراہ
علم — ظہُور العین بالعین
حکمۃ — اسرارِ اشیاء سے واقف ہونا
بصیرت — قوت باطن سے آنکھ کی طرح دیکھنا

فراست — امورِ غائبہ سمجھ لینا
تعظیم — عظمتِ حق کا پہچاننا
الھام — علمِ ربانی ہے جو قلب میں القا ہوتا ہے
سکینہ — اطمینانِ نفس

طمانیۃ (قلب کا قرار) **ھمّت** (دِل کو کسل و کاہلی سے خالی کرنا مشاہدۂ حق کی طرف ترقی کرنا)

۷۔ احوال کی دس منزلیں

محبّت — محبت ایک ایسا تعلق ہے جس میں محبُوب پر جان قربان کرتے ہیں اور اسکی ماسوا سے اعراض ہوتا ہے۔
غیرت — یعنی ماسوائے محبُوب سے رنج ہونا

شوق — دل میں محبتِ محبُوب کی ہوائیں چلنا
قلق — شوق کا آنکھوں سے نکال لینا
عطش — محبتِ محبُوب کے غلبہ سے ایک اضطراب ہونا۔

وجد — دل میں عشق محبُوب پانا
دھش — بندہ کو جلالِ الٰہی سے حیرت ہونا
ھیمان — تمام تصرفات کا بحرِ ازل میں ڈوب جانا

بدوق — انوارِ الٰہی کا دِل میں آنا
ذوق[1]

۸۔ ولایت کی دس منزلیں

حظ — لطف ، خوشی
وقت — غلبۃ الاحوال علی العبد
صفا — دل کا کدورت سے صاف ہونا
سرود — رُوئے محبُوب دیکھ کر خوشی ہونا

سر — ہو شہود کل شئ من الحق
نفس — یعنی مایقوم بہ الروح
غربت — طلب مقصود میں وطن چھوٹنا
غرق — دریائے قلب میں ڈوبنا

پچھلے صفحہ سے آگے

اور سینہ کے احوال اور دُنیا کے وقائع سے خبردار ہو جاتا ہے۔

[1] ذوق یعنی مبادی تجلیات جن سے علائق و عوائق سے دل خالی ہو جاتا ہے۔

غیبت غیر موجودگی
یعنی عدم الشہود بما یجری من الاحوال

تمکین طاقت، مرتبہ
ہر مقام میں بہت ٹھہرنا

۹۔ حقائق کی دس منزلیں

مکاشفہ
صفات کا بواسطہ ظاہر ہونا

مشاہدہ
صفات کا بلا مظہر ظاہر ہونا

معائنہ
صفات کا بلا خصوصیۃ ظاہر ہونا

حیات[۱]

قبض[۲]

بسط
یعنی انشراح القلب فی الذات

سُکر
احساس کا مفقود ہونا

صحو
یعنی رجوع الی الاحساس

اتصال ملاپ
امداد الٰہی کا پے در پے آنا

انفصال جُدا ہونا۔ طے پانا
رویت اتصالی کا ساقط ہونا

۱۰۔ نہایات کی دس منزلیں

معرفت
بندہ کا عین ذات کو محیط ہونا

فنا
زوالِ شہود بعینہٖ

بقا
اللہ تعالےٰ کو ہر شے میں قائم دیکھنا
یہ مقام ارباب تمکین کا ہے۔

تحقیق
خُدا کا دیکھنا ہر شے میں علم سے

تلبیس[۳]

وجود
ہر مشہود سے مقصود پانا

تجرید[۴]
تنہائی

۱ے حیات یعنی صفات کا باعیانہا و اوصافہا ظاہر ہونا اس طرح کہ کوئی وصف عین سے محتجب نہ رہے۔ ۱۲

۲ے یعنی قلب کو مکرُوہات ظاہریہ سے مضطرب ہونا، اگر مشاہدہ یا معائنہ میں حضرت جلال سے ہے تو قبض ہے اور مشاہدات سے ہے تو بسط ہے۔ ۱۲

۳ے تلبیس یعنی ذاتِ اقدس کا عالم میں ملتبس ہوجانا اس رتبہ میں اہلِ تمکین ہی ثابت قدم رہتے ہیں ذات جس مظہر میں ظاہر ہو جس صُورت میں متجلی ہو وہ اس کو تمیز کر لیتے ہیں۔ ۱۲

۴ے تجرید خالی ہونا خالی کرنا جیسے عقل کی تجرید ماسوائے اللہ کو نہ دیکھنا، تجرید سلوک کی ماسوائے اللہ کا خطرہ دل میں نہ آنے دینا۔ ۱۲

تفرید　　　جمع[1]　　　توحید[2]

یعنی شہود الحق اور وہ مجمل کا دیکھنا ہے اسکی تفصیل میں

ہر کہ خواند جوہر شطار را　　　مُفت یابد گوہر اسرار را



1۔ جمع یعنی مجمل کا اس کی تفصیل میں اور تفصیل کا جمع میں دیکھنا اور کبھی جمع سے رویتِ حق کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی مشغولی کو بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جمع کے معنی یہ ہیں کہ شہود باری تعالیٰ اپنے ماسوا سے اور جمع کا اطلاق کبھی جمع الجمع پر بھی آتا ہے اور استہلاک فی اللہ اور شہود الحق علی الخلق اور شہود الوحدۃ فی الکثرۃ اور بالعکس پر اطلاق آتا ہے اور اس کو جمع الفرق و الفراق بھی کہتے ہیں اور بعضوں نے اس کی یہ تعریف کی ہے : الجمع ھو الرجوع عن التفرقۃ المخالفۃ یعنی تفرِ مخالف سے رجوع کرنے کا نام جمع ہے پس خواص کی جمع یہ ہے کہ خواطر متفرقہ کو جمع کریں اور اخص کی جمع یہ ہے کہ تمام تفرقوں کو ایک نُورِ عین سے دیکھیں اور خاصۃ الخاصۃ کی جمع یہ ہے کہ عین واحد توحید سے رویۃ باری کا مشاہدہ کریں۔ ۱۲

2۔ توحید یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتقاد کرنا پس توحیدِ عامہ خلائق کی یہ ہے کہ کہیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اور توحید خاصہ کی یہ ہے کہ شہود میں کسی کو خُدا کے برابر نہ سمجھیں اور توحید خاصۃ الخاصہ کی یہ ہے کہ ذات واحد کو بلا کثرت کے مشاہدہ کریں اور یہی شہود محققین بالوحدانیہ کا ہے اور توحید افعال کی یہ ہے کہ تمام افعال کو واحد حقیقی کی طرف سے سمجھے اور توحید صفات کی یہ کہ تمام صفتوں کو اس ذات کے مقابلہ میں صفت واحد خیال کرے اور توحیدِ ذات یہ ہے کہ سوائے اس ذاتِ واحد کے کسی شئے کو ساری اور متجلی نہ سمجھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ○

خبردار اللہ کے ذِکر سے ہی دِلوں کا سکُون ہے۔ (القرآن)



چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سِرِّ حق بر ما بخند

اسمِ ذات کے قطعہ مُبارک کو اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (شرقپور شریف) نے خود ترتیب دے کر اپنے دستِ مُبارک سے نقش و نگار سے مزیّن فرمایا ہے۔

سات دنوں کے وظائف

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا

ہفتہ کے دن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سو بار پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

اتوار کے دن یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہزار بار پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

سوموار کے دن بھی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم ہزار بار پڑھنے سے روزی بڑھے۔

منگل کے دن صَلَّیٰ اللّٰهُ عَلَی النَّبِی وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمُ ہزار بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائے۔

بُدھ کے دن اَسْتَغْفَار ہزار بار پڑھنے سے قبر کے عذاب سے محفوظ رہے۔

جُمعرات کے دن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُ الْمُبِیْن ہزار بار پڑھنے سے ایمان سے مالا مال ہو جائے۔

جُمعہ کے دن اَللّٰه ھُوْ سو مرتبہ پڑھنے سے تنگی دور ہو جاتی ہے۔

بندۂ ناچیز کو قادری اور نقش بندی سلسلہ کی باقاعدہ طور پر اجازتِ بیعت حاصل ہے۔ نیز بزرگانِ دین کی مجالس کا شرف یافتہ اور ان کی نظرِ شفقت کا فیض خوردہ ہے۔

پیر اصغر علی شاہ صاحب علی پور سیّداں والے جو کہ قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب آف پیلے گجراں شریف کے پیر و مرشد ہیں۔ جناب پیر کبیر الدین صاحب آف چُورا شریف، میاں علی محمد صاحب بسی شریف والے۔ قبلہ پیر منظور شاہ صاحب ساہی وال والوں کے مرشد پاک۔ پیرانِ عظام آف فتح پور شریف اور کھوہ پاک شریف اور ان کی اولاد۔ قبلہ جناب پیر فیض احمد، پیر قندھاری آف فیض آباد متصل تاندلیانوالہ، حضرت کرمانوالے سرکار کے صاحب زادے محمد علی شاہ صاحب، حکیم صوفی مستقیم آف قطروال۔ صاحبزادہ قبلہ سائیں محمد انوار حسین قادری صاحب سجادہ نشین چک نمبر 414 گ ب جلّو آنہ شریف، حضرت شیر محمد شرقپور شریف والوں کے مزار پُر انوار پر حاضری ہوئی اور ان سے روحانی فیض حاصل ہوا۔

کئی ایک صاحبِ مزار بزرگوں سے عالمِ رویا اور ظاہری حالت میں اور دیگر کئی مجذوب بزرگوں ابدال اور بڑے بزرگوں سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ ہزاروں واقعات ہیں جن کا تذکرہ مناسب نہیں۔

مخاطب اند کے نازک مزاج است
سُخن کم گو کہ کم گفتن رواج است

آپ کی دُعاؤں کا طالب
خادم الفقراء صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ
یوسفی قادری نقشبندی چشتی (سویڈن)

نام کتاب : ریاض الوظائف معہ ریاض السلوک

(نئے اضافے کے ساتھ)

مئولف ومرتب : صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ (سویڈن)

تعداد، اشاعت : (1000) 2011ء

اہتمامِ اشاعت : پسران : محمد نواز خان، محمد یوسف خان، محمد علی خان
محمد حسن خان، محمد حسین خان، محمد ابرار خان

کمپوزنگ، ڈیزائننگ :RBN ایڈورٹائزنگ

0321-5197297

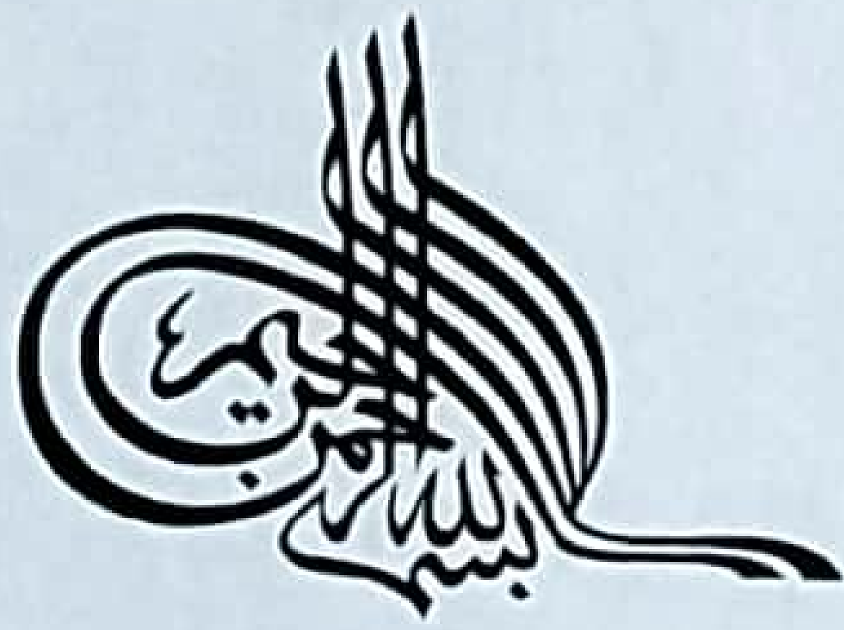
برائے رابطہ: بلوچ ہاؤس کینال روڈ نزد پل بنگلہ تحصیل
تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ پاکستان

SANG VAGEN 52.2.TR

177 36 JARFALLA SWEDEN

موبائل(0341-7649725)(0301-7338148)

(0046-858032519)(0305-4537813)



رِیاض السّلوک

توبہ و استغفار

توبہ اور اسکے مُتعلقات کے بیان میں

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عبید ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت آدمؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار! تو نے مجھ پر ابلیس کو مسلط کر دیا۔ میں تیری مدد کے بغیر اس پر قابو نہیں پا سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے ہر بچے کے ساتھ ایک محافظ پیدا کر دوں گا جو اسے شیطان اور دیگر ساتھیوں سے بچائے گا۔ عرض کی الٰہی کچھ مزید عطا فرما۔ فرمایا۔ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوگا اور نیکی میں اضافہ کروں گا اور برائی کا گناہ برائی جتنا ہی ہوگا اور برائی کو مٹاؤں گا عرض کی: الٰہی اور کچھ مزید عطا فرما۔ فرمایا جب تک روح کا جسم سے رشتہ برقرار رہے گا توبہ قبول کرتا رہوں گا۔ عرض کی اے پالنہار! اور عطا فرما۔ فرمایا میرے ان بندوں سے کہہ دو جو خود پر ظلم کر بیٹھیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دے گا بے شک وہ مغفرت فرمانے والا رحم فرمانے والا

ہے (الزمر)۔

حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ: درست توبہ کی نشانی یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو پہچانے اور بہتر عمل کی علامت یہ ہے کہ خود بینی کا نشہ اُتار پھینکے اور بہتر شکر یہ ہے کہ اپنی کوتاہیوں پہ نظر رکھے۔

حضرت رابعہؒ فرماتی تھیں کہ ہمارے استغفار کو بہت سارے استغفار کی ضرورت ہے یعنی انسان زبان سے استغفار کرے اور نیت دوبارہ گناہ کرنے کی ہو تو اس کی توبہ تو جھوٹوں والی ہے۔ یہ توبہ نہیں توبہ تو یہ ہے کہ انسان زبان سے مغفرت مانگے اور دل میں نیت کرے کہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا۔ یوں توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑے سے بڑے گناہ کو بھی معاف فرما دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے تجاوز فرمانے والا اور اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت مجاہد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح یا شام کو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے انسان کو ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہیے اور پانچوں نمازوں کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کو گناہ صغیرہ سے پاک ہونے کا ذریعہ بتایا ہے۔

....

......دعا......

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ (م) ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھے راستے پر قائم رکھ۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جب میں سرکارِ دو عالم ﷺ سے کوئی بات سنتا تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق مجھے اس سے نفع عطا فرماتا اور اگر کوئی اور شخص مجھے بات بیان کرتا تو میں اس سے حلف لیتا۔ جب وہ حلف اٹھالیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ مجھے یارِ غار و مزار حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب کسی آدمی سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخش دے گا (سنن ابی داؤد۔ جامع الترمذی۔ ابن ماجہ۔ مسند امام احمد) پھر یہ آیت کریمہ پڑھی جو شخص برائی کر بیٹھے یا ظلم، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ کو مغفرت فرمانے والا پائے گا۔ (النساء) حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو راندۂ درگاہ کیا تو وہ کہنے لگا مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم میں اولادِ آدمؑ کے ساتھ مرتے دم

تک چمٹا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم میں اپنے بندے کی موت کے غرغرہ تک توبہ قبول کروں گا۔ (مسند امام احمد رقم الحدیث) یاد رہے کہ جس طرح عبادت کیلئے پہلا قدم طہارت ہے اسی طرح سالکان راہِ حقیقت کیلئے پہلا قدم **توبہ** ہے۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کی جانب ستر یا چالیس سالہ مسافت کی چوڑائی والا دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا ہی رہے گا کبھی بند نہ ہو گا۔ جامع الترمذی رقم الحدیث۔ مسند امام احمد)

حضرت فقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر عقل مند انسان کو اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اسے پتہ ہونا چاہیے کہ زندہ انسان سے زنا کرنا مردہ سے زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اسے خالص دل سے توبہ کرنا چاہیے کیونکہ نوجوان کی حقیقی توبہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور توبہ گناہ کے مطابق کرنی چاہیے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود بھی اس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں سے اس کے برے اعمال ختم کروا دیتا ہے۔ اس کے

اعضاء سے بھی اور اس زمین سے بھی جہاں گناہ کیا تھا۔ اسی طرح آسمان میں اس جگہ سے بھی ختم کروا دیتا ہے تاکہ قیامت والے دن کوئی بھی چیز اس کے گناہ کے متعلق بول نہ سکے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(ابنِ ماجہ رقم الحدیث)۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے عرض کی کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے فرمایا: توبہ کرلو اور پھر گناہ نہ کرنا۔ عرض کی: اگر توبہ کی پھر ہو گیا تو؟ فرمایا: پھر توبہ کرو اور گناہ نہ کرو، عرض کی کب تک ایسا ہوگا؟ فرمایا اس وقت تک کہ شیطان ذلیل وخوار ہو جائے۔ اور آپ ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جوانی میں توبہ کرنے سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں نیز فرمایا: توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے گناہ کیا ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (الآیۃ) ترجمہ: اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور طہارت میں رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(توبہ کے لفظی معنی ہیں لوٹنا۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس

ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تم کو لے جائے اور گناہ کرنے والی قوم لائے۔ جو گناہ کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے اللہ ان کو بخشے۔ (روایت کیا صحیح مسلم شریف) مشکوۃ شریف جلد اول)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ دو عالم ﷺ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ نامۂ اعمال تین قسم کے ہونگے۔ ایک جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا دوسرا جسے بخش دے گا تیسرا جس سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا۔ جس کو نہیں بخشے گا وہ شرک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے "اس کا ٹھکانہ جہنم ہے" (المائدۃ:۷۲) جس کو معاف فرما دے گا تو انسان کا وہ ظلم ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے (مسند امام احمد، رقم الحدیث)

......حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ......

فرماتے ہیں کہ میں نے بہت کتابیں پڑھیں لیکن اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا اس شعر سے ہوا

جب میں نے محبوب سے کہا کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے تو اس نے جواب دیا

کہ تیرا وجود ہی وہ گناہ ہے جس کے برابر کوئی گناہ نہیں جب عاشق کا محبوب کے سامنے وجود میں ہونا ہی وہ گناہ ہے تو باقی صفات کا کیا ذکر۔

اقسامِ توبہ: توبہ کی تین اقسام ہیں (1) گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف رجوع کرنا (2) ایک نیکی چھوڑ کر اس سے بہتر نیکی کی طرف رجوع کرنا (3) خودی چھوڑ کر حق تعالیٰ سے واصل ہونا۔

دوسرا سبب !

استغفار کرنا ایک حدیث میں ہے آنخضرت ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے خالق و مالک کی قسم اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمھیں لے جائے گا اور ایسی قوم کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے میرے رب میں نے گناہ کیا تو مجھے بخش دے۔ اس کا رب فرماتا ہے میرا بندہ خوب جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر وہ بندہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے ٹھہرتا ہے۔ اور پھر (دوبارہ) گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب میں نے دوسرا گناہ کیا پس

مجھے بخش دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ خوب جانتا ہے کہ بے شک اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان پر گرفت بھی کرتا ہے (پس) میں نے اپنے بندے (کے گناہ) کو بخش دیا۔

استغفار کے معنی مغفرت و بخشش مانگنا، معافی مانگنا ہیں یہ دُعا و سوال کی جنس سے ہے اور اکثر و بیشتر توبہ کے ساتھ آتا ہے استغفار کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے لیکن انسان کبھی توبہ کرتا ہے اور دعا نہیں مانگتا اور کبھی دعا مانگتا ہے توبہ نہیں کرتا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت سے نقل کرتے ہیں۔ یعنی حدیثِ قُدسی ہے کہ کسی بندے نے کوئی گناہ کیا اور شرمسار ہو کر کہا: اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا تو مجھے بخش دے۔ تو اس کے رب نے فرشتوں سے مخاطب ہو کر کہا کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اسے گناہ پر پکڑتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا پھر وہ گناہ سے باز رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر گناہ کر بیٹھا اس نے پھر کہا اے میرے رب مجھ سے دوسرا گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اسے گناہ پر پکڑتا ہے میں

نے اس کی وجہ سے میرے بندے کو بخش دیا پھر وہ گناہ سے باز رہا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پس اسے چاہئے جو چاہے کرے توبہ تمام برائیوں اور گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور توبہ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے کسی کو اور بخشتا ہے اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا وہ بہک کر دور جا پڑا۔

......ندامت کے اسباب......

توبہ کی طرح ندامت کے بھی تین اسباب ہیں ایک یہ کہ جب سزا کا خوف طاری ہوتا ہے تو بدکاری سے دل غمگین ہوتا ہے اور ندامت ہوتی ہے (دوم) یہ کہ نعمت کا خیال دل میں آتا ہے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ گناہ کی وجہ سے نعمت نہیں ملے گی جس سے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

(سوم) خداوند تعالیٰ سے شرم لاحق ہوتی ہے اور گناہ سے انسان پشیمان ہوتا ہے۔

دعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ (حصن حصین شریف)

ترجمہ: یا اللہ میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے میں نے جو زیادتی کی اور میرے وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (معاف کر دے) تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے (یعنی نیکیوں کی توفیق اور رحمت سے دور رکھنا تیرے اختیار میں ہے) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

......اقوالِ توبہ......

(1) توبہ کے لفظی معنی لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں توبہ کا یہ مفہوم ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ترک کر کے اطاعت کی طرف لوٹے اور اطاعت یہ ہے کہ انسان اپنی عملی زندگی میں احکاماتِ الٰہیہ جو ہمارے سامنے شریعتِ اسلامیہ کی صورت میں موجود ہیں کی تعمیل کرے اور نافرمانی ترک کرے۔

(2) توبہ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا زینہ ہے توبہ حُبِ الٰہی کی کُنجی ہے توبہ روح کی آواز ہے توبہ شوریدہ دِل کا ساز ہے توبہ عاشقوں کے دلوں کا سوز ہے جو درِ الٰہی پر جھکا دیتا ہے توبہ لَا اِلٰہَ کا راز ہے توبہ گوہرِ نایاب ہے جو محبّ اور محبوب کے درمیانی حجابوں کو اُٹھا دیتا ہے

(توبہ) ندامت کی وہ آتش ہے جو دامن کے داغ جلا کر خاکستر کر دیتی ہے توبہ دردمندوں کا فسانہ ہے توبہ پژمردہ لوگوں کیلئے خبرِ بہار ہے توبہ ایمان کی تروتازگی ہے توبہ نادانیوں کی تلافی ہے توبہ جرموں کا تریاق ہے توبہ ظلمت کدہ سے نکلنے کا نقارہ ہے۔ توبہ سکونِ قلب ہے۔ توبہ وہ دروازہ ہے جس میں داخل ہونے سے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مردود دشمن کی بجائے محبوب دوست اور دوزخ کی بجائے جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ جو توبہ کر گیا اسے بڑا نفع ہوا توبہ اصل میں گناہ نہ کرنے کا میثاق ہے اور انسان اللہ تعالیٰ سے عقد کرتا ہے یعنی سابقہ گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرتا ہے اور آئندہ گناہ ترک کرنے کا عزم کرتا ہے۔

(3) توبہ بڑا اہم موضوع ہے۔ لہٰذا اس موضوع پر علم حاصل کر کے اللہ کے حضور سچی توبہ کرنا ہر شخص کیلئے از حد ضروری ہے۔ اے غافل انسان ہوش میں آ، وقت غنیمت جان، ماضی کو بھول جا، آج کو دیکھ، ہوسکتا ہے کل تیرے لئے نہ آئے جو کچھ کرنا ہے آج کر ابھی وقت ہے توبہ کر لے رحمتِ ایزدی جوش میں ہے چھپ چھپ کر گناہ کرنے والے چھپ کے ہی معافی مانگ۔ سر کو اللہ کے حضور

جھکا دے گڑ گڑا کر معافی مانگ ۔ جیسا کہ مانگنے کا حق ہے تیرے ندامت کے آنسو تیرے دھبوں کو دھو ڈالیں گے مت بھُول کہ تو انتہائی آلودہ ہے عقل سے کام لے ابھی کچھ وقت بابِ توبہ بند ہونے کو ہے ۔ غلام وہی بہتر ہے جس کا مالک اس پر راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل اس میں تیری خیر ہے ۔ اگر تو عزت و توقیر چاہتا ہے تو توبہ کو دل اور زبان پر رکھ ۔ تیرے ضمیر میں گندگی ہے اسے اللہ کے پاک نام سے صاف کر ۔ توبہ تیرے سب گناہوں کو کھا جائے گی جب جسم اور جان کا رشتہ ٹوٹ جائے گا ۔توبہ زندگی کے رخ کو موڑ کر سیدھے راستے پر استوار کر دیتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی قربت اور بُلند مقام حاصل ہوا انہیں دروازے سے گزرنا پڑا اور انہیں دل و زبان سے "اللہ میری توبہ" کہنا پڑا جس نے توبہ کر لی وہ دین و دنیا میں اللہ کی رحمت سے نوازا گیا ۔

(4) توبہ دین و دنیا میں فلاح اور آخرت میں حصولِ نجات کا پہلا قدم اور آخری سہارا ہے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ انسان اللہ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں پر معافی مانگتا

رہے انسان معصیت کی طرف لانے والی خواہشات پر آمادہ کرنے والے دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اس لیے انتہائی احتیاط کے باوجود انسان سے قصداً غیرارادی طور پر کتنے ہی گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں لٰہذا جو شخص اللہ عزوجل اور آنخضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اور وہ خواہشاتِ نفسانی، بدی اور شر میں بہک جانے کے بعد خیر و نیکی اور راہِ راست پر واپس آنا چاہے اور نیک تن اور پورے خلوص کیساتھ اللہَ جَلَّ شَانُہٗ کی رضامندی حاصل کرنے اور اطاعت وفرمانبرداری کا راستہ اختیار کرنے کا پختہ عزم رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس کریمانہ پیش کش اور مہلت کا پورا فائدہ اُٹھائے اور نئی پاکیزہ زندگی کی ابتداء توبہٗ واستغفار سے کرے کیونکہ حصولِ نجات اور استقامت ایمان کا پہلا قدم ہے۔

(5) سچی توبہ (تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوبَۃً نَّصُوحاً) (بعض الآیۃ) سورۃ التوبہ

ترجمہ: یعنی اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔ مؤمنین کو توبہٗ نصوح کرنے کا حکم دیا گیا ہے نصوح خلوص وسچائی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے توبۂ نصوح کے بارے میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے۔ کہ انہوں نے آپ نبی کریم ﷺ سے توبہ کے بارے میں

دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرا اور آئندہ اس فعل کا کبھی ارتکاب نہ کر حضرت علیؓ نے سچی توبہ کیلئے چھ چیزیں ضروری قرار دی ہیں۔

(1) جو کچھ ہو چکا ہو اس پر نادم ہو۔

(2) اپنے جن فرائض سے غفلت برتی ہو ان کو ادا کرو۔ (3) جس کا حق مارا ہو اس کا حق ادا کرو۔ (4) جس کو تکلیف پہنچائی ہو اس سے معافی مانگو۔ (5) آئندہ اعادہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرلو۔ (6) اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں اتنا محو کرلو جس طرح کہ تم نے ابتک اسے معصیت کا خوگر بنائے رکھا ہے اور اس کو اطاعت کی تلخی کا مزا چکھاؤ جس طرح ابتک تم اس کو معصیتوں کی جلاوت کا مزا چکھاتے رہے ہو صرف زبان سے توبہ کرنا اور استغفر اللہ عادتاً کہتے رہنا بھی توبہ کیلئے مفید ہے لیکن زبان کیساتھ دل سے توبہ کرنا فائدہ مند ہے اپنے کیے ہوئے گناہ پر شرمندہ ہونا اور افسوس کرنا سچی توبہ ءو استغفار ہے اسلئے حضور پاک ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ ’’الندم توبة ‘‘یعنی نادم ہونا ہی توبہ ہے۔ ہمیں بھی دل سے سچی توبہ کرنی چاہئے کیا پتہ کہ کب

زندگی کی گاڑی رک جائے اور پھر ہمیں یہ وقت کبھی نہ ملے گا۔

(ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما کر اس پر ثابت قدم بھی رکھے آمین کیونکہ توبہ پر قائم رہنا توبہ کرنے سے مشکل ہے۔)

مغفرت کا خزانہ

دعا: قُل یٰعِبَادِیَ الَّذِینَ اَسرَفُوا عَلٰی اَنفُسِهِم لَا تَقنَطُوا مِن رَّحمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا اِنَّهٗ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِیمُ

ترجمہ: اے میرے محبوب ﷺ میری طرف سے میرے بندوں کو کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر حد سے زیادہ تجاوز کیا ہے نہ آس توڑیں یعنی ناامید نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ بخشتا ہے سب گناہ وہ پاک ذات ہے معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں!

میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ ہے ان سب سے یہ آیت محبوب تر ہے۔ غفور کے معنی بڑے بڑے گناہوں کو ڈھانپنے والا اور رحیم کے معنی ہیں بڑی بڑی سختیوں کا دُور کردینے والا ہے۔

......حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)......

سے منقول ہے کہ حضور پُرنور ﷺ نے وحشی بن حرب جو کہ قاتل سیدنا حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تھا اس کو پیغام بھیجا کہ اسلام قبول کر لے۔ تب وحشی نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ تو مجھے اسلام کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ فرمان بھی آپ کا ہے کہ جس نے قتل کیا یا شرک کیا یا زِنا کیا تو وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اور یہ سب بُرے کام مجھ سے ہوئے ہیں تو کیا میرے لئیے کوئی بہتری کی صورت ہے تب یہ آیت نازل ہوئی ۔

آیت: اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ عَمِلاً صَالِحاً فَاوُلٰئِكَ يُبَدِّ لُ اللّٰهُ سَيِّاٰءَ تِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرَالرَّحِيْمْ

ترجمہ: یعنی جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیئے پس یہ اُن لوگوں کیلئے ہے کہ اللہ بدل دیتا ہے ان کی برائیوں کو حسنات سے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تب وحشی نے کہا کہ یہ شرط ہے کہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیئے یہ سخت شرط ہے شائد ان باتوں میں مجھ سے پھر قصور ہو جائے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

آیت: اِنَّ اللّٰہَ لا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرِکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

ترجمہ: یعنی بلاشبہ اللہ شرک کو نہیں بخشے گا ان کے سوا ہر چیز کو یعنی ہر گناہ کو بخش دے گا جس کیلئے اللہ چاہے گا۔ پھر وحشی نے کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت کو اپنے چاہنے پر موقوف رکھا ہے۔ میں کیا جانوں کہ مجھے بخشے یا نہ بخشے۔

تب یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت: قُلْ یٰا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ.

ترجمہ: جب وحشی نے اس آیت کو سُنا اور سمجھا تو کہنے لگا اب میرا کام بن گیا ہے۔ فوراً اسلام لے آیا۔ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ)

...... دعا ......

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ اگر تو ہم کو نہ بخشے تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

....

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی

اس کو بھی ضرور پڑھیے

﴿مَناصِبِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ﴾

(صوفیاء کی اصطلاحات احادیث سے ماخوذ ھیں)

اولیاء اللہ کے مختلف مناصب کے متعلق عام ذہنوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور جن کے خلاف "بدعت" کا نام لے کر نفرت پھیلائی جاتی ہے۔ انہیں دور کرنے کے لیے ذخیرۂ احادیث میں سے چند شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ "ابو نعیم نے حلیہ میں ذکر کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر زمانہ میں پانچ سو خیار ہوں گے اور چالیس ابدال ان دونوں میں کمی نہ ہوگی، ان میں سے جو فوت ہوگا، ان پانچ سو میں سے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو ان چالیس میں داخل کردے گا۔ (2)۔ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت ہے کہ اس امت میں ابدال تیس ہوں گے جن کے قلب حضرت ابراہیم

خلیل اللہ کے قلوب پر ہوں گے۔ ان میں سے جو فوت ہوگا اللہ اس کی جگہ دوسرا ابدل دے گا۔

(3)۔حدیث طبرانی۔ میری امت میں تیس ابدال ہوں گے، ان کے سبب سے زمین قائم رہے گی ان کی وجہ سے بارش نازل کی جائے گی اور ان کی وجہ سے مدد دی جائے گی۔

(4)۔ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں، ان کے سبب سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے تمہیں دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے، اور ان کے سبب سے اہل زمین سے تکالیف اور مصائب دور کئے جاتے ہیں۔ ابدال اہلِ شام میں ہوں گے، ان کی وجہ سے تمہیں مدد دی جائے گی اور تمہیں رزق دیا جائے گا۔

......غوث اور قطب......

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کے تین سو بندے مخلوق میں ہیں جن کے قلوب حضرت آدم علیہ السلام کے قلب کی مانند ہیں۔ چالیس ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب کی مانند ہیں۔ سات

ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت ابراھیم علیہ السلام کے قلب کے سے ہیں پانچ ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔

تین ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں ۔اور ایک ایسا بندہ ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے " حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ چالیس آدمیوں سے زمین خالی نہ رہے گی جو مثل خلیل اللہؑ کے ہیں تو ان کی وجہ سے تم پر بارش برسائی جائیگی ، اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائیگی ، اور ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائیگا۔ مجمع الزوائد میں ہے کہ اسکے اسناد حسن ہیں۔

پیدائش ، رزق ، مصائب کے دور ہونے اور صحت و آرام کے حاصل ہونے کا تعلق قطبِ ابدال کے فیض کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور ایمان ، ہدایت ، نیک کاموں کی توفیق اور توبہ وغیرہ کا تعلق قطب ارشاد کے فیض کا نتیجہ ہے اور قطب مدار کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بقاء کا سبب بنایا ہے اس کے وجود کی برکت سے بقائے عالم ہے۔

نقباء کا مسکن مغرب ، نجباء کا مصر ، ابدال کا شام ہے۔ اخیار سیاح ہوتے ہیں قطب زمین کے گوشوں میں ہوتے ہیں۔ جب

مخلوق کو عدووی مصیبت آجائے تو دعا کے لیے نقباء ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اگر قبول نہ ہو تو نجباء، پھر اخیار، پھر قطب، اگر پھر بھی قبول نہ ہو تو غوث دعا کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے حتیٰ کہ اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے وہ عارف جو قیوم کے منصب پر فائز ہو وہ وزیر کا حکم رکھتا ہے۔ غوث اس مستجاب الدعوات ہستی کے لیے بولا جاتا ہے جو اللہ سے دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

کچھ لوگ پیدائشی ولی اللہ ہوتے ہیں، ان کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہے اور دنیا بھی ان سے واقف ہوتی ہے۔ بعض اللہ کے بندے اپنے منصب سے آگاہ ہونے کے باوجود پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور دنیا پر اپنا آپ ظاہر نہیں ہونے دیتے جبکہ بعضوں سے دنیا آگاہ ہوتی ہے لیکن وہ خود اپنے آپ سے واقف نہیں ہوتے۔ بعضوں کے نزدیک سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا ہے اور اِن سلوک کی منازل میں مشکلیں بھی پیدا ہوتی ہیں جیسا کہا جاتا ہے کچھ لوگوں کو ان حالتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ذلت، قلت، اور علت۔

کچھ لوگ عامل سے کامل بنتے ہیں جب کہ ایک طبقہ مجذوبوں کا ہے جو ہر وقت حالتِ جذب میں رہ کر اپنے حال میں مست رہتا ہے

لوگوں سے اس کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ایک گروہ ملامتیوں کا بھی ہے۔

ربوبیت: پرورشِ عالم جو بواسطہ ظہورِ اسماء عمل میں آوے۔ چونکہ ظہورِ اسماء کا تعلق واحدیت سے ہے ربوبیت کا ظہور بھی واحدیت ہی سے متعلق ہوا۔

رجال اللہ:۔مردانِ خدا۔

ترجمہ: وہ مردان (خدا جنھیں تجارت و (خریدو) فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ (سورۃ النور: ۲۴: ۳۷)

ان کا وجود آدم علیہ السّلام کے زمانہ سے لے کر نبی آخر الزّماں ﷺ کے زمانے تک اور آنخضرت ﷺ سے لے کر ظہورِ مہدی علیہ السّلام اور نزولِ عیسےٰ علیہ السلام تک رہا اور رہے گا۔ قیامِ کائنات کا دارومدار ان پر ہے۔عبدورب کے درمیان فیض رسانی کا یہ ذریعہ ہوتے ہیں۔ امورِ تکوینی کے انصرام اور تصرفات کونیہ کی قدرت سے حق تعالیٰ ان کو مشرف فرماتا ہے۔ ان کی برکات سے نزولِ باران اور سرسبزی نباتات اور بقائے انواع حیوانات اور آبادی شہر و قصبات اور تقلبِ احوال اور تحولِ اقبال وادبارِ سلاطین اور انقلابِ حالاتِ اغنیاء ومساکین اور ترقی وتنزلِ ا

صاغر و اکابر اور اجتماع و تفرّق جنودِ عساکر اور رفع بلا اور دفعِ وبا وغیرہ امورظہور پذیر ہوتے ہیں جس طرح حق تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ اس کی مقتضی ہے کہ آفتاب کو نورعطا فرماتا ہے اور اس آفتاب سے عالم کو روشن کرتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ غیبُ الغیب سے ایک نور اِن حضرات پر نازل فرماتا ہے۔ پھر اس نور کو اصلاحِ عالم اور نظامِ بنی آدم کا وسیلہ بناتا ہے۔

یہ حضرات دو اقسام پر منقسم ہیں۔

(اولیاء ظاہرین اور اولیاء مستورین)

اولیاء ظاہرین کے سپرد خدمتِ ہدایت خلق ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ خدمتِ ہدایت ان کو اپنے اظہار پر مجبور کرتی ہے۔

اولیاء مستورین کے سپرد انصرامِ امور تکوینی ہوتا ہے۔ اور یہ اغیار کی نگاہ سے مستور رہتے ہیں۔ یہ صاحب خدمت ہوتے ہیں۔ اور امورِ انتظامی کے انصرام کے لیے ضرورتِ اظہار سے مستغنی ہیں انھیں رجال الغیب اور مردانِ غیب کہتے ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے قدم بہ قدم چل کر عالم شہادت سے اس گیب کی جانب منتقل ہو گئے ہیں جسے مستوی الرحمٰن کہتے ہیں۔ وہ نہ

پہچانے جاتے ہیں نہ ان کا وصف بیان کیا جا سکتا ہے حالانکہ وہ انسان ہیں ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو صرف اپنے ہی ٹھکانوں میں پائے جاتے ہیں ۔ عالم احساس میں جس انسان کی صورت چاہیں اختیار کر لیتے ہیں ۔ لوگوں کو مغیّبات کی خبر دیتے ہیں اور پوشیدہ امور ظاہر کرتے ہیں ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں ۔ جو تمام عالم میں پھرتے ہیں لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں ۔ پھر غائب ہو جاتے ہیں ۔ ان سے باتیں کرتے ہیں اور انھیں جواب دیتے ہیں ۔ جنگل پہاڑ اور نہروں کے کنارے بستے ہیں ۔ لیکن ان میں سے جو قوی تر ہیں شہروں میں بستے ہیں ۔ صفاتِ بَشری کو اپنے اوپر اوڑھے لپیٹے رہتے ہیں ۔ اچھے اچھے مکانوں میں رہتے ہیں ۔ بیاہ شادی کرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں ۔ بیمار پڑتے ہیں ۔ علاج کرتے ہیں ۔ اولاد و اسباب ، اموال و املاک رکھتے ہیں لوگ ان سے حسد بھی کرتے ہیں دشمنی بھی برتتے ہیں ۔ انھیں ایذا بھی پہنچاتے ہیں ۔ مگر حق تعالیٰ ان کے حسن احوال اور کمالاتِ باطنی کو اغیار کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے ۔ رجال اللہ ظاہرین ہوں یا مستورین بارہ اقسام میں منقسم ہیں :

(1 ۔ اقطاب) (2 ۔ غوث) (3 ۔ امامان) (4 ۔ اوتاد)

(5 ابدال) (6۔ اخیار) (7۔ ابرار) (8۔ نُقباء)

(9۔ نُجباء) (10۔ عمد) (11۔ مکتوبان) (12۔ مفردان)

1۔ اقطاب:۔ ہر زمانہء میں تمام دُنیا میں سب سے بڑا قطب ایک ہوتا ہے، جسے قطبِ عالم یا قطبِ کبریٰ یا قطبِ ارشاد یا قطبِ مدار یا قطب الاقطاب یا قطبِ جہان یا جہانگیر عالم کے ناموں سے پکارتے ہیں۔ عالم سفلی علوی میں اس کا تصرف ہوتا ہے اور سارا عالم اسی کے فیض کی برکت سے قائم رہتا ہے۔ اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہو جاتا ہے۔ قطبِ عالم حق تعالیٰ سے براہ راست اور بلا واسطہ فیض حاصل کرتا ہے اور اس فیض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے بڑی عمر پاتا ہے نورِ خاصہء کی برکت سے ہر سمت میں دیکھتا ہے۔ خواہ آنکھیں اس کی کھلی ہوں یا بند، ماتحت اقطاب کے تقرر و تنزل و ترقی کا اختیار رکھتا ہے۔ ولی کو معزول و مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ خود ولایتِ شمسی رکھتا ہے برعکس قطبِ ابدال کے جس کی ولایت قمری ہوتی ہے۔ قطبِ عالم مظہر تجلی اسم رحمٰن ہے اور آنحضرت ﷺ مظہر خاص تجلی الوہیت ہیں۔ قطبِ عالم سالک ہوتا ہے اور اس کی ترقی جاری رہتی ہے ترقی کرتے کرتے وہ مقامِ فردانیت تک پہنچ جاتا ہے۔ جسے محبوبیت بھی کہتے ہیں۔ جمیع رجال اللہ کے باطن میں اور نام ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ قطبِ عالم کا نام عبداللہ ہوتا ہے۔

1۔ اقطاب:۔ کے بھی بے شمار انواع ہیں۔ جو سب قطبِ عالم کے ماتحت ہوتے ہیں۔ مثلاً قطبِ ابدال۔ قطبِ اقالیم۔ قطبِ ولایت وغیرہ۔ ہر نوع کا ایک جدا قطب ہوتا ہے۔ مثلاً قطبِ زہاد۔ قطبِ عباد۔ قطبِ عرفان۔ قطبِ متوکلان۔ ہر مقام اور ہر شہر اور ہر قصبہ

اور ہر گاؤں کا ایک قطب ہوتا ہے جو اسکی محافظت کرتا ہے۔ وہ بستی مومنوں سے آباد ہو خواہ کافروں سے ۔ مومنوں کی پرورش تجلی اسمِ ہادی کے تحت میں ہوتی ہے۔ اور کافروں کی پرورش اسمِ مفصل کے تحت میں اور یہ دونوں اسم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں ۔

(2) غوث :۔ بعض بزرگوں کے نزدیک قطب اور غوث ایک ہی چیز ہیں ۔مگر بقول حضرت محی الدین ابن عربیؒ قطب الاقطاب اور غوث جدا ہیں ۔بعض کے نزدیک قطبیت اور غوثیہ دو جداگانہ منصب ہیں جو ایک ہی شخص میں مجتمع ہو سکتے ہیں ۔قطبیت کے اعتبار سے اسے قطب الاقطاب اور غوثیت کے اعتبار سے غوث کہتے ہیں ۔

(3) امان :۔ قطب الاقطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں ۔جنھیں امان کہتے ہیں ۔ایک اس کے داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے جس کا نام عبدالملک ہے اور دوسرا بائیں ہاتھ پر ہوتا ہے جس کا نام عبدالرب ہے ۔ داہنے ہاتھ والا قطب مدار سے فیض حاصل کرتا ہے ۔اور عالم علوی پر اس کا افاضہ کرتا ہے ۔ بائیں ہاتھ والا قطب مدار سے فیض حاصل کر کے عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے ۔ لیکن بائیں ہاتھ والے کا مرتبہ داہنے ہاتھ والے سے بلند تر ہے ۔ جب قطب الاقطاب کی جگہ خالی ہوتی ہے تو بائیں ہاتھ والے کو ملتی ہے اور دائیں ہاتھ والا بائیں ہاتھ والی کی جگہ آ جاتا ہے ۔ عالم کون وفساد میں انتظام رکھنا زیادہ مشکل ہے بہ نسبت عالمِ علوی کے اس لیے بائیں ہاتھ کا وزیر زیادہ قوی اور تجربہ کار رکھا جاتا ہے ۔

(4) اوتاد :۔ چار ہوتے ہیں اور عالم چاروں کھونٹ پر ان میں سے ایک ایک متعین ہوتا ہے ۔ ایک مغرب میں ہوتا ہے جس کا نام عبدالودود ہوتا ہے ۔ دوسرا مشرق میں جس کا نام عبدالرحمٰن ہے ۔ تیسرا جنوب میں جس کا نام عبدالرحیم ہے ۔ چوتھا شمال میں جس کا نام عبدالقدوس ہے ۔ قیام عالم میں ان سے میخوں کا کام لیا جاتا ہے ۔ اور یہ بمنزلہ پہاڑ کے

ہوتے ہیں جن سے زمین کی سرسبزی بھی مقصود ہے اور قیام بھی اور سکون بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں (النبا ۷۸:۶،۷)

(5) ابدال :۔ انھیں بدلاء بھی کہتے ہیں یہ سات ہوتے ہیں اور سات اقالیم پر متعین ہوتے ہیں۔ ان کا مشرب سات انبیاء علیہم السّلام کے مشرب پر ہوتا ہے۔ ان کا کام مدد معنوی اور عاجزوں کی فریادرسی ہے۔ یہ سات ابدال حسبِ ذیل ہیں

(1) ابدالِ اقلیم اول ۔ بر قلبِ ابراہیم علیہ السلام ۔ نام عبدالحیؒ

(2)۔ ------دوم ---------موسیٰ علیہ السلام --عبدالعلیم

(3)۔ -----سوم ------ ہارون علیہ السلام -- عبدالمرید

(4)۔ ---چہارم------- ادریس علیہ السلام --عبدالقادر

(5)۔ -----پنجم-----یوسف علیہ السلام -- عبدالقاہر

(6) ------ ششم-------عیسیٰ علیہ السلام --عبدالسمیع

(7) ------- ہفتم--------آدم علیہ السلام --عبدالبصیر

ان سات ابدالوں میں سے عبدالقادر اور عبدالقاہر وہ ہیں جنھیں اس ملک یا اس قوم پر مسلط کیا جاتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ قہر نازل فرماتا ہے۔ اور یہی ذریعہ مقہوری بنتے ہیں ان سات ابدالوں میں سے قطبِ اقلیم بھی کہتے ہیں۔

علاوہ متذکرہ بالا کے پانچ ابدال اور بھی ہوتے ہیں جو یمن میں رہتے ہیں اور جنھیں قطبِ ولایت کہتے ہیں قطبِ عالم کا فیض قطبِ اقالیم پر اور قطبِ اقالیم کا فیض قطبِ ولایت پر اور قطبِ ولایت کا فیض جملہ اولیاء پر وارد ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں تین سو پچاس (۳۵۰) ابدال اور بھی ہوتے ہیں۔ جن میں سے تین سے (۳۰۰) قلبِ آدم علیہ السلام پر ہیں۔ بقول میر سید محمد جعفر مکیؒ یہ تین سو پچاس نہیں بلکہ چار سو ابدال ہیں جو مختلف انبیاءؑ کے مشرب پر ہوتے ہیں۔ اور مختلف خدمات جن کی تفویض میں رہتی ہیں۔

6۔ اخیار:۔ متذکرہ بالا ابدال میں سے سات ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں۔ انھیں اخیار کہتے ہیں اور نام ان سب کا حسین ہے۔

7۔ ابرار:۔ ان ہی میں سے چالیس ابدال ابرار کہلاتے ہیں۔

8۔ نقباء:۔ یہ سب تین سو ہیں۔ اور نام ان سب کا علی ہے۔

9۔ نجباء:۔ ستر ہیں۔ نام ان کا حسن ہے۔ مصر میں رہتے ہیں۔

10۔ عمد:۔ چار ہیں۔ نام ان کا محمد ﷺ زوایائے ارض میں رہتے ہیں۔

11۔ مکتوبان: یہ لوگ چار ہزار ہوتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو پہنچانتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو نہیں پہچانتے ایسے لباس میں ہوتے ہیں کہ اغیار نہیں پہچان سکتے۔

12۔ مفردان:۔ افراد کو کہتے ہیں جب قطب عالم ترقی کرتا ہے تو فرد ہو جاتا ہے فردانیت میں پہنچ کر وہ تصرفات سے کنارہ کش ہو جات ہے قطبِ مدار عرش سے ثریٰ تک متصرف ہوتا ہے۔ اور فرد متحقق ہوتا ہے تصرف اور تحق میں بڑا فرق ہے۔ قطبِ مدار وعلی الدّوام تجلی صفات میں رہتا ہے۔ فرد تجلی ذات میں قطب مدار خاص ہے اور فرد اخص۔ فردانیت مقام انبساط وموانست ہے اور یہاں آ کر مراد باقی نہیں رہتی۔ بعض اولیاء کو تجلی افعالی ہوتی ہے۔ بعض کو تجلیِ اسمائی۔ بعض کو تجلیِ آثاری۔ بعج مقام صحو میں ہوتے ہیں۔ بعض مقام سُکر میں۔ اور بعض دونوں میں۔ مقاماتِ اولیاء اللہ خارج از حد وحصر ہیں۔ مگر اہلِ

فردانیت ان جملہ مقامات سے برتر ہیں۔ تنزل کی تو ایک حد ہوتی ہے۔ مگر عروج و ترقی کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ افراد جب مزید ترقی کر کے فردانیت میں کامل ہو جاتے ہیں۔ محبوبیت کا مرتبہ پاتے ہیں۔ پھر محبوبیت میں بھی بعض مقبولانِ بارگاہِ الٰہی ایک خاص امتیازی شان سے نوازے جاتے ہیں۔ جیسے حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانیؓ اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ چنانچہ صاحب بحر المعانی لکھتے ہیں کہ:۔

"روزے ایں فقیر در کشتی دریائے نیلِ مصر با حضرت خضر علیہ السلام مصاحب بود۔ سخن درمیان شاہدان لایزالی می رفت" خضر علیہ السلام میفرمود کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت شیخ نظام الدین بدایونی در مقام معشوقی بودند و امثال ایشاں دیگرے نہ رسید۔

رُخ۔ رو:۔ ذاتِ حق۔ تجلیاتِ محض۔ ذاتِ حق تعالیٰ باعتبارِ ظہور کثرتِ اسمائی و صفاتی۔ ظہورِ تجلی جمالی۔ بعض کے نزدیک رخ سے مراد تفصیلِ اسماء یعنی واحدیت ہے۔

رو سے کبھی تنویرات و تجلیات الٰہی کی جانب کبھی کشفِ انوار ایمان اور فتح ابوابِ عرفان اور کبھی جمالِ حقیقت پر سے رفع حجابات کی جانب اشارہ ہوتا ہے مرآتِ تجلیات۔ بقاء بالحق

رُخسار:۔ اس سے کبھی حقیق جامعہ اور کبھی واحدانیت کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔

رُخسار ایک طرح سے صورتِ انسانی کا خلاصہ ہے رخسار کو بدن سے وہ نسبت ہے۔ جو فاتحہ الکتار کو کتاب کے ساتھ ہے۔ فاتحہ الکتاب خلاصہ ہے قرآن کا۔ اور مشتمل ہے جمیع آیات قرآنی پر۔ فاتحہ الکتاب کا ایک نام سبع مثانی بھی ہے۔ کیونکہ وہ سات آیات کا مجموعہ ہے۔ حق تعالیٰ کے بھی مرتبہ عین اور مرتبہ علم میں سات اعتبارات کلی ہیں۔ جنھیں صفاتِ سبعہ ذاتیہ بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ حیات، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، کلام، ذات حق کا اشتمال جملہ معانی اسماء و صفات پر وارد ہوتا ہے۔ اور یہ صفات سبعہ ذاتیہ بمنزلہ امہات

الصّفات کے ہیں۔ان امہاتُ الصّفات یعنی اس سبع مثانی کا ہر حرف معانی اور معرفت اور اسرار کا ایک ایک بحر ناپیدا کنارہ ہے مثل وجہ الٰہی کے جواز روئے ذات کے جملہ تجلیات اور بے انتہا علوم و معارت و اسرار پر حاوی ہے اور غیب وشہادت کے بحرِ ذخائر میں مخفی ہے۔

بحر کی تہ میں غواصوں کے لیے موتی ہوتے ہیں اور سطح پر دیکھنے والوں کے لئے آبِ شفاف عارضِ زیبا بھی مثل آبِ شفاف کے تہ میں غواصوں کے لئے حقائق و معارف کے شمار بیش بہا موتی ہیں۔جس طرح عرش پانی پر تھا اس چمکدار سطح آبی پر بھی ایک خط ہے جو اعلیٰ اور اسفل اور سپیدی اور سیاہی غرضیکہ ہر چیز پر حاوی۔اس خط کو قلب کہتے ہیں اور یہ عالم ارواح کی چیز ہے۔انوار ایمان کے انکشاف کو بھی کبھی عارض اور کبھی خد سے کنایہ کرتے ہیں زلف و عارض سے کبھی کُفر و ایمان کی جانب کنایہ کیا جاتا ہے۔کبھی جلال و جمال کی جانب کبھی کثرت و وحدت کی جانب۔زلف میں کثرت تعینات کی تاریکی و درازی ہے اور عارض میں وحدت کی چمکدار جامعیتِ نور و ظلمتِ صوری و معنوی۔دن اور رات۔ابرو آفتاب موحد و زندیق۔مومن و کافر۔خوف و رجا۔قبض و بسط۔یہ سب کنارے زلف و عارض یا رخ و زلف میں موجود ہیں۔رِدا:۔سالک میں صفاتِ حق کا ظہور۔یا صفاتِ حق میں سالک کا ظہور۔

رسم:۔ہر وہ عبادت جو بلا نیتِ تقرب حق ادا کی جائے۔اور رسماً و عادتاً عمل میں آئے ایک رسمِ بے سود ہے نہ کہ عبادت مفید رسم سے کبھی خلق اور صفات خلق بھی مراد ہوتی ہے۔

رشحات:۔لغوی معنی قطرات کے ہے۔تصوف کی کتابوں میں اس سے اشارہ ان علوم و فیوض و معارف و دقائق و حقائق کی جانب ہوتا ہے جن کا تقاطر عالم قدس سے سالک کے قلب پر ہوتا رہتا ہے۔

رضا:۔اللہ تعالیٰ پر اعتماد کُلی رکھنا اور اس کے ہر برتاؤ سے خوش رہنا۔اس کا ادنےٰ مرتبہ

صبر ہے اور اعلیٰ مرتبہ تسلیم۔

رفتن : عالم علوی سے عالم سفلی کی جانب منتقل ہونا۔

رفرفِ اعلیٰ :۔مکانتِ الٰہیہ۔

رقیب :۔نفسِ امارہ اور حواس خمسہ ظاہری و باطنی اور ہر وہ چیز جو محبّ و محبوب کے درمیان رخنہ اندازی کے درپے رہے۔

رقیقہ :۔علم طریقت وسلوک وہ چیز جس سے سالک کا دل رقیق ہو۔ کثافاتِ نفس میں اس کے کمی ہو صفائی قلب میں اضافہ ہو۔ لطافت روح میں ترقی ہو ہر وہ چیز از قسم علوم و اعمال و اخلاق حسنہ و مقامات رفعیہ جو طالب و مطلوب کے درمیان واسطہ بنے اور طالب کو مطلوب تک پہنچنے میں مدد ملے۔ محدثین نے کتب احادیث میں ان احادیث کو جوان جملہ انواع رقائق پر مشتمل ہیں کتاب الرقائق ہی کے تحت میں جمع کیا ہے۔

رنج و راحت : اوامر ونواہی امور جو موافق ارادہ دلی یا خواہش دلی کے پیش آویں۔

رند :۔ جو طاعت میں اعمال سے قطع نظر کرتا ہے۔ یا جو رموز و حقائق کو بے پردہ اور برملا بیان کر دیتا ہے۔

روح :۔(ترجمہ) اور وہ لوگ تجھ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہدے کہ روح امر ربی سے ہے اور نہیں دیا گیا تم کو علم سے مگر تھوڑا (حصہ) (بنی اسرائیل : ۱۷:۸۵)

یہاں علم کا لفظ عام ہے یعنی روح کے علاوہ بھی کسی اور چیز اور قسم کا علم جو تم کو دیا گیا ہے وہ تھوڑا ہے۔ اس قلب علم کی تخصیص صرف روح ہی کے ساتھ نہیں۔ روح ایک ایسی چیز ہے جس کے جسم میں آنے سے جسم زندہ ہو جاتا ہے اور جس کے جسم سے نکل جانے سے جسم کو موت آجاتی ہے حرکت حیات کا سبب قریبی یہی روح ہے۔ ہر چیز میں روح جاری اور ساری

ہے جو روح نباتات کی حیات کو قائم رکھتی ہے اس سے وہ روحِ ارفع ہے جو حیوانات کی حیات کو قائم رکھتی ہے اور اس روح سے وہ روح ارفع و اعلیٰ ہے جو حیاتِ انسانی کو قائم رکھتی ہے۔ حیات انسانی کو قائم رکھنے والی روح تین اجزاء سے مرکب ہے ان میں سے ہر جز و پر روح کا لفظ بولا جاتا ہے یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ حیات انسانی کے قیام میں تین مختلف اقسام کی روحانیتیں ممد و معاون ہوتی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(1) روحِ حیوانی: ۔وہ ہوائے لطیف ہے جو عناسر کے بخاراتِ لطیف سے متعدد ہضموں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم میں قبولیت حیات کی صلاحیت پیدا کر کے اس میں حس و حرکت پیدا کر دیتی ہے یہ گوشت و استخوان میں اس طرح سرایت کیے ہوئے ہے جس طرح آگ کوئلہ میں۔ اسی کے سبب سے روحِ اصلی کو بدن سے علاقہ ہے اور اسی کی مفارقت سے بدن مر جاتا ہے کیونکہ روحِ حیوانی ہی کے قلب سے بے تعلق ہو جانے کا نام موت ہے۔ اس بے تعلقی سے انسان کی وہ کیفیت ہو جاتی ہے جو درخت کی جڑیں کاٹ دینے کے بعد درخت کی ہو جاتی ہے کہ اس کا تغذیہ بند ہو جاتا ہے اور وہ خشک ہو جاتا ہے۔ یعنی مر جاتا ہے۔ اس بخارِ لطیف کا اصلی معدن قلب و دماغ و جگر ہے۔ بس اسی میں طب کی تدبیر کا تصرف جاری ہوتا ہے۔ اس کے ماوریٰ جو روح کے دو اجزاء ہیں ان میں نہ طبیب کا ٹو چلتا ہے نہ ڈاکٹر کا اور نہ سائنس کی ان تک نظر پہنچتی ہے۔ اسے روحِ طبعی اور بدن ہوائی بھی کہتے ہیں۔

----

(2) روح انسانی:۔ یہ روحِ حیوانی پر ایک اضافی چیز ہے۔ اللہ کا ایک نور ہے جس کا پرتو روحِ حیوانی ڈالا جاتا ہے۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضرت علیم کی شعاعِ علم ہے جو نطفہ انسانی پر چمکتی ہے۔ اور رحمِ مادر میں تخلیقِ انسانی کی تکمیل کا باعث ہوتی ہے۔ اسے روح ملکوتی بھی کہتے ہیں۔

(3) روح القدس:۔ یہ وجود حق تعالیٰ سے ایک خاص وجہ ہے جو احاطہ کن سے خارج ہے اور مخلوقات میں شامل ہیں۔ اور مخلوقات میں شامل نہیں اس سے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی۔ نقائصِ کونیہ سے پاک ہے اور وجہ الٰہی کے ساتھ ہر چیز میں تعبیر کی جاتی ہے۔ محسوسات میں ہر چیز کے لئے ایک روح مخلوق ہے جس کی وجہ سے اس چیز کی صورت کو قیم ہے صورت کے لیے یہ روح ایسی ہے جیسے لفظ کے لیے معنی۔ یہ روح مخلوق اپنے قیام کے لیے ایک روح الٰہی کی محتاج ہوتی ہے جسے روح القدس کہتے ہیں یہ تو عام محسوسات کے متعلق ہے مگر انسان کا مرتبہ جملہ محسوسات بھی بڑھا ہوا ہے اور اسے روح سے تعلق تین جہتوں سے ہے۔ علاوہ روح مخلوق اور روح القدس کے اسے ایک تیسری چیز سے بھی سابقہ ہے جو ان دونوں کے درمیان بطور برزخ کے ہے اور جس کے ذریعہ ان دونوں میں زیادہ قوی رابطہ رہتا ہے اور جسے روح انسانی یا روح ملکوتی یا روح الروح بھی کہتے ہیں۔ اور اسی کے واسطہ سے حق و عبد کے درمیان سلسلہء راز و نیاز جاری ہوتا ہے۔ روحِ حیوانی ہو یا ملکوتی یا روح القدس یا روح کا کوئی اور شعبہ یا مرتبہ سب کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ ارواح متعددہ کی نسبت نورِ حق تعالیٰ سے ایسی ہے جیسے روشن کرنے والی متعدد شعاعوں کی نسبت آفتاب کے نور سے فرض کرو کہ ایک آفتاب اپنا انعکاس ایک بڑے آئینہ میں ڈال رہا ہے۔ پھر اس آئینہ کا انعکاس مختلف رنگ اور مختلف صورتوں اور شکلوں اور مختلف جسامت کے بے شمار چھوٹے

چھوٹے آئینوں میں پڑ رہا ہے۔ جو اس بڑے آئینہ کے محاذ میں ترتیب دیئے گئے ہیں۔ حقیقتاً ایک ہی روح ہے جو ایک ہی سرچشمہ سے نکلی اور مختلف مراتب اور مختلف مدار میں سے گزرتی ہوئی حیات کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتی ہوئی مختلف عالموں پر محیط ہوگئی۔ چونکہ روحِ انسانی اپنی اصل اور حقیقت کے لحاظ سے روحِ اعظم ہے اور روحِ اعظم مظہر ربوبیت ذاتِ الٰہی ہے اس لیے ممکن نہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی اس کی کُنہ تک پہنچ سکے۔ جس طرح عالمِ کبیر یعنی کائنات میں بہت مظاہر اور اسماء ہیں مثلاً عقلِ اول اور قلمِ اعلیٰ اور نور اور نفسِ کلّی اور لوحِ محفوظ وغیرہ اسی طرح عالمِ صغیر یعنی انسان میں بہت مظاہر و اسماء ہیں اور باعتبار ظہورِ مراتب کے ان اسماء کے اصطلاحی نام یہ ہیں :۔

سِرّ۔ خفی ۔ روح ۔ قلب ۔کلمہ۔ فواد۔ صدر۔ روع۔ عقل ۔نفس۔

سِرّ :۔ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا نور صرف صاحب دل اور راسخین فی العلم ہی کو معلوم ہوتا ہے۔

خفی :۔ اس لیے ہے کہ عارف اور غیر عارف سب پر مخفی ۔

روح :۔ یہ لطیفہ بدن کا رب اور حایت حسی کا مصدر اور قوائے نفسانی پر فیضان حیات کا منبع ہے۔

قلب :۔ جہت حق اور جہت نفس میں منقلب ہوتا رہتا ہے۔ تاکہ جب حق کی جہت میں ہو حق سے انوار کا استفاصہ کرے اور دوسری جہت میں آ کر اس نور کا افاضہ کرے بلحاظ اپنی جامعیت کے قلب کو لطیفہء انسانیہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہء :۔ جب نور حق تعالیٰ متذکرہ بالا طریق سے قلب کی وساطت سے نفس میں آ کر ظہور کرتا ہے تو اسے کلمہ کہتے ہیں۔

فواد:۔نور متزکرہ ء بالا کے مدع کے اثر سے متاثر ہونے کے بعد اس کا نام فواد ہو جاتا ہے کیونکہ فاءدُ' کے معنی لغت میں زخم اور تاثیر کے ہیں۔

صدر:۔ان کے انوار کے بدن سے ہوتا ہے اور جملہ انوار کا صدور صدر ہی میں ہوتا ہے۔

روع:۔مبدعِ قہار کے خوف وقہر سے نفس اثر پزیر ہوتا ہے تو جو لطیفہ اس سے پیدا ہوتا اس کا نام روع ہے۔

عقل:۔ جب نفس اپنی ذات اور اپنے تعین خاص میں جملہ شرائط کے ساتھ اور صحیح حدود کے اندر مقید ہو جاتا ہے تو اس عقل کہتے ہیں۔

نفس:۔بدن سے تعلق اور بدن کی تدبیر کی جہت سے اسے نفس کہتے ہیں جب نفس سے افعال نباتی کا ظہور ہو تو اسے نفسِ نباتی اور افعال حیوانی کا ظہور ہو تو نفسِ حیوانی کہتے ہیں جب نفسِ حیوانی کا قوتِ روحانی پر غلبہ ہو تو وہ نفسِ امارہ ہے۔جب نفس پر قلب کی وساطت سے انوار چمکنے لگتے اور ان انوار کی روشنی میں اس کی نظر انجام پر پڑنے لگتی ہے اور وہ عقل کے ساتھ اتفاق کرنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے ضعف اور اپنی خرابیوں کا اسے ادارک ہونے لگتا ہے۔اور اپنی ترقی اور تکمیل کی تمنا اس میں پیدا ہو جاتی ہے تو اسے نفسِ لوامہ کہتے ہیں کیونکہ ایسا نفس برے افعال پر ملامت کرتا رہتا ہے۔یہ حالت مقدمہ ہوتی ہے نفس میں قلبی مرتبہ ظہور کا جب قلبی انوار نفس میں قوت حیوانی پر غالب آجاتے ہیں اور ان انوار کا نفس پر پورا تسلط ہو جاتا ہے تو نفس کو اس سے بہت اطمینان حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کا نام نفسِ مطمئنہ ہو جاتا ہے۔جب نفس اس حالت پر بھی عبور کر جاتا ہے اور مزید ترقی کرتا ہے اور اس کی استعداد اپنی انتہائی حد تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے انوار اور ان کی چمک میں مزید قوت

آجاتی ہے تو جو کچھ اس میں بالقوۃ تھا وہ بالفعل ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ تجلی الٰہی کا آئینہ بن جاتا ہے۔ اور اس کا نام قلب ہو جاتا ہے وہ یہی قلب ہے جو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہے جو دو عالموں کا ملتقا ہے جو حق کو سما لیتا ہے۔ جیسا کہ حدثِ قدسی میں وارد ہے کہ:

(میری زمین اور میرے آسمان مجھ کو نہیں سما سکتے ہیں لیکن میرے متقی بندے کا قلب مجھے سما لیتا ہے اسی بناء پر مومن کا قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہے) ان متذکرہ بالا مختلف عبارات میں ایک ہی حقیقت جاری و ساری ہے جیسا کہ اوپر بیان گزر چکا ہے۔ یہ جملہ اعتبارات اپنے افعال و تاثیرات میں متغائر لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ممدون معاون ہیں۔ نفس کو روح حیوانی سے مناسبت ہے عقل کو روحِ ملکوتی سے قلب ان دونوں کے درمیان ہے اور اس میں جامعیت ہے جس کی بناء پر اسے لطیفہ ء انسانیہ کہتے ہیں عقل گویا روح کی زبان ہے جب سالک روحِ حیوانی کے تسلط سے کسی قدر آزاد ہو جاتا ہے تو اس کا قلب روح بن جاتا ہے اور اس کی عقل سرّ ہو جاتی ہے روح قلب سے لطیف اور سر عقل سے روشن تر ہے۔ قلب کا کام وجد ہے۔ روح کا کام الفت۔ عقل کا کام یقین اور سرّ کا کام مشاہدہ۔ جب سالک روح حیوانی سے بالکل خلاصی پا لیتا ہے تو یا تو روح ملکوتی اسے اپنی جانب کھینچتی ہے یا روح القدس میں اسے محویت و اضمحلال حاصل ہوتا ہے۔ پھر وہ از سر نو بقا پاتا ہے۔ یہ نبوت کا ورثہ ہے یا پھر نفس ناطقہ اسے کھینچتا اور وہ انانیت کبریٰ میں فنا ہو جاتا ہے پھر وہ نئے سرے سے بقاء پاتا ہے اور یہ ولایت کبریٰ ہے یا پھر ورثہ ء نبوت اور ورثہ ولایت دونوں کا وہ جامع ہوتا ہے۔ اس مقام کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ ایسا شخص دونوں طرف سے خطاب کیا جاتا ہے۔ کبھی نفسِ کلیہ کی جانب سے جہت انانیتِ کبریٰ کے اور کبھی روح

القدس کی جانب سے بجہت ملاء اعلیٰ۔ نفس کی کمزوری یہ ہے کہ شہوتوں اور لذتوں کا تابع ہو جائے اور اس کا کمال یہ ہے کہ ان کو اپنا تابع بنا لے قلب سے متعلق ہے قصد وحب بغض و شجاعت و بزدلی عقل کا تعلق فہم ادراک سے ہے نفسِ حیوانی جب ترقی کر کے نفسِ انسانی بن جاتا ہے تو اسے نفس ناطقہ کہتے ہیں۔ نفسِ ناطقہ تین اقسام پر منقسم ہے۔

(1)۔قوائے طبعیہ (2)قوائے حیوانیہ (3)قوائے ادراکیہ

قوائے طبعہ کا مقام جگر ہے۔قوائے حیوانیہ کا مقام پارہ ءصنوبری اور قوائے ادراکیہ کا مقام دماغ جس کے قوائے طبعیہ دیگر قویٰ سے قوی تر ہوں اسے نباتات سے تشبیہ دی جاتی ہے جب قوائے حیوانیہ کو غلبہ ہو تو وہ شخص درندوں اور چوپایوں کے مشابہہ ہوتا ہے اور قوائے عقلیہ والا ملائکہ سے مشابہ ہے۔ یہ تینوں فوارے ایک ہی سرچشمے سے ہیں ان کے افعال مختلف ہیں مگر یہ تینوں اپنے اپنے کام میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔

عالم ارواح سے مراد عالم ملکوت ہوتی ہے عالم ملکوت ہوتی ہے۔ عالم ملکوت کی فرع عالم محسوس ہے ملکوت میں نسخہ ہے عالم کے ہر موجود کا اس لیے جو چیز ملکوت میں ہوتی ہے اس کا اظہار عالم محسوس میں وقت وترتیب وحال کی مناسبت سے ضروری ہے۔ عالم ارواح بمقابلہ عالم محسوس کے ذوق شہود میں ظاہر تر اور قوی تر ہے۔ عالم ارواح میں معانی محوس صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

عالم ناسوت میں کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے آواز دیتے ہیں اور پکارتے ہیں اس کے قائم مقام عالم ارواح یعنی ملکوت میں کسی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا تصور کرتے ہیں اور اس کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ روح بھی متوجہ ہو جاتی ہے ارواح کی عادت ہے کہ جس چیز کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اس

میں حلول کرتی ہیں۔ مگر اس طور پر کہ اپنے مرکزِ اصلی سے جدا نہیں ہوتیں۔ مثل آفتاب کے جو کہ عالم کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور اس میں حلول کرتا ہے مگر اپنے مرکز اصلی سے جدا نہیں ہوتا۔ ارواح جب کسی صورت میں متشکل ہوتی ہیں تو وہ اس صورت سے بالذات جدا نہیں ہوسکتیں اور اپنی بساط اصلی کی طرف نہیں لوٹ سکتیں۔ لیکن اس کی طاقت رکھتی ہیں کہ اپنی اصلی صورت کو چھوڑے بغیر جس صورت کے ساتھ چاہیں متشکل ہو سکے روح باعتبار اپنے مجرد ہونے اور عالم ارواح کی چیز ہونے کے بدن سے مغائر ہے۔ صرف تدبیر وتصرف کے لیے اس سے متعلق ہے۔ مگر بذاتہ اپنی بقاء اور اپنے قیام کے لیے بدن کی محتاج نہیں۔ لیکن اس اعتبار سے کہ بدن اس کی صورت ہے اور عالم شہادت میں اس کے کمالات کا اظہار قوائے بدنی ہی پر موقوف ہے روح بدن کی محتاج ہے روح کا بدن میں ایسا سریان ہے جیسا وجود مطلق کا موجوداتِ عالم میں جس جہت سے کہ حق تعالیٰ اشیاء کا عین ہے روح بدن کی عین ہے۔ اور جس جہت سے حق تعالیٰ اشیاء کا غیر ہے روح بدن کی غیر ہے روح بدن کی رب ہے اور اس کو بدن سے وہ تعلق ہے جو رب کو مربوب سے ہوتا ہے۔

ارواح بسیطہ سے مراد ارواح مجردہ یعنی روح محض ہوا کرتی ہے۔

روح عالم سے اکثر آدم علیہ السلام کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے کیونکہ ان کو اس عالم کے ساتھ وہی نسبت ہے جو روح کو جس کے ساتھ ہوتی ہے علاوہ ازیں آدم علیہ السلام حق تعالیٰ کے خلیفہ ہیں جن باتوں کا اطلاق حق تعالیٰ پر کیا جاسکتا ہے ان کا اطلاق حق تعالیٰ کے خلیفہ پر بھی بلحاظ خلافت جائز ہے اور اس لحاظ سے سرور کائنات حضرت محمد ﷺ پر بھی روح عالم اور جانِ عالم کا اطلاق ہوتا ہے۔

روز وشب :۔ وحدت وکثرت۔ نور وظلمت ایمان وکفر، جمیعت وتفرقہ

بعض مواقع پر ورز تاریک کا استعمال ہوتا ہے جس سے تعینات امکانی مراد ہیں جو مثل دن کے نمودار ہیں مگر حقیقتاً مثل تاریکی کے اپنی ذات سے معدوم ہیں۔ اس کے مقابل شب روشن سے مراد ہوتی ہے۔ نور سیاہ۔ نور ذات تجلی ذات جو مقتضی ہے فنائے ماسوی کی شب سے اسے بوجہ سیاہی اور عدم ادراک کے تشبیہ دی گئی۔ اور روشن اسے اس بناء پر کہا گیا کہ اس تجلی سے وہ حقیقت حجاب کثرت سے باہر آتی ہے۔ شب روشن سے ذاتِ احدیت کی جانب بھی اشارہ کیا جاتا ہے کیونکہ احدیت میں بھی بے جہتی بے تعینی اور عدم ادراک ہے۔

روزہ نماز: ۔ توجہ باطن الی اللہ اور اعراض از ماسوی اللہ۔ خواجہ فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں۔ روزہ حفظِ دل است از خطرات : بعد ازاں از مشاہدہ افطار۔

روسیاہی: ۔ کنایہ ہے اشارہ اس مقام بلند جانب ہے جہاں سالک دونوں جہان سے تجاوز کر جاتا ہے۔ دنیا آخرت اور ظاہر و باطن سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں جہان اس کے لیے تاریک ہو جاتے ہیں۔ عدم اصلی کی جانب اس رجوع ہی کو فقر حقیقی کہتے ہیں۔

رویائے صادقہ: ۔ سچا خواب۔ یہ بھی ایک زبان ہے جس میں حق تعالیٰ اپنے بندہ سے باتیں کرتا ہے ایک روزن ہے جس میں سے عالم غیب کی خبریں انسان تک پہنچائی جاتی ہیں ایک کشف ہے الہام ہے مگر کشف والہام کی سب سے کمزور قسم۔ نفس ناطقہ اس دنیا میں محض ایک مسافر کی حیثیت رکھتا ہے اور بدن انسانی میں اپنی مرضی سے نہیں بلکہ حکم الہٰی سے مقید کر دیا گیا ہے ذرا آزادی پاتا ہے تو اس ناسوتی پنجرہ سے باہر ہو جانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کو پانے وطن اصلی سے ایک لگاؤ ہے اور اصلی مرکز کی جانب وہ ہمیشہ میلان رکھتا ہے۔

اس دنیا سے زیادہ اسے اس علام کی رغبت رہتی ہے۔ ناسوتی ہمنشینوں کی کثافت وتنگ خیالی کے اثر سے متاثر ہو جاتا ہے اور صحبت کا اثر قبول کرنے میں اپنی کمزوری کا اظہار کر دیتا ہے اس کی انجلاء وصفائی اس سفلی اور ناسوتی دھوئیں کی تاریکی سے دھندلی پڑ جاتی ہے۔ اور اپنے وطن اصلی کو وہ عارضی طور پر بھول جاتا ہے لیکن اگر یہ نفس بدن میں پاک صاف رہا اور اپنے کثیف اور کثافت پسند ہم نشینوں کی صحبت سے متاثر نہ ہوا اور اپنے عنصری پنجرے کی سختی کو اس نے اپنے میں نہ آنے دیا تو اس کے وطن اصلی سے اس کا تعلق قوی رہتا ہے۔ اور اپنے وطن کی خبروں کا وہ نہ صرف ہمیشہ متمنی رہتا ہے بلکہ ان خبروں سے باخبر بھی ہوتا رہتا ہے اس خبر رسانی کا زریعہ بیداری میں حواس اور خواب میں وہم وخیال ہیں۔ روح میں کافی انجلاء اور صفائی ہوتی ہے تو بیداری ہی میں مرکز اسلی کی جانب موجہ ہونے سے عالم غیب کی باتیں حسبِ استعداد منکشف ہو جاتی ہیں۔ اور یہ حالت انتہائے کمال کی ہے لیکن روح کی صفائی جب اس مرتبہ کی نہیں ہوتی کہ یہ صورت ممکن ہو تو بیداری میں حواس خمسہ ظاہری قوت مدرکہ باطنی کے لیے حجاب بن جاتے ہیں اور جب تک یہ حجابات مرتفع نہ ہوں انکشافاتِ عالم بالا محال رہتے ہیں۔ نیند میں حواس خمسہ ظاہری کا تعطّل واقع ہوتا ہے تو حجابات اٹھتے ہیں اور انکشافات کا دروازہ کھلتا ہے اور رویائے صادقہ نظر آنے لگتے ہیں ان حجابات ظاہری کے ارتفاع میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور اس کمی وبیشی پر انکشافات میں امور کے مشتبہ اور غیر مشتبہ ہونے کا انحصار ہے اگر حجابات زیادتی کے ساتھ مرتفع ہوئے تو انکشافات خواب دیکھنے والے پر مشتبہ نہیں ہوتے اور وہ جن امور کو خواب میں دیکھتا ہے انھیں بھولتا نہیں اور ان میں غلطی نہیں کرتا لیکن اگر حجابات کمی کے ساتھ اٹھے ہیں تو اس کی قوت مدرکہ کی کمزوری انکشافات کو خیالات کے پردے میں ملتبس کر دیتی ہے۔

لہذا خواب کی حقیقت یہ ہوئی کہ نفس انسانی نیند کی حالت میں جب کہ اس کے حواس خمسہء ظاہری معطل ہو جاویں کسی بات کا مشاہدہ کرلے۔

نیند ایک چھوتی موت ہے اور موت بڑی نیند ہے۔ نیند قالب کے واسطے ہے نہ کہ نفس کے واسطے۔ بلکہ نفس کے واسطے تو نیند ایک اعلیٰ اور شریف حالت ہے۔ قوائے نفس اگر کامل نہ ہوں تو حواس ظاہری کا اشیاء کو دیکھنا زیادہ متعبر ہے۔ لیکن قوائے نفس کامل ہوں تو نفس کا مشاہدہ یقیناً بہت زیادہ معتبر ہے کیونکہ حواس صرف شکل وصورت ظاہری کو دیکھتے ہیں حالانکہ نفس کو یہ مرتبہ حاصل ہے کہ وہ حقائق اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے اسی بناء پر عالم وعارف کی نیند کو جاہل کی بیداری پر فضیلت دی جاتی ہے۔

رویا کی تین اقسام ہیں:۔

پہلی قسم یہ ہے کہ خواب حق تعالیٰ کی طرف سے ہو یہ نعمت اسے نصیب ہوتی ہے جو نفسِ مطمنہ ء کی دولت کا مالک ہو اس خواب میں مجلّہ حجابات مرتفع ہو جاتے ہیں اور حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ تخیلات و اوہام و مکائدِ شیطانی کو مطلق دخل نہیں ہوتا۔ صاف وصریح طور پر حق بات کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اور خواب دیکھنے والے کو کسی قسم کا التباس نہیں ہوتا۔ غیب کی خبریں اس ذریعہ سے صحیح طور پر بندگانِ حق کو پہنچائی جاتی ہیں۔ یہی خواب ہیں جن کی بابت حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ (واسطے ان کے ہے بشارت بیچ زنگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے) مفسّرین کا اتفاق ہے کہ دینوی بشارت رویائے صادقہ ہیں۔ اور اُخروی بشارت رویتِ حق۔ بوجہ اپنی وضاحت اور صفائی کے یہ خواب تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے۔ دوسری قسم خواب کی وہ ہے جس سے نفسِ لوّامہ سابقہ پڑتا ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص سے باتیں کی جاتی ہیں تو ایسی زبان میں کی جاتی ہیں جسے وہ سمجھتا ہو۔ اگر ایک عرب

سے کچھ کہنا ہے اور وہ عرب سوائے عربی کے کوئی اور زبان نہیں جانتا تو اس سے عربی ہی میں باتیں کی جاویں گی اس نوع کے خواب میں بھی اظہار کا وہی پیرایہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جسے خواب دیکھنے والا سمجھ سکے۔ نفسِ مطمئنہ والا بوجہ اپنے مقام کے ارفع و اعلیٰ ہونے کے حقائق کا صحیح اور صریح ادراک کر لیتا ہے مگر نفس لوامہ والا چونکہ مرتبہ میں کمتر ہے اور عالم علوی سے اسے بعد زیادہ ہے اس لئے اس کے واسطے حقائق ایک نزولی شان اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ دیکھتا ہے اسے خیالات کی شکلوں اور خیالی صورتوں میں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ ان شکلوں اور صورتوں کا تعین بھی خواب دیکھنے والے کی ذاتی استعداد پر منحصر ہے ایک عرب کے ساتھ خواب میں عموماً عربی ہی میں باتیں ہونگی اور ہندوستانی کے ساتھ ہندوستانی زبان میں۔

جن ہندوستانیوں کو انگریزی زبان میں مہارت زیادہ ہو گی اور بہ نسبت اردو کے انگریزی سے انھیں سابقہ زیادہ رہتا ہوگا۔ انھیں بسا اوقات انگریزی نوعیت ہی کے خواب نظر آئیں گے بہروں اور گونگوں سے خواب میں بھی اشاروں ہی میں باتیں ہوتی ہیں۔ اندھا شخص خواب میں بھی چیزوں کا احساس اسی طرح کرے گا جس طرح بیداری میں وہ اشیاء کو محسوس کرنے کا عادی ہے تو گویا اس دوسری قسم کے خواب میں دو چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے ایک تو وہ جو عالم علوی سے خواب دیکھنے والے پر پھینکی جاتی ہے۔ دوسری وہ ترجمانی جو خواب دیکھنے والے ہی کی قابلیت و استعداد کا نتیجہ ہے۔ اب اس قابلیت اور استعداد کے بھی مدادرج ہیں۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص پر مختلف اوقات میں مختلف حالتیں طاری ہوتی رہتی ہیں۔ کبھی نیکی کا میلان اس پر بھی غالب ہوتا ہے اور کبھی بدی کا میلان بدی کے میلان کا غلبہ خواب کو چند اوہامِ باطلہ اور فاسد ترکیبوں سے مخلوط کر دیتا ہے۔ خرافات اور محسوسات میں جس قدر انہماک زیادہ رہے گا عقل کی کم التفاتی اور قلب کی کمزوری اتنی ہی

زیادہ العباسی صورتیں پیدا کردے گی ایسا شخص اس پر بھی قادر نہیں ہوتا کہ خواب کو جیسا دیکھا ہے ویسا ہی بیان کر سکے بلکہ بعض اوقات وہ الفاظ کو بدل دیتا ہے اور خواب کا غلط نقشہ پیش کرتا ہے حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے کے لیے اور کھرا کو کھوٹے سے الگ کر دکھانے کے لیے اور اصلیت کو توہمات اور خیالاتِ باطلہ سے جدا کرنے کے لیے یہ خواب کسی مُعبّر کا محتاج ہوتا ہے اور اس کے صحیح معانی اور مطالبہ تک پہنچنے کے لیے تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔

قسم اول کے خواب بھی خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور قسمِ دوم کے خواب بھی خدا ہی کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن چونکہ قسمِ دویم کے خواب میں نفس کی بھی آمیزش ہو جاتی ہے اس لیے اس قسم کے خواب کو خواب نفسانی کہتے ہیں۔

مُعبَر نفسانی حصہ کو اصلی حصہ سے جدا کر دیا کرتا ہے۔ تیسری قسم خواب کی وہ ہے جو نفس امارہ والوں کے حصہ میں آئی ہے۔ یہ سب شیطانی خواب ہیں جو خواہش نفسانی کے غلبہ اور اخلاق خبیثہ کے خوگر ہونے اور طہارت و عبادت سے بے التفاتی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ انھیں بدخوابی۔ اضغاث۔ احلام۔ خوابِ پریشان۔ خوابِ شیطان اور احتلامِ شیطانی بھی کہتے ہیں ان میں انسان یا تو دن میں جو کچھ کرتا ہے وہی رات میں دیکھتا ہے یا لغو و تمسخر کی باتیں دیکھتا ہے یا ایسی چیزیں دیکھتا ہے جن کا نہ اعیان میں وجود ہے نہ اذہان میں بوجہ اپنے کذب اور اپنی لغویت کے اس قسم کے خواب کسی تعبیر کے لیے نہیں ہوتے۔ لغو خواب کبھی جنون یا نشہ یا امراضِ فاسدہ یا خورد و نوش کی بے اعتدالیوں کا بھی نتیجہ ہوتے ہیں۔

رویائے صالحہ یعنی نیک خواب حدیث کی رو سے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ نبوت امورِ غیب کی معلومات پر مشتمل ہے۔ گویا علوم غیب کی معلومات کے حصول کے چھیالیس طریقوں میں سے ایک ادنےٰ سا طریقہ یا چھیالیس مرتبوں میں سے

ایک ادنیٰ سا مرتبہ نیک اور سچے خوابوں کا دیکھنا بھی ہے۔

رویائے صالحہ کے اسباب میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

ثقیل غذا۔لطیف غذا۔مزاج کو اعتدال پر رکھنا۔ اخلاق حمیدہ پیدا کرنا۔عبادات کی مواظبت۔خیالاتِ فاسدہ کا کبھی قلب میں نہ گزرنے دینا۔قلب کو غیر اللہ سے پاک رکھنا (تعبیر:۔) جب یہ معلوم ہو گیا کہ رویائے صادقہ گویا ایک زبان ہے جس میں حق تعالیٰ اپنے بندہ سے کلام فرماتا ہے۔یا بالفاظ دیگر ایک تجلی صوری ہے جو عالمِ خیال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر وارد ہوتی ہے تو یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ تعبیر وہ علم ہے جس کے ذریعہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس تجلیِ صوری سے حق تعالیٰ مراد ہے اور کسی امر کے انکشاف کا روزن وہ اپنے بندہ کے لیے کھول رہا ہے۔

مُعبّر میں حسب ذیل اوصاف کا ہونا ضروری ہے:۔

(1)۔دانا ہو: قرآن مجید کا عالم اور حدیث نبوی ﷺ کا ناظر ہو۔

(2)۔زبان سے آگاہ ہو اور اشتقاقِ لفظی سے واقف ہو۔

(3)۔قیافہ شناسی اور مردم شناس ہو۔

(4)۔اصولِ تعبیر میں ماہر ہو۔

(5)۔عفیف النفس اور پرہیز گار اور پاکیزہ اور پسندیدہ افعال اور پسندیدہ اخلاق اور صادق القول ہو۔

تعبیر دینے میں لوگوں کے حالات اور اختلافِ زمان و مکان و احوال کا لحاظ رکھا جاتا ہے کبھی مثل مشہور پر کبھی صاحبِ خواب کے اسم و نوع و محل و ہم نام پر کبھی مشتقات پر ۔اور اکثر قرآن و حدیث کے مضامین کے مطابق و نیز کبھی برعکس پر تعبیر دی جاتی ہے۔

درختوں کے پھلنے اور پھلوں کے پختہ ہونے کا موسم اور شب کے آخری حصہ اور وقتِ قیلولہ کے خواب اکثر اصدق ہوتے ہیں۔ اور ان کی تعبیر جلد پوری ہوتی ہے۔ برعکس اس کے موسم زمستان اور بارش کے خواب نسبتاً ضعیف ہوتے ہیں۔

خواب کو غلط بیان کرنا حق تعالیٰ پر گویا بہتان باندھنا ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ غلط بیانی اصل خواب کو فاسد کر دیتی ہے۔ بلحاظ اس بیداری کے جو عالم آخرت میں نصیب ہوگی اس دنیا کی زندگی بھی ایک خواب ہے گویا اس دنیا میں انسان سو رہا ہے۔ جب مرے گا تب بیدار ہوگا۔ اور جو خواب یہاں دیکھا ہے اس کی وہاں تعبیر پائے گا۔ مثل متذکرہ بالا اقسام کے یہ خواب بھی تین اقسام پر ہیں۔

پہلی قسم کا خواب جو نفسِ مطمئنہ کا خواب ہے علم و عمل ہے۔

دوسری قسم کا خواب جو نفسانی ہے تصورات و تصدیقات قلبی ہیں

تیسری قسم جو اضغاثِ احلام ہیں حرص و طمع دنیا سے متعلق ہیں۔

بہترین خواب جو انسان اس دنیا میں دیکھ سکتا ہے یہ ہے کہ وہ نورِ نبوت کو حاصل کرے اور اپنے قلب کی آنکھ سے حقیقت الٰہیہ کا مشاہدہ کرے۔ ایسے خواب کا دیکھنے والا خواب ہی کی حالت میں خواب کی لذت و حلاوت کا ذائقہ چکھے گا اور بیدار ہونے پر اسی سچے خواب کی حقیقی تعبیر سے نوازا جائے گا اور سرفراز فرمایا جائے گا۔

رویت :۔ کسی چیز کو آنکھ سے دیکھنا نہ کہ بصیرت سے معلوم کرنا۔

ریا: دکھلاوے کی غرض سے عبادت کرنا۔ اعمال و عبادات میں خلق پر نظر رکھنا اور حق تعالیٰ سے غافل رہنا اگر دل میں یہ مرض نہیں اور عبادت جو کہ خلوصِ نیت پر مبنی ہو لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو اسے ریا نہ کہیں گے۔ ایسا ہوتا تو اذان اور نماز کا

باجماعت ادا کرنا اور فریضہ ءحج کی ادائیگی اور جہاد میں شرکت اور اس قسم کی جملہ عبادات جو علی الاعلان ادا کی جاتی ہیں۔ممنوع ہوتیں۔مگر ایسا نہیں ہے۔ریا کا ٹھکانہ قلب میں ہے نہ کہ اعمال میں۔

ریاضت: تزکیہ نفس اور تہذیبِ اخلاق اور اوصافِ ملکوتی کے حصول میں مشقت کا اُٹھانا۔

ریحان:۔وہ نور جو ریاضت اور تصفیہ باطن سے حاصل ہوتا ہے

(واللہ اعلم بالصواب)

....

......اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ......

بزبانِ رسول اللہ ﷺ

انسان کی حقیقی قدر و قیمت اور اصلی عظمت و برتری کا اندازہ اس وقت ہو گا جب اس کی فرطِ عمل مالکِ حقیقی کے سامنے پیش ہو گی اور اسے فوزِ عظیم کا مژدہ سنا کر انعام و اکرام کا مستحق قرار دیا جائے گا اس لئے حقیقی کامرانی و فلاح اور حقیقی عظمت و شان وہی ہے جسے اُخروی کامیابی اور ابدی راحت کہا جاتا ہے۔ اس دنیا کی چند روزہ شان و شوکت فریبِ نظر اور غرورِ نفس کے سوا کچھ نہیں۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

......قیامت کے دن اولیاءاللہ کی شان......

حضور اکرم ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں۔ جو انبیاء نہیں مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ نے ان کے دلوں میں نور بھر دیا ہے) اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ نہ ان میں خونی

رشتہ ہے، نہ نسب کا اشتراک۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جب لوگ خوف زدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور جب لوگ غمگین ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ)

ترجمہ: یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے، نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔

......اولیاء اللہ کی پہچان......

ولی کی پہچان یہ ہے اور اپنے قول کی صحت پر انہوں نے دلیل پیش کی ہے کہ ولایت کے دو رکن ہیں ایک یہ کہ ظاہر میں شریعت کا متبع ہو۔ دوسرا یہ کہ اس کا باطن نورِ حقیقت میں مستغرق ہو۔ جب یہ دونوں باتیں پائی جائیں اور انسان کو ان کے حصول کی معرفت ہو جائے تو لازماً وہ اللہ کا دوست ہوگا۔

بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے کہ عارف باللہ کو زاہد و عابد ملہم و مکاشف تو کہا جا سکتا ہے مگر ولی اللہ کہنا مشکل ہے کیونکہ یہ معلوم ہونا مشکل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے دوست قرار دیا ہے

یا نہیں ؟ (مشکوٰۃ شریف میں اولیاء اللہ کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ خدا کے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے ۔ یہ علامت کچھ اس قسم کی نہیں کہ جو چاہے، جس کے متعلق چاہے کہہ دے کہ حضرت کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے ۔ اور ہر سننے والا اس پر یقین کر لے ۔ بلکہ اس سلسلے میں حضرت مجدد ؒ فرماتے ہیں ۔ اولیاء اللہ شریعت کے ظاہر اور باطن کے موافق دعوت دیتے ہیں ۔ اول مریدوں اور طالبوں کو توبہ اور انابت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ۔ احکام شرعیہ کے بجا لانے کی ترغیب دیتے ہیں پھر ذِکرِ الٰہی بتاتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہیں ظاہر یہ کہ ولی کو اس دعوت کے لیے جو شریعت کے ظاہر و باطن سے تعلق رکھتی ہے خوارق کی کیا ضرورت ہے ۔ پیری و مریدی سے مراد وہ دعوت ہے جس کا خوارق و کرامات سے تعلق اور واسطہ نہیں وہ علامت جس سے اس گروہ کا سچا اور جھوٹا جدا ہو سکے یہ ہے کہ جو شخص شریعت پر استقامت رکھتا ہو اس کی مجلس میں دل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت و توجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دل سرد ہو جائے وہ شخص سچا ہے ۔

......اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے......

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝) الآیۃ ترجمہ: میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں یعنی میری معرفت حاصل کریں۔ منکرین اولیاء کے لئے وہی عذاب کافی ہے جو حدیثِ قدسی میں حضور ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس سے میں اعلانِ جنگ کرتا ہوں یعنی میں نے اسے بتا دیا کہ میں اس سے جنگ کروں گا جس نے خدا سے جنگ کی۔ وہ کبھی نجات نہ پائے گا۔ اور علمائے امت نے کہا ہے کہ محارب خدائے تعالیٰ دو ہیں۔ ایک منکر اولیاء اور دوسرا سود خور اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق خطرہ ہے کہ ایمان ضائع کر کے مرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ تو کافر ہی کرتا ہے اور نہایت کم عذاب منکرینِ اولیاء کے لئے یہ ہے کہ ان کی برکت سے محروم ہیں۔ اور سوءِ خاتمہ کا خوف ہے۔ بعض عارفین کا فرمان ہے۔ کہ جب دیکھو کہ کوئی شخص ولی اللہ کو ایذاء دیتا ہے۔ اور برکاتِ اصفیاء کا منکر ہے تو سمجھ لو کہ وہ خدا سے جنگ کرنے والا ہے اور قربِ الٰہی سے دور اور مردود ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے اور حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حضور ﷺ کی قبر مبارک کے پاس روتے ہوئے پایا اور کہا جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی رکھی اس نے اللہ سے مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیک متقی اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں تو ان کی تلاش نہیں کی جاتی اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہیں جاتا۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر اندھیرے سے باہر نکل چکے ہیں یعنی ہر قسم کی جہالت اور اس کے فتنوں سے محفوظ ہیں۔ فائدہ: اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنے کے دو عظیم نقصان ہیں اول دنیا میں ان کی برکت سے محرومی دوم سوءِ خاتمہ کا خطرہ یہ دونوں امورِ حدیثِ قدسی سے ثابت ہو گئے۔

....

﴿ذِکرِ الٰہی﴾

فضیلت ذِکر الٰہی

......ذِکرِ الٰہی تمام عبادات سے افضل ہے......

ذکر کی فضیلت: پیارے بھائیو!

آج ساری دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے ۔کوئی ملک ،کوئی شہراورکوئی گاؤں بلکہ کوئی گھرایسانہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ پائی جاتی ہو۔آج ہرشخص بے چینی کا شکارنظرآرہاہے۔

آہ! نادان انسان شراب و رباب کی محفلوں ، سینما گھروں کی گیلریوں ، ڈرامہ گاہوں ، فحش وعریانی سے مرصّع نائٹ کلبوں اورجنسی ورومانی ناولوں کے مطالعہ میں سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے آخر سکون کہاں ملے گا ؟ آیئے قرآن سے سوال کرتے ہیں ۔اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سچے اور پاکیزہ کلام ! توہی ہماری رہنمائی فرمااورہمیں بتلا کہ سکون کہاں ملتا ہے ؟ جب ہم نے قرآن مجید کی خدمت میں استفسارکیاتوجواب ملا

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

ترجمہ: سن لواللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ۔ (کنزالایمان)

گویا یہ بے چینی اور بے اطمینانی ذِکرِ اللہ جل جلالہ سے غفلت کی وجہ سے ہے۔ اللہ جل جلالہ کا ذکر دل کی غذا ہے اور دل اگر اپنی غذا نہ پائے تو بے چین نہ ہو تو کیا ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ پریشانیاں اور حیرانیاں محض اللہ جل جلالہ کے ذکر سے غفلت کے باعث ہیں۔

شعر: غافل انسان اپنے رب جل جلالہ کو یاد کر
دل کی اجڑی بستیاں آباد کر!

قرآن مجید میں ذِکرِ الٰہی کے صلہ میں ایک ایسی نعمت کا وعدہ دیا گیا ہے جس سے بڑی نعمت مؤمن کے لئے اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ۔ یہ وعدہ صرف ذِکرِ الٰہی کے ساتھ مختص ہے اور ظاہر ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ یاد کرے اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہوسکتا ہے؟ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ (وَلَذِكْرُاللهِ اَكْبَرُ) واقعی اگر ذِکرِ الٰہی سب سے بڑی نعمت نہ ہوتی تو اس کے صلے میں (اَذْكُرْكُمْ) کی نعمت غیر مترقبہ کیوں کر مل سکتی ہے۔

☆ ...... ذِکر کی مختلف صورتیں ...... ☆

﴿ ذِکرِ الٰہی کی تین صورتیں ﴾

(اول : لسانی جہری) (دوم: ذِکرِ لسانی سری)

(سوم ۔ ذِکرِ قلبی روحانی)

....

☆ ...... ذِکرِ قلبی افضل ہے ...... ☆

سوم قلب اور روح کے ساتھ ذکر خفی ہے۔ یہ وہ ذکر ہے جس میں زبان کو کوئی دخل نہیں ۔اور جسے کاتبین بھی نہیں سن سکتے۔

امام ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس ذکر خفی کو ملائکہ کاتبین سن نہیں سکتے۔اسے غیر ذکر خفی پر ستر گنا زیادہ فضیلت ہے۔ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو حساب کے لیے جمع کریگا۔اور کاتبین اپنی تحریریں پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو اس کی کوئی نیکی تو نہیں رہ گئی ۔ وہ عرض کریں گے ہمیں جو معلوم ہوا سب لکھ لیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی ایک نیکی ایسی ہے جو تم نہیں جانتے وہ ذِکر خفی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ذِکرِ خفی نہ

منقطع ہوتا ہے نہ اس میں فتور آتا ہے۔

ذِکرِ خفی کی فضیلت قرآن پاک میں!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کو یاد فرمایا اور اس کے اس فعل یعنی مخفی یاد کرنے کو پسند فرمایا:

وَقَوْلُهُ تَعَالٰی۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً۔

اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو تبلیغِ وحی کا حکم دینے کے بعد متصل ہی اس آیت میں حکم دیا" کہ آپؐ اپنے پروردگار کو دل میں یاد کریں۔ اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی ذکر سے مکمل طور پر مستفید اس صورت میں ہوسکتا ہے جب ذکر میں یہ پیدا ہو جائے کیونکہ اس شرط یعنی کہ ذکر قلبی سے ذِکر کرنا اخلاص اور تضرع سے زیادہ قریب ہے

فائدہ: ذکر خفی مبتدی کو ریاء وسمعہ سے محفوظ رکھتا ہے اور منتہی کے لیے ماسوائے اللہ تعالیٰ کی محبت سے انقطاعِ کل اور فنا فی المذکور کا فائدہ دیتا ہے۔ اور تفسیر اَبی السعود میں ہے کہ: "اِخفاء تمام اَذکار کے لئے عام ہے کیونکہ اِخفاء (ذِکرِ خفی) میں اخلاص کا عنصر سب سے زیادہ ہے اور قبولیت کے اعتبار سے اقرب ہے۔

فائدہ: عبادت کی قبولیت کا انحصار اخلاص پر ہے اور ذکر خفی میں سب سے زیادہ اخلاص پایا جاتا ہے۔

2۔ عبادت کا مقصود قبولیت ہے اور اخفاء اقرب الی المقصود ہے ۔یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کی اکثریت نے ذکر خفی پر مواظبت کی ہے اور جن سلسلوں میں سالک کی تربیت کے لیے ذِکر جہر لسانی کرایا جاتا ہے وہ صرف مبتدی کے لیے ہے اور منتہی کے لیے ان کے ہاں بھی ذکر خفی پر ہی زور دیا جاتا ہے۔

حلقہ ذکر!

اجتماعی ذکر کا ثبوت: "اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں (الآیۃ)۔اس آیت سے اجتماعی ذکر اور حلقہ ذکر کا ثبوت ملتا ہے حضور اکرم ﷺ کو بھی ان کی معیت کا حکم ملا ہے اس سے ذکر اجتمائی کی فضیلت بھی ظاہر ہو گ۔

حدیث سے اس کی تائید

روایت سے ثابت ہوا کہ مجالس ذکر قائم کرنا ایسا محمود عمل ہے کہ ملائکہ

کرام مجالسِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں کیونکہ ملائکہ اور ذاکرین میں مناسبت ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

2۔ ذِکرِ الٰہی ایسی عبادت ہے جس پر مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے کسی اور عبادت پر نہیں۔

3۔ وسیلۂ صلحاء اور صحبتِ مشائخ کا محمود ہونا ثابت ہوا ذاکرین کی جماعت میں شمولیت سے بھی بدکار نجات حاصل کر لیتا ہے۔

4۔ اولیاء کی ذرا سی صحبت ایماندار آدمی کو جنتی بنا دیتی ہے۔

مجالسِ ذکر قائم کرنے کا حکم

"حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں ایسے بہترین عمل کی خبر نہ دوں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی سمیٹ لو۔ سنو! مجالس ذکر کو لازم پکڑو۔

فائدے: مجالس ذکر کی تلاش اور ان میں شامل ہونا مؤکد بتایا گیا ہے ذِکرِ الٰہی سے رحمتِ الٰہی کا نزول اور اطمینانِ قلبی حاصل ہوتا ہے۔

☆......ذکر کی فضیلت چند احادیث کی روشنی میں......☆

(1) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے میدان جہاد میں مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتلایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے

(**حدیث**) ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ (**حدیث**) تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں (**حدیث**) آپؐ نے فرمایا کوئی

صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

☆......نماز کے علاوہ بھی ذکر کی کوئی صورت ہے؟......☆

نصوصِ قرآنی سے نہایت وضاحت سے ثابت ہے کہ فرائض اور نوافل کے علاوہ بھی ذکر کی کوئی صورت ہے کما قال اللہ تبارک وتعالی

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الجمعۃ) ترجمہ: پس جب تم نماز پوری کر چکے ہو تو تم زمین میں چلو پھرو اور خدا سے روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو۔ آیت مبارکہ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (الآیۃ) (ترجمہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں تجارت (بیع و شراء) اللہ کی یاد اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کی یاد میں لگ جاؤ کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی اور جب مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو قاعدے کے موافق پڑھنے لگو۔ یقیناً نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور وقت کے ساتھ محدود ہے۔ پہلی آیت سے یہ ثابت ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کاروبار میں مشغول ہو

جاؤ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو ظاہر ہے کہ دنیا کا کاروبار نماز سے جدا شئے ہے۔

☆......حضورِ اکرم ﷺ نے ذِکرِ الٰہی کو سب سے افضل عبادت فرمایا ......☆

حضورِ اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی عبادت اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے افضل ہوگی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والوں کا درجہ سب سے بلند ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ مجاہد فی سبیل اللہ سے بھی؟ فرمایا اگر مجاہد فی سبیل اللہ کفار اور مشکرین پر تلوار چلائے حتٰی کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے لتھڑ جاتے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے افضل ہیں۔

☆......ذِکرِ الٰہی جانی اور مالی عبادتوں سے افضل ہے ......☆

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو سب سے افضل ہو جس کا ثواب اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ہو جو تمہارا درجہ سب سے بلند کردے اور وہ عمل کرنا سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو اور جو دشمنوں کے خلاف جنگ

کرنے اور انہیں قتل کرنے سے بھی افضل ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ضرور فرمائیے۔ فرمایا اللہ کا ذِکر سب سے افضل ہے۔

☆...... ذِکرِ الٰہی مؤمن کے لئے ایک قلعہ ہے...... ☆

حضورؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اس کی مثال ایسی ہے کہ آدمی کے تعاقب میں دشمن تیزی سے آرہا ہو اور وہ آدمی اس سے بچنے کے لئے قلعہ میں پناہ گزیں ہو جائے اس طرح شیطان کے حملے سے بچنے کی صرف ایک صورت ہے اور وہ اللہ کا ذکر ہے۔

☆...... ذِکرِ الٰہی سے غفلت شیطان کے ہاتھ ذِکرِ الٰہی سے غفلت شیطان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے مترادف ہے...... ☆

جو شخص ذِکرِ الٰہی سے آنکھ چرا لے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں ان دونوں آیتوں سے واضح ہو گیا کہ اللہ کی یاد سے غافل ہونا شیطان سے تعلقات استوار کرنا ہے اور اللہ سے تعلق توڑنا شیطان سے رشتہ جوڑنا ہے جو ذکر سے غافل ہوا حزب اللہ سے نکل گیا اور

حزبُ الشّیطان میں داخل ہو گیا۔ (سورۃ المجادلۃ)

...... تلاوتِ قرآن کے علاوہ بھی ذکر کی کوئی صورت ہے......؟

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تلاوتِ قرآن کو لازم پکڑ اور ذکر الٰہی کیا کر۔ کیونکہ اس سے آسمان میں تیرا ذکر ہو گا۔ زمین میں تیرے لئے نور ہو گا۔ یہ حدیث! حضور ﷺ کی وصیت ہے جو آپ ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو فرمائی اس سے ثابت ہوا کہ۔

(1) تلاوتِ قرآن اور ذکر الٰہی میں عطف ہے جس سے تغایُر ثابت ہوا پس ذکر سے مراد تلاوتِ قرآن نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا پڑھنا لفظِ تلاوت یا قرأت کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

ہاں ذاتِ قرآن پر لفظ ذکر بولا جاتا ہے مگر تلاوتِ قرآن پر نہیں۔

(2) قرآن مجید تو ہر آدمی کو یاد نہیں ہوتا اور قرآن کریم کا یاد کرنا یا پورا پڑھنا فرض کفایہ ہے فرضِ عین نہیں اور ذکر سب مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ مأمور بہ ہے۔

(3) ذکر مقید ہے کثرت سے جسے قرآن مجید نے تمام حالات میں لازمی قرار دیا ہے۔ اور تلاوت قرآن ہر حالت میں اور ہر وقت ممکن نہیں جیسے نیند، کاروبار، جنابت اور بول و براز کی حالت میں۔

(4) ذکر کی غرض و غایت وصالِ مسمّٰی ہے کہ ذِکرِ اِسم درمیان سے اٹھ جائے اور مسمّٰی دل میں رہ جائے مگر قرآن میں قصص ، امثال ، احکام ،عبادات و معاملات کا ذکر ہے ، اور قرآن کی تلاوتِ سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ احکام سمجھے جائیں ، یہ نہیں کہ مسمّٰی ہی دل میں رہ جائے اور احکام اُٹھ جائیں ۔ مذکورہ بالا نمبر 2 ۔ کے سلسلے مین یہ آیت قابلِ غور ہے "اُذْکُرُ رَبَّکَ فِی نَفْسِکَ اَیْ فِیْ قَلْبِکَ" پس جب ذکر سے مراد ذِکرِ روحی قلبی لیا گیا تو اس سے مراد قرآن نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآنی احکام کی تلاوت کا تعلق زبان سے قرأت کرنے سے ہے خواہ نماز میں کی جائے یا نماز سے خارج ۔ اور صرف قلب سے قرآن کی تلاوت کرنے سے نماز ادا نہ ہوگی ۔

اللہ تعالیٰ کا اِسمِ اعظم

متعدد احادیث میں اسمِ اعظم کا ذکر آیا ہے اور اسمِ اعظم کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی متعدد روایات پائی جاتی ہیں ۔

اسمِ اعظم کے بارے میں حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ شانہ' سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے ۔ اور اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ پورا فرما دیتے

ہیں ۔مصنف نے یہاں چند روایات ذکر کی ہیں جن میں اسم اعظم کا ذکر ہے۔

(1) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظلم کرنیوالوں میں سے ہوں ۔

یہ وہی الفاظ ہیں جن کے ذریعے حضرت یونسؑ نے اللہ کو پکارا اور اس نے ان کی دعا قبول فرما کر اندھیروں سے نجات دی ۔ مصنفؒ نے مستدرک حاکم سے یہ روایت نقل کی ہے ۔ مستدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان جب کبھی کسی بارے میں ان الفاظ کے ذریعے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ (قال الحاکم حدیث صحیح الاسناد واقرہ الذہبی) اور حاکم نے دوسری روایت اس طرح نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتا دوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے ۔ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ

یونسؑ نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا (ایک تاریکی رات کی دوسری سمندر کی، تیسری مچھلی کے پیٹ کی) اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی پکار سنی۔ حافظ ابنِ حجر فتح الباری: میں فرماتے ہیں کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے سند کے اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ راجح روایت وہ ہے جو حضرت بریدہؓ سے مروی ہے اور ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے اس روایت کے بعض طریق میں (اِنِّی اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد"۔ ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو ہی اللہ اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر (ہمسر) ہے۔

☆......اسم اعظم ان دو آیتوں میں......☆

1۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ج

(اور تمھارا معبود یگانہ معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔

الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط

(الف، لام، میم، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ☆

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو غافل ہوگئے وہ گھاٹے میں رہیں گے۔ (**حدیث قدسی ھے**) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جو میرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ (الحدیث) (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

رسول ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب اعمال سے بہتر عمل نہ بتادوں جو تمھارے بادشاہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور جو

تمہارے لیے (دنیا میں) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور نیز تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ (میدانِ جنگ میں) دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کے جی ہاں ! ارشاد فرمایئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا عمل اللہ کا ذکر ہے ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

......فَاذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ......

ترجمہ : پس تم میرا ذکر کرو میں تمھارا ذکر کروں گا ۔"

فرمانِ رسول اللہ ﷺ :

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی مال صدقہ کرنا اللہ کے ذکر سے بہتر نہیں ۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گشت لگاتے ہوئے اہلِ ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں ۔ پھر جب وہ کسی جماعت کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آجاؤ ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے (وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور)

ان کو اپنے پروں سے آسمانِ دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے (بخاری، مسلم، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِہِمْ﴾

ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر ہر وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (آل عمران۔ آیت ۱۹۱ پارہ ۴)

فرمانِ رسول اللہ ﷺ: ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کے شرائع مجھ پر بہت ہو گئے ہیں سب پر عمل کرنا دشوار ہے۔ آپ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جس کو میں خوب اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لوں (یعنی اس میں لگا رہوں) آپؐ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن عبداللہ ابن بسرؓ)

﴿وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً﴾

ترجمہ: اور آپؐ اپنے رب کے نام کا ذکر کیجئے اور سب سے الگ

ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے (سورۃ۔ مزمل، آیت ۸، پارہ ۲۹)

ذات۔ وجودِ مطلق اس طور پر کہ تمام اعتبارات اور اضافات اور نسبتیں اور وجوہات ساقط کر دیئے جائیں۔

ذِکر۔ اللہ کی یادِ الٰہی میں جمعِ غیرِ اللہ کو دل سے فراموش کر کے حضورِ قلب کے ساتھ قرب و معیتِ حق تعالیٰ کا اِنکشاف حاصل کرنے کی کوشش کو ذِکر کہتے ہیں۔ چنانچہ ہر وہ چیز جس کے توسّل سے یادِ حق ہو خواہ اسم ہو یا رسم فعل ہو یا جسم، کلمہ ہو یا نماز، یا تلاوتِ قرآن، یا درود شریف، یا ادعیہ، یا کیفیات، یا کوئی اور چیز جس سے مطلوب کی یاد ہو اور طالب و مطلوب میں رابطہ پیدا ہو یا بڑھے اصطلاحِ تصوّف میں ذکر کے نام سے موسوم ہے۔ چناچہ صُوفی کے جملہ افعال و اقوال و احوال جو کہ یارِ حق سے خالی نہیں رہتے اذکار ہیں ذکر کا کمال یہ ہے کہ ذاکر و مذکور کے درمیان سے جملہ حجابات اُٹھ جاویں۔

ذِکر و اذکار کی بے شمار اقسام ہیں جن کی تفصیل کے لئے مسلوک و اذکار کی کتابوں کی جانب رجوع کرنا چاہیے مگر مفید طریقۂ ذِکر وہی ہوتا ہے جو شیخ مرید کی مناسبت سے اسے تعلیم فرماتا ہے۔

کتابوں سے اذکار و مشاغل اخذ کر کے اپنے طور پر انھیں کرنا بسا اوقات مضر ثابت ہوتا ہے۔

(چند اقسام کے اذکار کی اجمالی تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے)

ذِکرِ لسانی:۔ جو ذِکر زبان سے کیا جائے۔ اُسے ذِکر ناسوتی بھی کہتے ہیں۔

ذِکر قلبی:۔ جو ذِکر دل سے کیا جائے۔ اُسے ذِکر ملکوتی بھی کہتے ہیں مقصود کا تصوّر دل میں جمانا۔ اسے مراقبہ بھی کہتے ہیں۔

ذِکر نفسی: تصوّرِ عقلی سے مقصودِ اصلی کی جانب بڑھنا اِسے فِکر بھی کہتے ہیں

ذِکر روحی: حق کا بجہتِ اسماء وصفات مشاہدہ کرنا۔ اسے ذِکر جبروتی اور مشاہدہ بھی کہتے ہیں۔

ذِکر لاھوتی: انوارِ تجلّیاتِ ذِات بے جہت و بے مثل و بے مثال کا قلبِ سالک پر چمکنا۔ اسے ذِکر سِرّی اور معائنہ بھی کہتے ہیں۔

ذکر نفی اثبات: کلمہ طیّبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، کا ذِکر کرنا۔

ذکر اسمِ ذات: اللہ کا ذکر۔ ذِکر ملکوتی:۔ اِلاَّ اللّٰہ کا ذِکر۔

ذکرِ جبروتی: اللہ، کا ذِکر۔ ذِکر لاہوتی:۔ ھُوَھُوَ کا ذِکر۔

ذکرِ مریضہ: مثل بیمار کے کراہنے کے آواز نکالنا بوقتِ ذِکر۔

حضراتِ سہروردیہ کی تعلیم بیشتر اسی طرح ذکر کرنے کی ہوتی ہے۔

ذِکرِ محزونہ: غمناک آواز میں ذکر کرنا۔ حضراتِ قادریہ کی یہ خصوصیت ہے

ذِکرِ عشقیہ: ذوق وشوق کے غلبہ کی آواز میں ذکر کرنا۔ یہ حضراتِ چشتیہ کی خصوصیت ہے۔

ذِکرِ رابطہ: رابطہ شیخ کو قائم رکھنا حاضر و غائب۔ حضور میں رعایتِ ادب اور رضائے خاطر کے ساتھ اور غیبت میں نگہداشتِ تصور کے ساتھ

ذوق: وہ مستی جو عاشق میں شرابِ عشق پینے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور وہ شوق جو کلامِ محبوب سُن کر اُس میں بھڑکتا ہے۔ اور وہ ازخود رفتگی جو جمالِ یار کے مشاہدہ سے اس میں پیدا ہوتی ہے۔ اس مستی اور شوق اور ازخود رفتگی سے عاشق وجد میں آتا ہے۔ بے خودی اس پر طاری ہوتی ہے شعور اس سے جاتا رہتا ہے اور بے نامی اور بے نشانی میں محو ہو جاتا ہے۔ مشاہدہ حق کا پہلا اثر ذوق ہے اور انتہائی اثر وہ ہے جس کے بیان کی اس قلم میں قدرت نہیں۔

ذوالعین: وہ لوگ ہیں جو ہر چیز کو قائم بحق دیکھتے ہیں۔ بلکہ حق کو

محسوس اور خلق کو معقول پاتے ہیں وہ ہر چیز سے قبل خدا کو پاتے ہیں۔ ان کا مقالہ ہے۔ مَا رَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ یہ لوگ صاحبِ شہود ہیں جو حق کو ظاہر اور خلق کو باطن دیکھتے ہیں۔

ذوالعقل: یہ لوگ عکس ہیں ذوالعین کا یہ خلق کو ظاہر اور حق کو باطن دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک حق آئینہ ہے خلق کا۔ آئینہ میں جب کوئی چیز نظر آتی ہے تو آئینہ کا اتنا حصہ نظر نہیں آتا بلکہ اس کی جگہ وہ چیز ہی نظر آتی ہے۔ چونکہ حقیت پردہ تعینات میں مستتر ہوتی ہے۔ نظر پہلے نقاب ہی پر پڑتی ہے اس کے بعد جاکر کہیں نقاب پوش شاہِ رعنا کا پتہ چلتا ہے ان لوگوں کا مقولہ ہے۔

☆مَا رَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہ‘۔☆

ذوالعقل والعین: یہ وہ لوگ ہیں جو حق کو خلق اور خلق کو حق میں دیکھتے ہیں۔ ایک شہود انہیں دوسرے کے شہود سے محجت نہیں کراتا۔ بلکہ وجود واحد کو وہ ایک وجہ سے حق اور دوسری وجہ سے خلق دیکھتے ہیں۔ ان کا مقولہ ہے مَا رَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔ یہاں صور اعیان بمنزلہ جام کے ہیں جس میں چہرہ معشوق نظر آتا ہے۔ و نیز ان کا مقولہ ہے مَا رَأَیْتُ شَیْئاً اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ مَعَہ‘.

یہاں بحکم اتحادِ مُظہر خارج میں بھی عاشق و معشوق ایک دوسرے سے امتیاز نہیں رکھتے اگرچہ عقل ان میں امتیاز کا حکم کرتی ہے۔

ذہاب: مشاہد محبوب کی محویت میں ہر محسوس شے کی حِس سے دل کا بے خبر ہو جانا۔

لا اُبالی: جو کچھ سامنے آجائے اُس سے نہ ڈرے اور دلیری کے ساتھ جو کہے وہی کرے۔

لالہ: نتیجہ معارف جو مشاہدہ میں آجائیں۔

لاہوت: مقامِ فناء، محویتِ تامہ۔ حقیقتِ وحدت جو جمیع اشیاء میں ساری ہے۔ مرتبہء ذات۔ لاہوت دراصل **لَاھُوَاِلَّا ھُوَ** ہے۔

لَب: فیضِ رحمانی نفسِ رحمانی، کلامِ معشوق۔ لُطفِ رَبُ الوَدُودُنیتی کو ہستی میں لانا۔ نوازشِ معشوق۔ قبض و بسط۔ لب و لعلِ جاناں حیات بخشی ہیں۔ سانس کی آمد و رفت سے دم بطون سے ظُہور اور ظُہور سے بطون میں آتا جاتا ہے۔ سانس لیتے وقت جب انسان اپنا دم اندر سے باہر نکالتا ہے تو جو کچھ اندر ہوتا ہے وہی باہر آکر ظاہر و منتشر ہو جاتا ہے۔ یہی تجلی ثانی اور فیضِ رحمانی اور نفسِ رحمانی کی

مثال ہے۔ دم کا یہ اخراج و اِنتشار چونکہ لبوں کی وساطت سے عمل میں آتا ہے اس لیے لب اور بوسہ اور آبِ زلال جاں بخش اور حیات آور ہیں۔ احاطہ وجوب و امکان میں نیتی امکان کی منائش صفاتِ لب ہی کی بدولت وجود میں آئی۔ دلِ دردمند کو لبوں ہی کی وساطت سے مژدہ وصال سُنایا جاتا ہے اور عاشق کے جسم میں بجلی دوڑا دی جاتی ہے۔ استغنائے چشم سے جان پر بجلی گر جاتی ہے تو جنبشِ لب اور تبسم کی اُمید افزائیاں جسم میں بجلی دوڑا دیتی ہیں۔ جان پر جو بجلی گرتی ہے اُس سے نیتی کا لُطف آ جاتا ہے جسم میں جو بجلی دوڑ جاتی ہے اس سے حیاتِ جدید کا فیضان ہو جاتا ہے فیضانِ حیات ہی نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ. ہے اس نفخ کو بوسہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور بوسہ لب ہی کا ایک فعل ہے جس سے کبھی حیات بخشی جاتی ہے کبھی بے خودی اور بے خبری طاری کر دی جاتی ہے۔ سرگوشیاں بھی لبوں ہی سے ہوتی ہیں اور غصہ کا اظہار بھی لبوں کو دبا کر کیا جاتا ہے۔ اور تبسم بھی لبوں ہی کی ایک گوہر افشانی اور برق ریزی ہے۔

(چشمت بغزہ لب بشکر خندہ میکند: تفسیرِ آیتِ خلق الموت والحیات)

لبِ لعل: بطونِ کلامِ معشوق۔

لُب : عقل جسے نورِ قدسی نے پاک و صاف کر دیا ہو اور اوہامِ باطلہ اور تخیّلاتِ بے بنیاد کی آلائش سے وہ پاک ہوگئی ہو

لَبس : حقیقۃ الحقائق الانسانیہ۔ **لُبس** :۔لباسِ حقائقِ روحانیہ۔

لذتِ سریانیه: حق تعالیٰ نے اپنے نفس پر واجب فرما لیا ہے کہ اپنے اسمائے صفات کو بلا وسیلہ انسان کامل ظاہر نہیں فرماتا۔ اس کے جملہ اسماء وصفات دو اقسام پر ہیں۔ ایک تو وہ جو انسانِ کامل کی داہنی جانب سے متعلق ہیں جیسے حیات وعلم وقدرت وارادہ وسمع وبصر وغیرہ۔ دوسرے جو بائیں جانب سے متعلق ہیں۔ جیسے ازلیت و ابدیت واولیت وآخریت وغیرہ انسان کو جملہ اسماء وصفات کی لذتیں تزکیہ وتصفیہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان تمام لذتوں کے علاوہ انسان اپنے وجود میں ایک لذتِ سریانہ پاتا ہے جسے لذتِ الوہیت بھی کہتے ہیں یہ لذت تمام وجود میں پائی جاتی ہے بعض فقراء نے اس لذت کو اپنے وجود میں اس قدر بڑھا ہوا پایا کہ انھوں نے اسی میں پڑے رہنے کی آرزو کی ایسے لوگوں کو برا کہنے والا چونکہ اس مقام سے آگاہ نہیں اس لیے اس کی بات اس معاملہ میں قابلِ التفات نہیں۔

لِسانُ الحق : وہ انسانِ کامل جو مظہرِ اسمِ متکلم ہو۔ ایسے

ہی انسان کو لِسَانُ الغیب بھی کہتے ہیں۔

لَطائفِ ستّہ: جسمِ انسانی میں چھ مواضع ہیں جن پر فیوض و انوار و برکاتِ الٰہیہ کا نزول ہوتا رہتا ہے

(1۔لطیفۂ قلبی) دو انگل زیرِ پستان ِ راست نور اس کا سرخ ہے۔معرفت کا محل ہے۔

(2۔لطیفۂ روحی) دو انگل زیرِ پستانِ راست نور اس کا سپید ہے۔محبت کا محل ہے۔

(3۔ لطیفۂ نفس) زیرِ ناف۔نور اس کا زرد ہے۔

(4۔لطیفۂ سری) مابینِ سینہ۔نور اس کا سبز ہے مشاہدہ کا محل ہے۔

(5۔لطیفۂ خفی) بالائے ابرو۔نور اس کا نیلگوں ہے اسے لطیفۂ قالبیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام اتصال ہے درمیان روح وجسم کے۔عالم قدس سے فیضان براہِ راست اسی لطیفہ پر نازل ہوتا ہے۔ پھر دیگر لطائف میں تقسیم ہوتا ہے۔

......تسبیحات......

﴾صبح کے وقت﴿

(1) ہر ورد کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ پھر اول و آخر درود خضری 500 مرتبہ یا 1100 مرتبہ لازم ہے ۔ (درود شریف یہ ہے) ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ (2) سورۂ اخلاص 500 سے لیکر 1000 مرتبہ (3) تیسرا کلمہ تمجید 500 مرتبہ (4) ﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ﴾ 300 بار یا 3000 ہزار مرتبہ (5) ﴿يَا وَدُودُ﴾ 500 سے لیکر 1100 مرتبہ (6) سورہ فاتحہ 41 مرتبہ یا 75 مرتبہ (7) استغفراللہ 100 مرتبہ (8) ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ﴾ 100 مرتبہ ط آخر میں گزارش ہے کہ اگر اوپر لکھی ہوئی تعداد کے مطابق نہ پڑھ سکیں تو کم از کم 111 مرتبہ ضرور پڑھیں ۔ یاد رہے کہ جو بھی ورد شروع کر دیا جائے اس میں ناغہ نہ کریں تا کہ اس کے اثرات و برکات سے آپ کی دینی و دنیاوی

مرادات برآئیں ۔اور آپ دنیا و آخرت میں سُرخرو ہوں ۔

یقین محکم ، عمل پیہم ،محبت فاتح عالم علاوہ ازیں ۔

(1)۔ ﴿تنویرِقلب﴾ کے لئے پاس انفاس جب سانس اندر داخل ہو تو اسم پاک "اَللہ" تصور کرے ۔ جب باہر آئے تو "ھُو" تصور کرے ۔مگر زبان کو حرکت نہ دے ہر وقت وضو بے وضو جاری رکھے ۔

﴿ذِکرنفی واثبات﴾

: (مُبتدی کے لئے ذِکر بالجہر)۔ رات کو آنکھیں بند کر کے زبان تالو سے لگائیں ۔سانس کو بقدر قوت روک کر لَا اِلٰہَ کہتے ہوئے داہنے بازو تک سر کو لائیں اور اِلّا اللہُ کی ضرب دل پر پوری قوت سے لگائیں اور آہستہ آہستہ سانس چھوڑ دیں ۔

3۔ ﴿مراقبہ اسم ذات﴾

اسم ذات اللہ کو اپنے دل پر تصور کریں (طریقہ) آنکھیں بند کریں اور اپنے دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے اسم ذات کریں جب مراقبہ سے فارغ ہو تو یہ ذکر کرے ۔

یا اَللّٰہُ یَا رَحمٰنُ یَا رَحِیمُ یَا کَرِیمُ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ (11 مرتبہ)۔

تسبیحات فاطمہ کی فضیلت

یہ تسبیحات حضور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوتے وقت پڑھنے کے لیے بتائی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے خانگی کام کاج کے پیش نظر حضورِ اقدس سے ایک خادم طلب کرنے کا ارادہ کیا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو وہاں کچھ لوگوں کو باتوں میں مشغول پایا لہٰذا واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کل تم کس ضرورت سے آئیں تھیں آپ نے دو مرتبہ فرمایا وہ دونوں مرتبہ خاموش رہیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کی

یا رسول اللہ ﷺ!

صورتِ حال عرض کرتا ہوں، ان کو چکی پیسنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزہ بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سینہ میں نشان پڑ گیا ہے گھر میں جھاڑو دیتی ہیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور ہانڈی کے نیچے آگ

جلاتی ہیں ۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک خادم طلب کریں ۔ یہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر حاضر ہوئی تھیں ۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمھیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں جو تم نے طلب کیا ہے؟ جب تم (سونے کے لیے) لیٹ جاؤ تو ۔

(33بار سُبْحَانَ اللّٰهِ) (33بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) (34بار اَللّٰهُ اَکْبَر)

کہو۔ یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے (سنن ابی داؤد، باب فی التسبیح عند النوم)۔

....

☆☆......تصوّف......☆☆

تعریف: تصوف کی تعریف مختلف حضرات نے مختلف پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر مختلف طور پر کی ہے۔

اقوالِ مختلفہ: بعض کہتے ہیں کہ اہلِ تصوف وہ لوگ ہیں جو صوف کا کپڑا پہنتے ہیں ۔ بعض کہتے ہیں کہ صوفی وہ لوگ ہیں جو اصحابِ صفہ کے مشرب پر ہوں ۔

اصحابِ صفہ: صحابہ کرام کی وہ جماعت بھی جو حضورؐ سرورِ کائنات کی خدمت میں ہمیشہ رہا کرتی تھی ۔ یہ لوگ قریب ستر (70)، اسی (80) کے تھے، کم وبیش ہوتے رہتے تھے ۔ علمِ دین

حاصل کیا کرتے تھے اخلاقِ حسنہ اخذ کرتے تھے، مشکوٰۃِ نبوت سے اقتباسِ انوار کرتے رہتے تھے۔ دنیا سے بے تعلق تھے مفلس و نادار تھے نہ گھر رکھتے تھے نہ در، مسجد نبوی کے باہر ایک سایہ دار چبوترہ پر قیام رکھتے تھے، فقر و فاقہ پر قانع رہتے، متوکلانہ بسر اوقات ہی ان کا شیوہ تھا، اغنیاء ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اسمِ صوفی 'صفا' سے مشتق ہے اور صوفی اہلِ صفا سے ہوتے ہیں۔

﴿حضرت ممشاد علی دینویؒ﴾

فرماتے ہیں کہ 'بیکار چیزوں کو ترک کرنا تصوف ہے

﴿حضرت ابو علی احمدؒ بن محمد ردباری﴾

فرماتے ہیں کہ اون کا لباس پہننا اور نفس پر جفا کرنا اور دنیا ترک کرنا اور سنت کی پیروی کرنا تصوف ہے۔

﴿حضرت سهل بن عبدالله تستری﴾

فرماتے ہیں کہ کم کھانا خلق سے بھاگنا اور خالق کی عبادت کرنا تصوف ہے۔

﴿حضرت ابو سلیمان دارانیؒ﴾

فرماتے ہیں تصوف اس کو کہتے ہیں کہ تمام تکالیف کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرے اور ماسوائے اللہ کو ترک کردے۔

﴿حضرت ذوالنون مصری﴾

رحؒ فرماتے ہیں صوفی وہ ہے جو نصیحت ایسی کرے جس پر خود عامل ہو چکا ہو اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہے جس نے تمام چیزوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو اختیار کر لیا ہو اور اللہ اسے دوست رکھتا ہو۔

﴿حضرت بشرِ حافیؒ فرماتے ھیں﴾

جو شخص خدا کے ساتھ دل صاف رکھے اسی کو صوفی کہتے ہیں

(صاف شو با حق نہان و آشکار   صوفیانِ صاف را ایں ست کار)

﴿حضرت ابو محمد مرتعشؒ﴾

فرماتے ہیں حُسنِ خُلق تصوّف ہے۔

﴿حضرت معروف کرخیؒ﴾

فرماتے ہیں حقائق کا اعتبار اور دقائق کا بیان کرنا اور خلق سے ناامید ہونا تصوف ہے۔

﴿حضرت ابوبکر شبلیؒ﴾

فرماتے ہیں درگاہ الٰہی میں بے غم زندگی بسر کرنے کا نام تصوف ہے۔

......امر تحقیقی......

امر تحقیقی یہ ہے کہ تصوف کی اصل ہے احسان ، جو عبارت ہے صدق توجہ الی اللہ سے ۔ رسول اللہ ﷺ نے احسان کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی ہے ۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (یعنی یہ کہ عبادت کرے تو خدا کی گویا کہ تو اسے دیکھتا ہے پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اس کو، پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھ کو) وہ تمام علوم اور اعمال اور احوال جو رجوع الی اللہ کے لیے ضروری یا مفید ہیں تصوف کے تحت آتے ہیں اور تصوف کے جمیع معانی راجع ہیں طرف اسی اصل کے جسے اصطلاحِ شریعت میں احسان کہتے ہیں ۔

......جملہ کمالات کی اصل......

جملہ کمالاتِ ظاہری و باطنی کی اصل ہے دل کو ماسواء اللہ سے پاک رکھنا اور محبوبِ حقیقی کے سواء کسی کا اپنے دل میں گزر نہ ہونے دینا ، جب محبوبِ حقیقی اپنے بندہ کے خانہءِ دل میں آباد ہو جاتا ہے تو اس محبوب کے سارے خزانے اور اس کا سارا جاہ وجلال اور اس کی قدرت وعظمت غرضیکہ وہ سب کچھ جو محبوبِ حقیقی کا ہے بندہ کے دل میں اتر آتا ہے اور بندہ اپنی ذات اور صفات سے فنا ہو کر حق

تعالیٰ کی ذات وصفات سے زندہ اور باقی ہو جاتا ہے۔تو گویا تصوف نام ہے اس زینہ کا جس پر چڑھ کر انسان جملہ کمالاتِ صوری ومعنوی کی معراج پر سرفراز ہوتا ہے اور اس دنیا میں حیات مستعار لے کر اپنے آنے کے مقصد کو کما حقہٗ پورا کرتا ہے۔

......علم وعمل واحسان لازم وملزوم ہیں......

احکام الٰہی کے علم کے بغیر عمل ممکن نہیں اور عمل کے بغیر علم بے سود ہے اور علم وعمل دونوں بِلا احسان کے ناقص ہیں ۔ جب تک صحیح اور بھرپور توجہ نہ ہوگی عمل سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔اور جب تک عمل سودمند سرزد نہ ہوگا علم کا مقصد حاصل نہ ہوگا اس لیے احسان کا علم وعمل سے وہ تعلق ہے جو جان کا جسم سے ہوتا ہے، چنانچہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہُ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَھُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ۔

ترجمہ: یعنی جو صوفی بنا اور علم سے بے بہرا رہا زندیق ہوا اور جس نے علم دین حاصل کیا مگر تصوف حاصل نہ کیا فاسق بنا اور جس نے دونوں کو حاصل کیا پس اس نے تحقیق سے کام لیا۔

......اسمِ صُوفی......

اسمِ صوفی بعد کی چیز ہے لیکن یہ اسم جس بات پر دلالت کرتا ہے وہ بعد کی چیز نہیں۔ پیغمبرِ خدا ﷺ کے زمانہ میں نہ کسی کو صوفی کہتے تھے نہ عالم نہ حافظ نہ قاری، نہ فقیہ نہ محدث نہ مفسراس زمانہ کی بڑی صفت یہی تھی کہ حضور سرور دو عالم ﷺ کی صحبت حاصل ہو جسے یہ صحبت نصیب ہوئی، وہ صحابی ہوا اور یہی وہ بڑا وصف تھا جس سے اس دور کے لوگ ممتاز تھے اور اسی نام سے وہ پکارے جاتے تھے بعد کے دور میں سب سے بڑی خوبی یہ ٹھہری کہ صحابہ کرام کی صحبت نصیب ہو چنانچہ اس دور کے لوگوں کا نام تابعی ہوا۔ اس کے بعد کے دور میں بڑی صفت اور خوبی یہ ہوتی کہ تابعین کی صحبت نصیب ہو۔ چنانچہ ان کا نام تبع تابعین ہوا۔ ان تینوں زمانوں کے بعد جب اسلام دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا اور فتنوں کا بھی دور شروع ہوا اور بدعات بھی پھیلنے لگیں تو اہلِ حق کے گروہ نے اپنے آپ کو صوفی سے ممتاز کیا اور رسولِ خدا ﷺ کی ظاہری اور باطنی پیروی میں اپنے آپ کو مستحکم رکھا اور بلاخوف (لومتہ لائم) دین کی خدمت اور اس کے فیضان و انتشار

میں منہمک رہے۔ لفظ صوفی دوسری صدی ہجری کے اختتام سے قبل شہرت پا چکا تھا۔ حضرت سفیان ثوری (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) فرماتے ہیں کہ اگر ابو ہاشم صوفی نہ ہوتے تو ہم دقائقِ ریاء کو نہ پہچانتے۔

مغالطہ

بعض لوگ اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ تصوف ایک جداگانہ شئے ہے جسے اسلام سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ مغالطہ لاعلمی یا قلتِ معلومات یا کج فہمی کا نتیجہ ہے۔

تصوف

تصوف کلیۂ اسلام ہے اسلام کی روح ہے اسلام کا حسن و جمال ہے اسلام کا کمال ہے۔حق تعالی اپنے کلامِ پاک میں اسی برگزیدہ جماعت کا ذکر اس آیت میں فرماتا ہے۔''ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ ایسی تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہو جن سے وہ نکلنے نہ پاتا ہو'' (سورۃ الانعام :۶:۱۲۲)

(یہی وہ لوگ ہیں جن کی بابت فرمایا گیا)

''ایمان والے تو صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جب اللہ کا ذکر آتا ہے (یا اللہ کی یاد آتی ہے) تو دل ان کے ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو ترقی دیتی ہیں یہ لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ساتھ حق کے ان کے لیے (بڑے بڑے) درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور (ان کے لیے) بخشش ہے اور رزق باکرامت''

(سورۃ الانفال ۸:۲ تا ۴)

(یہی لوگ ہیں جن کی بابت ارشاد ہوتا ہے:۔)

''اور اے محمد ﷺ آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رہیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں اور اس کی رضامندی کے طلب گار رہیں (یا اس کی ذات کے طلب گار رہیں) اور حیاتِ دنیاوی زینتیں آپ کی نگاہ کو ان کی طرف سے کہیں ہٹا نہ دیں اور آپ ایسے شخص کا کہنا نہ مانیئے جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہشاتِ نفسانی پر چلتا ہے اور اپنے اس حال میں حد سے گزر گیا ہے'' (سورۃ الکھف ۱۸:۲۸)

(اسی مقبول و متبرک گروہ کے وہ لوگ ہیں جن کی بابت)

پیغمبرِ خدا ﷺ فرماتے ہیں:

''بہت پراگندہ بال غبار آلود (بوجہ اپنی ظاہری خستہ حالی کے یا محبت الٰہی میں سرشاری کے) دروازوں سے ہنکائے ہوئے (اللہ کی نگاہ میں اس درجہ برگزیدہ و مقبول ہوتے ہیں کہ) اگر (کسی معاملہ میں) قسم کھا جاویں اللہ پر، تو بلا شبہ اللہ سچا کر دے ان کو قسم میں۔ (مسلم)

ان ہی کی بابت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ:

''جو شخص کہ عداوت رکھے کسی ولی اللہ سے پس تحقیق اس نے مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنیوالوں اور پرہیز گاروں پوشیدہ حالوں کو۔ یہ لوگ جب غائب ہوتے ہیں (تو عوام میں) ان کی تذکرہ نہیں ہوتا اور جب حاضر ہوتے ہیں تو انھیں نہ کوئی بلاتا ہے نہ پاس بٹھاتا ہے۔
ان کے دل چراغ ہیں ہدایت کے نکلتے ہیں ہر فتنہ تاریک سے (یعنی بوجہ نورانیت قلب کے کسی فتنہ کی تاریکی سے انھیں ضرر نہیں پہنچتا اور ہر فتنے سے یہ صاف بچ کر نکل آتے ہیں)۔

(خود اپنی بابت حضور ﷺ کائنات ﷺ فرماتے ہیں)

"نہیں وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہو جاؤں میں تاجروں میں سے۔ بلکہ وحی کی گئی ہے طرف میرے کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پرودگار اپنے کی اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہاں تک کہ آوے تجھ کو موت" (شرح السنہ بغوی وابونعیم فی الحلیہ) اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا دارومدار شرح صدر پر رکھا۔ (یعنی پس جبکہ ارادہ فرماتا ہے اللہ کہ ہدایت فرمادے کسی کی تو شرح صدر عطا فرماتا ہے یعنی کشادہ فرمادیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لیے اور جب کسی کو شرح صدر کی دولت سے نوازتا ہے تو اسے اپنے نور خاص سے ممتاز فرماتا ہے (سورۃ الانعام ۶:۱۲۵) یعنی کیا پس جس شخص کا سینہ کشادہ کیا ہے اللہ نے واسطے اسلام کے پس وہ ہوتا ہے اوپر نور کے طرف پروردگار اپنے سے (سورۃ الزمر ۳۹:۲۲)۔

رسولِ خدا ﷺ: نے فرمایا کہ جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔ جب اس حالت کی شناخت کے لیے آپ سے ظاہری نشانیاں پوچھی گئیں تو آپ نے فرمایا کہ نشانیاں یہ ہیں کہ دارالغرور یعنی دنیا سے دل ہٹتا ہے اور آخرت کی جانب

رجوع ہوتا ہے اور ایسا شخص موت کے لیے تیار رہتا ہے۔

پیغمبر خدا ﷺ : سے یہ حدیث مروی ہے کہ ''جس وقت دیکھو تم بندہ کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی پس نزدیکی ڈھونڈو اس سے اس لئے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے حکمت

(بیہقی فی شعب الایمان)۔

......اللہ تعالیٰ فرماتا ھے......

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کہ مجاہدہ کیا ہماری راہ میں یقیناً ہم دکھادیں گے ان کوراہ۔(سورۃ العنکبوت:۶۹:۲۹)

اس وعدہ پر اعتمادِ کلی کے ساتھ صوفی مجاہدہ کرتے ہیں اور ہدایت پاتے ہیں۔ ہدایت کا انحصار ہے شرح صدر پر اور شرح صدر کا نتیجہ ہیں وہ انوارِ الہٰی جو غیب سے قلب پر وارد ہوتے ہیں انوارِ الہٰی کی برکت سے اور اس حکمت کی بدولت جو زہد فی الدنیا اور قلتِ کلام کی وجہ سے سینہ میں اُبلتی ہے صوفی منجاب اللہ وہ بصیرت پاتے ہیں جس سے اور لوگ محروم ہوتے ہیں اور انھیں وہ فہم و اِدراک عطا ہوتا ہے جو اوروں کی پہنچ سے بالاتر ہے۔اس بصیرت وفہم و ادراک کی بدولت کشفِ حقائق اور رموزِ معرفت کی جو بارش عالم قدس سے ان

پر ہوتی ہے وہ بلاشبہ ان ہی کا حصہ ہے جس میں غیر کو دخل نہیں۔ پس صوفیائے کرام حدود الٰہی پر تجاوز نہیں کرتے بلکہ اپنی بصیرت پر لوگوں کو مدعو کرتے ہیں اور ﴿اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ ط اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾ کہنے والوں کے زمرہ میں داخل ہوتے ہیں۔ محدثین اور متکلمین کی ایک جماعت گزری ہے جنھوں نے ایک عرصہ تک گروہِ صوفیاء سے اختلاف رکھا مگر بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی وہ بصیرت عطا فرمائی تو اپنی روش سابقہ سے تائب ہوئے اور صوفیائے کرام کی جانب رجوع لائے۔ ان میں سے بعض نے اس رجوع کو ظاہر کیا اور بعض نے بنظرِ مصلحت عوام سے مخفی رکھا یہی راز ہے اختلافِ اقوالِ آئمہ اربعہ بابت مدح و قدح امورِ صوفیاء میں۔ اہلِ ظواہر نے اس بات کو نہ پہچانا اور مغالطہ میں مبتلا ہو گئے۔

امام احمد علیہ السلام: آخر ہیں آئمہ اَربعہ میں۔ انھوں نے اوائل حال میں اپنے بیٹے کو جماعتِ صوفیاء کے ساتھ مجالَست سے منع فرمایا تھا ایک شب صوفیاءِ کرام کی ایک جماعت ہوا میں اُڑ کر آپ کے پاس آئی اور چند مسائلِ شرعیہ میں آپ سے گفتگو کرنے لگی یہاں تک کہ آپ کو عاجز کر دیا اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا کہ

اس گروہ کے ساتھ مجالست کو لازم پکڑو کیونکہ خوفِ خدا کی بدولت ان پر وہ اسرارِ شریعت منکشف ہوتے ہیں جو ہم پر نہیں منکشف ہوتے ہیں۔ بعد میں آپ اکثر مسائل میں۔

......شیخ ابی حمزہ بغدادی صوفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اسے تفحص فرمایا کرتے تھے اور اُن کی بات مان لیا کرتے تھے حضرت امامِ مالک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بھی پہلے صوفیاء کرام سے اِعراض رہا مگر بعد میں رجوع پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ کا ایک قول تصوف کے بارے میں اوپر درج ہو چکا ہے۔ ائمہ اَربعہ چاروں کے چاروں علماء باطن بھی تھے۔ اور اس عالم سے کوچ فرمانے کے قبل اوتاد کے مرتبہ پر فائز ہو چکے تھے۔

امام غزالیؒ : بھی انھیں علماء میں سے ہیں جنھیں اوائل حال میں صوفیاء سے اعراض تھا مگر بعد میں رجوع پیدا ہوا۔ امام ابوالحسن ابنِ حرزم کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تازیانہ نے تائب کیا۔ ابن جوزی بھی بہت شدت کے ساتھ منکر تصوف تھے اور ایک مدت تک تلبیسِ ابلیس میں مبتلا رہے مگر حسب روایت فصولَ السِتہ تہ خانہ میں پانچ سال مقید رہنے کے بعد ان کا بھی رنگ پلٹا۔ تصوف میں صلوۃ الصلوۃ اور ثبات عند الممات آپ کی بعد کی تصانیف ہیں۔

......اقسامِ صوفیاء......

بعض نے گروہ صوفیاء کو تین اقسام میں منقسم کیا ہے۔

(1)صوفی (2)متصوّف (3)مستصوف

صوفی:۔ صاحبِ وصول ہے جو مقتضیات طبائع سے آزاد ہو کر حقیقت سے پیوستہ ہو گیا ہو اور اپنی ذات سے فانی ہو کر حق سے باقی ہو۔

متصوّف: صاحب اصول ہے جو مجاہدہ سے مرتبہ وصول تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہو۔

مستصوف:۔ صاحب فضول ہے جس نے دنیا کمانے کے لیے صوفیوں کی سی صورت بنا رکھی ہو مگر کمالات صوفیاء میں سے کوئی حصہ نہ حاصل کیا ہو علاوہ تقسیم مذکورہ بالا کے اور بھی نام ہیں جن سے صوفیاء پکارے جاتے ہیں۔

....

(ملامتیہ اور قلندر)

ملامتیہ:۔ صوفیاء کی وہ جماعت ہے جو اخلاص میں بے حد کوشش کرتی ہے ریاء سے بہت بچتی ہے اور کمالاتِ باطنی کو لیے ظاہری شکستہ حالی میں پوشیدہ رکھتی ہے ۔

قلندر:۔ رسالہ غوثیہ میں مذکور ہے سیان ء زبان میں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام قلندر ہے بعض کا مقولہ ہے کہ قلندر اور صوفی ہم معنی الفاظ ہیں بعض کہتے ہیں کہ قلندر وہ ہے جو حالات اور مقامات و کرامات سے تجاوز کر جائے ۔ خواجہ عبید اللہ احرارؒ فرماتے ہیں موانعات سے مجرّد ہو کر اپنے کو گم کر دینے کا نام قلندری ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولیؒ :۔ رسالہ قلندریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صوفی منتہی جب اپنے مقصد پر جا پہنچتا ہے قلندر ہو جاتا ہے ۔

تصوّف و فقر میں فرق:۔

صوفی کا مرتبہ فقیر سے بالاتر ہے۔ فقیر دنیا میں اپنے کو کسی چیز کا مالک نہیں قرار دیتا اور اس کے فقر اختیار کرنے کا باعث ان تین میں سے ایک ہوتا ہے۔

(1) حلال مال کا حساب دینا پڑے گا اور حرام کمائی پر گرفت ہو گی (2)۔توقع فضیلت و ثواب اور دخولِ جنت میں امراء پر پانچ سو برس کی مسابقت (3) طلب جمعیت خاطر اور فراغت قلبی طاعات کے لیے اور عبادات میں حضورِ دل کا حصول یہ حالت فقیر اپنے ارادہ اور اپنے اختیار سے اپنے اوپر لاتا ہے حالانکہ صوفی اپنے ارادہ کو حق تعالیٰ کے ارادہ میں بالکل فنا کر دیتا ہے حق تعالیٰ چاہتا ہے تو اس پر فقر طاری کر دیتا ہے اور چاہتا ہے تو اسے اہلِ غناء کے لباس میں پوشیدہ فرماتا ہے اور وہ ہے کہ فقر و غناء میں اپنے آپ کو یکساں رکھتا ہے ۔

......خلاصہ......

خلاصہ یہ کہ تصوف اسلام کا ایک نہایت ہی ضروری جزء ہے۔اسلام مجموعہ ہے ظاہری اور باطنی خوبیوں کا۔چونکہ تصوّف بیشتر اسلام کی باطنی خوبیوں سے متعلق ہے تصوّف کو شریعت سے وہی تعلق ہے جو جان کو جسم سے جن سمجھدار لوگوں نے تصوف سے ابتداء گریز کیا وہ سمجھ میں پختگی آنے کے بعد اور کثرتِ عبادت سے صفائے قلب حاصل ہونے کے بعد اس کے گرویدہ ہو گئے ۔گو ان میں سے

بعض نے مناسب یا نامناسب مصلحتوں کی بناء پر گرویدگی کے اظہار سے پہلوتہی کی ہو۔

گروہِ صوفیاء میں عام طور پر تین قسم کے لوگ شامل ہیں۔ ایک وہ جو صاحب وصول ہیں۔ اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے۔ دوسرے وہ جو صاحبِ اصول ہیں اور مقصد تک پہونچنے کی کوشش میں مصروف ہیں یہ چونکہ درمیانی منزل کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسروں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتے اور ان کے احوال و اطوار تصوّف کے متعلق کسی قسم کی رائے قائم کرنے کے لئے سند نہیں۔ تیسرے وہ فضول لوگ ہیں جنھیں تصوف کی ہوا تک نہیں لگی دنیا کمانے یا حصول وجاہتِ شان کی نباہ کی خاطر وہ صوفیوں کی سی وضع قطع اختیار کر کے اپنے کو صوفی مشہور کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً بدنام کنندۂ تصوّف ہوتے ہیں۔ ان میں جو خرابیاں پائی جاتی ہیں وہ تصوّف کا نہیں بلکہ تصوّف سے معرّا ہونے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

﴿فرض نماز کے لیے جاتے وقت کی دعا﴾

(جب فرض نماز کی ادائیگی کے لیے جائے تو پڑھے)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًاوَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لَحْمِیْ نُوْرًاوَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔ (حصنِ حصین شریف)(م،د،س،ق،مس)

ترجمہ: اے اللہ ! میرے دل ، آنکھوں اور کانوں کو منور کردے میرے دائیں ، بائیں اور پیچھے روشنی ہی روشنی کردے ، (اے اللہ) مجھے منور کردے ، میرے اعصاب میرے گوشت ، میرے خون ، میرے بالوں ، میرے چہرے اور میری زبان (سب کو) نور سے بھر دے ۔ (اے اللہ) میرے نفس کو نور عطا فرما ، تو مجھے بہت بڑا نور عطا کردے اور مجھے سراپا نور بنا دے ۔

دعائے صدیقؓ

یہ دعا خلیفہ اول امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ

ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

خُذْ بِلُطْفِكَ يَآ اِلٰهِىْ مَنْ لَّهٗ زَاد" قَلِيْل" مُّفْلِس" م بِالصِّدْقِ يَاْتِىْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ كَيْفَ حَالِىْ يَآ اِلٰهِىْ لَيْسَ لِىْ خَيْرُ الْعَمَلِ سُوْءُ اَعْمَالٍ كَثِيْر" زَادُ طَاعَاتِىْ قَلِيْل" مِّنْهُ عِصْيَان" وَّنِسْيَان" وَّسَهْو" م بَعْدَ سَهْوٍ مِّنْكَ اِحْسَان" وَّفَضْل" م بَعْدَ اِعْطَآءِ الْجَزِيْلِ ذَنْبُهٗ ذَنْب" عَظِيْم" فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِنَّهٗ شَخْص" غَرِيْب" مُذْنِب" عَبْد" ذَلِيْل" عَافِنِىْ مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَّ اقْضِ عَنِّىْ حَاجَتِىْ اِنَّ لِىْ قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَّشْفِى الْعَلِيْلَ قُلْ لِّنَارٍ اَبْرِدِىْ يَارَبِّىْ فِىْ حَقِّىْ كَمَاقُلْتَ قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِىْ بَرْدًاوَّسَلَا مًا فِىْ حَقِّ الْخَلِيْلِ طَالَ يَا رَبِّىْ ذُنُوْبِىْ مِثْلَ رَمْلٍ لَّا تُعَدُّ فَاعْفُ عَنِّىْ كُلَّ ذَنْبٍ وَّاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا

نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضِیُ وَالْمُنَادِیُ جِبْرَآئِیْلُ
اَنْتَ کَافِیُ اَنْتَ وَافِیُ فِیُ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ اَنْتَ حَسْبِیُ
اَنْتَ رَبِّیُ اَنْتَ لِیُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ رَبِّ هَبْ لِیُ کَنْزَ فَضْلٍ
اَنْتَ الْوَهَّابُ الرَّحِیْمُ اَعْطِنِیُ مَافِیُ ضَمِیْرِیُ دُلَّنِیُ
خَیْرَ الدَّلِیْلِ اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْحٍ
اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ ......

ترجمہ : مدد کر اپنی مہربانی سے اے خدا اس کی ہدایت کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے مفلس ہے سچے دل سے آیا ہے تیرے دروازے پر۔ اے خدا میرا کیا حال ہے۔ اے خدا نہیں ہے میرے پاس حسنِ عمل برے اعمال میرے بہت ہیں۔ میری طاعتیں کم ہیں مجھ سے گناہ اور بھول پہ بھول سرزد ہو رہی ہے۔ تُو برابر اِحسان کر رہا ہے اور بخشش پہ بخشش زیادہ کرتا ہے میرا گناہ بہت بڑا ہے اے خدا۔ اس گناہ عظیم کو بخش دے کیونکہ میں ایک گنہگار، غریب اور ذلیل بندہ ہوں مجھے ہر بیماری سے محفوظ کر اور میری ضرورتوں کو پورا کر میرا دل بیمار ہے اور تو ہے بیماروں کو شفا دینے والا اے خدا آگ سے کہہ

دے کہ وہ میرے حق میں ٹھنڈی ہو جائے جس طرح تو نے آگ کو ٹھنڈی ہونے کے لیے کہا تھا خلیلؑ کے لیے۔ دراز ہو گئے ہیں میرے گناہ لاتعداد ذرہائے ریت کی طرح میرا ہر گناہ معاف کر دے اور درگزر کر دے بخش ہم کو ایک بڑا ملک اور نجات دے ہم کو ان چیزوں سے جن سے ڈرتے ہیں اے مالک تو انصاف کرنے والا ہو گا اور جبرائیل پکارنے والا تو کافی ہے تو پورا ہے بڑی سے بڑی مشکلات کے لیے تو میرے لیے بہت ہے اور میرے لیے تو اچھا حافظ ہے اے خدا تو اپنے فضل کے خزانے بخش دے تو بہت بخشنے والا ہے۔ دے مجھ کو جو میرے دل میں ہے اور اچھے راستے کی طرف راہنمائی کر کہاں ہیں موسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں یحییٰ علیہ السلام کہاں ہیں نوح علیہ السلام تو اے گنہگار صدیق توبہ کر خدائے بزرگ و برتر سے۔

....

☆......دُعا منقول از امام اعظم ابُو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ......☆

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رب العزت کو خواب میں ننانوے مرتبہ دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو اب کی مرتبہ پھر دیکھوں اور سینکڑا پورا ہو تو میں اس سے سوال

کروں کہ روزِ قیامت خلائق اس کے عذاب سے کس چیز کے ساتھ نجات پاوے گی۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ آخر میں نے اس کو پورے سو مرتبہ جو دیکھا تو میں نے سوال کیا کہ اے میرے پروردگار! برتر ہے پناہ تیری اور بزرگ ہے ستائش تیری اور مقدس ہیں نام تیرے تو کس بات کے سبب اپنے بندوں کو روزِ قیات اپنے عذاب سے نجات دے گا۔ تب فرمایا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے جو کوئی صبح و شام ان کلمات کو کہے گا تو وہ میرے عذاب سے نجات پاوے گا۔

وہ دعائیں جو کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

☆......دعا......☆

سُبْحَانَ الْاَبَدِیْ الْاَبَدِ ۚ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ ۚ سُبْحَانَ الْفَرْدِالصَّمَدِ ۚ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِعَمَدٍ ۚ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاءِ فَجَمَدَ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاھُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَالۡجُبۡنِ وَالۡھَرَمِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ عَذَالۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِالۡمَحۡیَآ وَالۡمَمَاتِ.

ترجمہ: اے اللہ ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ، عاجزی ،کاہلی ، بزدلی ،اور بہت بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عزاب سے نیز زندگی اور موت کے فتنہ سے (بھی) تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

☆ ضروری گزارش ☆

اس کتاب کو ہم نے بغور مطالعہ کیا ہے دوران کمپوزنگ یا پروف ریڈنگ کے دروان کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مہربانی فرما کر ہمیں مطلع کریں تا کہ آئندہ طباعت میں اس کو دور کیا جاسکے۔

☆..........☆

(نوٹ: مسائل روحانی وجسمانی اور خواب کی تعبیر، کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے وظائف کی خصوصی اجازت کے لیے اس کے علاوہ کسی سلسلہ میں بیت کرنے کے لیے صوفی صاحب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ☆آپ کی دعاؤں کا طلبگار☆

خادم الفقراء :صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ (سویڈن)

SUFI MOHAMMAD RIAZ AHMAD

KHAN BALOUCH (SWEDEN)

موبائل نمبر: (0341-7649725)(0301-7338148)

اے فرش و عرش زیر لوائے مبارکت　　کونین سر بہا دہ بہ پائے مبارکت

اے ذوالکرم زے رحمتِ عامِ تو دُور نیست　　گر جا دہی مرا بہ عبائے مبارکت

اے کہ فرش وعرش جنابﷺ کے مبارک جھنڈے کے نیچے ہیں اور کونین نے جنابﷺ کے پاؤں مبارک پہ سر رکھا ہوا ہے

اے صاحب کرم یہ آپ کی رحمت عام سے دور نہیں اگر مجھ غریب کو بھی اپنی کملی مبارک میں جگہ دے دیں



طالبِ دُعا

خادمُ الفقراء صوفی محمد ریاض احمد خان بلوچ یوسفی

407 گ ب، جھوک بختاور، تاندلیانوالہ۔ فون: 0341-7649725 / 0305-4537813

اے فرش وعرش زیر لوائے مبارکت گرجا دہی مرا بہ عبائے مبارکت
اے ذوالکرم زے رحمتِ عامِ تو دُور نیست کونین سر بہا دہ بہ پائے مبارکت

اے کہ فرش وعرش جنابﷺ کے مبارک جھنڈے کے نیچے ہیں اور کونین نے جناب کے پاؤں مبارک پہ سر رکھا ہوا ہے

اے صاحب کرم یہ آپ کی رحمت عام سے دور نہیں اگر مجھ غریب کو بھی اپنی کملی مبارک میں جگہ دے دیں



خادم الفقراء صوفی بابا ریاض احمد خان بلوچ

رابطہ:
بلوچ ہاؤس کینال روڈ نزد پل بنگلہ
تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
Ph: 0413 442470